

بسمالله الرحلن الرحيم

حرف ِ آغاز

ہم روزانہ سور و فاتحہ پڑھتے ہیں اور ہیہ بھی کہتے ہیں: 'چلاہم کوسید ھی راہ ، راہ ان کی جن پر تونے انعام فرمایا'۔ دعاکے ان بولوں سے معلوم ہو تا ہے کہ راہ تو ایک ہے مگر راہ بتانے والے ، راہ دِ کھانے والے ، منزل تک پہنچانے والے ایک سے زیادہ ہیں۔ مقصود ہدایت ہے اور ان راہ د کھانے والوں کی تقلید وسیلہ کہدایت ہے ، بغیر ان کے راہ مل سکتی تو ان کا ذکر

نہ کیا جاتا، وہ ہر چیز پر قادرہے گھر اس کا قانون بہی ہے، اس کا دستور بہی ہے کہ بیاروں کے نفش قدم پر چل کر ہی منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جسم کو بھی تقلید کی ضرورت ہے، دماغ کو بھی تقلید کی ضرورت ہے، روح کو بھی تقلید کی ضرورت ہے۔

انسان کیلئے یہ بڑی حقیقتیں ہیں۔ تقلید کے بغیر نہ جسم پھلٹا پھولٹا ہے، نہ دماغ پھلٹا پھولٹا ہے، نہ روح پھلتی پھولتی ہے۔ تقلید ایک عظیم حقیقت ہے، معاشرے میں رہ کر اس سے انکار نہیں کیا جا سکٹا۔ تقلید نہ کرنے والا بھی تقلید پر مجبور ہے،

زندگی سنوارنے کیلئے کسی نہ کسی کی تقلید کرنی ہی پڑتی ہے، تقلید کا عمل تو گھر ہی سے شروع ہوجاتا ہے۔ اگر ہم تقلید نہ کرتے

تو ہم کو بولنا چالنا، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، ہنسنارونا، سوچنا سمجھنا کچھ بھی نہ آتا۔ ہم معاشرے میں شعوری یاغیر شعوری طور پر تقلید کرتے چلے جاتے ہیں اور بنتے سنورتے چلے جاتے ہیں۔ تقلید معاشر تی زندگی کا ایک اہم ستون ہے، یہ گر جائے تو پورا معاشر ہ

وهے جائے اور انسان بھر کررہ جائے اور ہم وحثی وجنگلی بن جائیں۔

تقلید ایک عمرانیاتی، معاشرتی، نفسیاتی اور دِینی موضوع ہے، ساری خرابی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس کو سیاسی موضوع بناکر مخفقگو کی جاتی ہے اور اکابر اُمت کو ہدف ملامت بنایا جاتا ہے، ظاہر بیہ کیا جاتا ہے کہ مخفقگو مذہبی موضوع پر کی جارہی ہے۔ عوام الناس مذہبی لبادے میں لیٹی ہوئی اس سیاست سے بے خبر ہیں اگر یہ بحث خالص مذہبی ہوتی اور نیک نیتی پر قائم ہوتی

تو ہم کمزور نہ ہوتے ، گر ہم دن بدن کمزور ہوتے جارہے ہیں۔انگریزی عملداروں سے پہلے ہم بہت قوی تھے، ہمارامسلک وہی تھا ا

جو سلف صالحین کا مسلک تھا جس کو اب تنقید کا نشانہ بنایا جارہاہے۔ ہماری حکومت ایشیاء میں ، افریقہ میں اور پورپ میں پھیلی ہوئی سب سے بڑی حکومت تھی۔ ایک دوسوبرس کے اندر دشمنانِ اسلام کی سیاست اور خاموش حکمت ِ عملی نے ہم کوبدل کرر کھ دیا۔

ہماری قوت کا بیر عالم تھا کہ دنیا میں ہمارے دم سے علم و دانش میں بہار آئی اور تہذیب و تدن پر دان چڑھے، ہم نے دنیا کو بدل کر ر کھ دیا، اب ہم کسی کو بدلتے نہیں، خو د بدلتے چلے جاتے ہیں۔اپنوں کی نہیں سنتے، و شمنوں کی سنتے چلے جارہے ہیں۔

یہ کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ ہمیں محدثہ ہے دل سے سوچنا چاہے!

اس وفتت ملت ِاسلامیہ عالمی ساز شوں کے گھیرے میں ہے جس کا مقصود حضورِ انور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دور کرنا اور ان کی جناب میں سمتناخ و بے اوب بنانا ہے۔ ہر اس چیز سے دور کرنا جو حضورِ اکرم صلی اللہ تعانی علیہ وسلم سے نسبت ر تھتی ہو، جو آپ کے علوم و معارف کی امین ہو۔ مگر جو آپ سے دور ہوا وہ اللہ سے دور ہوا، جس کے دل میں آپ کی تعظیم و توقیر نہیں

اس کے دل میں نہ اللہ کی تعظیم ہو سکتی ہے نہ بیت اللہ کی۔ یہ خیال ہی خیال نہیں، حرمین شریفین میں حاضر ہونے والا زائر اس حقیقت کولیٹی آ تکھوں سے ملاحظہ کر سکتا ہے۔ گویااصل مقصد اسلام سے دور کرناہے۔اسلام رسموں کانام نہیں' یہ تو فد اکاری

اور جان شاری کانام ہے۔ساری و نیاای جذبے کولو شے کیلئے آھے بڑھ رہی ہے۔

كوشش يدكى جاربى ہے كدكسى ندكسى طرح ملت اسلاميد حضور انور صلى الله تعالى عليه وسلم كے دامن سے دور جو جائے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے دشمنانِ اسلام نے بیہ حکمت ِ عملی تیار کی ہے کہ آپ کی باتوں میں شکوک وشبہات پیدا کئے جائیں، آپ کے دامن سے وابستہ اور آپ کے علوم کی امین ہستیوں ہے بد دِل کیا جائے ، اس طرح مسلمانوں کو اندر سے توڑ پھوڑ دیا جائے

پھر جس دھمن کا جی چاہے ان کو اپنے سیاسی مقاصد کیلئے استعال کرلے، بیہ عمل دو صدیوں سے تیزی سے جاری ہے، ماضی کی تاریخ اس خیال کی تائید کرتی ہے۔

'حرف آغاز' لکھ رہا تھا کہ ڈاک سے ایک لفافہ ملاجس میں مطبوعہ لٹریچرکے چند اوراق تھے۔ نہ لکھنے والے کا نام، ند تھیجنے والے کا نام اور پتا، اسی سے لٹر بچر کے مقاصد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس لٹر بچر بیس سنت ِ رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، احادیث شریف اور حجر اسود سے بد گمان کرنے کی پوری سعی کی گئی ہے اور چھپے لفظوں میں اکابرین اُمت اور سلف صالحین سے

برگشة كرنے كى بھى كوشش كى كئ _ (انا لله وانااليه راجعون)

بزر گوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت ملت ِ اسلامیہ کا امتیاز رہاہے۔ یہ ادب شیر از کا ملت کا مضبوط بندھن ہے ، اس کو مسلسل توڑا جارہاہے اور سلف صالحین سے بہ شتہ منقطع کیا جارہاہے۔ اقبال نے نوجو ان ملت کے اصل مرض کی تشخیص کرتے ہوئے کہا تھا کہ بزر گان سلف سے بد کمانی ان کاسب سے بڑامر ض ہے۔ یقین سے قومیں پھلتی پھولتی ہیں، یقین منز لزل ہو جائے تو بکھرنے لگتی ہیں،

حیف کوئی معالج نہیں، جو ہے اس مرض میں اور اضافہ کر رہاہے اور ایک عاقبت سے بے خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کوبڑوں کے حضور

بااوب رکھے۔ آمین

یہ کیابورہاہ، یہ کیوں بورہاہ، ذراسو چیں توسیی!

مطالعہ سے معلوم ہو تا ہے کہ جماری غذاؤل میں ملاوث ہے، جماری تاریخ میں ملاوث ہے، جماری سیاست میں ملاوث ہے، ہماری طریقت بیں ملاوٹ ہے، غرض جد هر دیکھو' ملاوٹ ہی ملاوث ہے۔اس ملاوٹ سے اصل کو تکالناجوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ کھانے میں ملاوٹ نے جسم کو بیار کر دیا، تعلیم میں ملاوٹ نے ذہنوں کو بیار کر دیا، سیاست میں ملاوٹ نے حکومتوں کو بیار کر دیا، طریقت میں ملاوث نے روحوں کو بیار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم پررحم فرمائے! سچاہنے اور پچوں کیسا تھ رہنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین ملت کے جوانوں کی سچی باتیں بتانی جاہئیں، وہ جھوٹ سے آسما گئے ہیں، سچ کی تلاش میں سر گردال ہیں۔ ذرا غور کریں ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ ، امام مالک ، امام شافعی ، امام احمدین حنبل رضی اللہ عنبم کے بارے میں بیہ تاثر دیا گیا کہ گویاوہ صدیوں بعد کی شخصیات ہیں مگر کسی کو نہیں معلوم کہ ائمہ جمتیدین، محدثین کا تعلق پہلی اور دوسری صدی ہجری سے ہے، گویا 'خیر القرون' سے ہے جس کو حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہترین زمانہ قرار دیا۔ جب سے حقیقت معلوم ہوتی ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں اور اند چرے سے اُجالے میں آتے ہیں اور اپنے طرز قکر کی اصلاح کرتے ہیں، محسنین کا احسان ماننے ہیں اور ہر عقلند کو ایساہی کر تا چاہئے۔ ائمہ مجتد ہین سے بہت سی غلط باتیں منسوب کر دی تمکیں اور بہ کام انہوں نے کیا جن کا فرض د کھانا تھا۔ ایک بات بہ مشہور کی گئی کہ ان حضرات نے اپنے خیالات و نظریات اور تصورات کا ایک مجموعہ تیار کیا جس کا نام 'فقہ' ہے اور معاذ اللہ اس کا تعلق قر آن و حدیث سے ہی نہیں۔ دوسری بات میر مشہور کر دی گئی کہ احادیث شریفہ کا کوئی تحریری سرمایہ نہ تھا، کئی صدی بعد سن سن کر یہ مرتب کی گئی ہیں اس کئے زیادہ قابلِ اعتبار نہیں (اللہ کی پناہ!) تاریخ کی روشنی میں یہ ساری باتیں لغو اور بے اصل ہیں

جس کا اندازہ کتاب کے مطالعہ سے ہوجائے گا۔

ایک ایک سے پوچھتے ہیں' تاجدارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے کہاں گئے؟ کوئی جواب نہیں ویتا!
وہ اپنی راہ لیتے ہیں۔ ہم و شمنوں کو خوش کرنے کیلئے بھر گئے تھے، اب دوستوں کو خوش کرنے کیلئے متحد ہوجائیں۔
انتحاد میں بڑی برکت ہے، انتحاد میں بڑی طافت ہے۔
کسی فرقے یا جماعت کے خلاف لکھنارا قم کی عادت نہیں، لیکن جب و کھتا ہوں کہ جو نہیں وہ و کھایا جارہاہے، جو ہے وہ چھپایا
جارہاہے تو پھر لکھنا اپنا فرض سجھتا ہوں تاکہ جو ہے وہ نظر آئے اور جو نہیں ہے وہ روپوش ہوجائے اور پڑھنے والے حق وباطل میں

اختلافات کے انبار اور نکتہ چینیوں کے ڈھیرنے جوانوں کو اُلجھا کرر کھ دیا، وہ ٹکڑیوں میں بٹ کر ایک ایک کا منہ تکتے ہیں اور

تمیز کے لاکن ہو جائیں۔ اسی جذبے کے تحت ۱۹۹۵ ھیں راقم نے ' تقلید ' کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا تھا جو آپ کے سامنے ہے۔ مقالہ ذراطویل تھااس لئے ۱۹۹۷ ھیں پہلے ۱۲ صفحات پر اس کا خلاصہ مرتب کیا گیاجو تقلید ہی کے عنوان سے ادارہ مسعودیہ کرا چی نے سنہ نذکورہ بیں شائع کر دیا۔ اس خلاصے کے انگریزی میں دو ترجے ہوئے جو سنہ نذکورہ ہی میں ادارہ مسعودیہ نے شائع کرائے۔

اب مولانا ذاکر اللہ مجد دی افغانی نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جو زیر طباعت ہے۔ پیش نظر مقالہ عجلت میں کھا گیا ہے کے کہ نظر ماللہ عجلت میں کھا گیا ہے کے کہ کیونکہ راقم الحروف بہت مصروف رہتا ہے اس مقالے کی تبیین بھی عزیزم سیّد محمد مظہر قیوم سلمہ' نے کی ہے۔ قار ئین کرام جہاں کسی قشم کی غلطی ملاحظہ فرمائیں راقم کو مطلع فرماکر ممنون فرمائیں تاکہ نقش ٹانی زیادہ صحیح اور مکمل ہو۔
اس مقالے کو نو ابو اب پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں 'تقلید' پر عمومی بحث کی ہے۔ دو سرے باب میں حدیث کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ تیسرے میں ائمہ مجتہدین ، امام ابو حنیفہ ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنبم اور محد ثین کی ابھیت پر روشنی ڈالی ہے۔ حصے باب میں قرآن و حدیث اور ابھیت کا ذکر کہا ہے۔ بانچویں باب میں امام ابو حنیفہ کی شخصیت اور علمی خدمات بر روشنی ڈالی ہے۔ حصے باب میں قرآن و حدیث اور

اہمیت پرروسی ڈائی ہے۔ بیسر سے بیں ائمہ جہدین، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شاحی، امام احمد بن سبل رصی اللہ جم اور محمد مین ہی اہم ہے۔ چھٹے باب میں قر آن وحدیث اور اہمیت کا ذکر کیا ہے۔ چھٹے باب میں قر آن وحدیث اور حنفذ مین و متاخرین علماء کے تاثرات کی روشنی میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتویں باب میں مقلدین کا ذکر ہے۔ آٹھویں باب میں غیر مقلدین کا ذکر ہے۔ نویں باب میں مسلمانانِ عالم سے خلاف و شمنانِ اسلام کی سازش کا ذکر ہے۔

مقاله کی تدوین وتر تیب میں مندر جه ذیل علائے کرام نے مدد فرمائی۔راقم ان سب حضرات کا تہه دل سے ممنون ہے۔ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور، شیخ الحدیث علامہ قاضی محمد احمد مجد دی نعیمی' کراچی،

علامه مفتی محمد جان مجد دی نقیمی، نشخ الحدیث و مهتم دارالعلوم مجد دیه نعیمیه کراچی، علامه منظور احمد سعیدی کراچی، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری صدیقی کراچی، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد رفیق صاحب مجد دی مسعودی کلاہور، محترم سیّدانور علی

پرویسرود سر موقع مد جرببون مسری مسری بردی رو را در مدید ساس جدی مساور این میلی به این میلی پنجاب)، صاحب (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکتان) کراچی، جناب محترم مسعود احمد صاحب حجنڈیر (وہاڑی، میلی پنجاب)، مولاناعطاءالله نقشیندی مجددی وغیرہ وغیرہ -

الحمد للله ثم الحمد لله! محبین و محسنین کے تعاون سے بیہ کتاب مکمل ہوگئ۔ جو پچھ لکھا گیانیک نیتی سے اصلاح فکر و نظر کیلئے لکھا گیاہے۔ پچی باتیں ظاہر کرنے کیلئے لکھا گیاہے۔ مولی تعالیٰ ہم کو صراطِ منتقیم پر چلائے،ان پیاروں کی راہ پر جن پر اس کریم نے

انعام فرمایااور ہم کوحق قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔ آثین بجاہ سیّد المرسلین، رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم

احقر محمد مسعود احمد عفي عنه

۲ جمادی الثانی مسیماه ۲ جمادی الثانی مسیماه ۲ استمبر ۱۹۹۹ء

شب جمعة المبادك

(اسلامي جمهوريد پاکستان)

بسم الله الرحلن الرحيم

تحمدالا وتصلىعلى رسوله الكريم

(۱) تقلید ___ فطری ضرورت

الله تعالی نے انسان کو پیدا فرمایا۔' اس کی فطرت میں اپنی ذات کی تڑپ رکھی اور ارشاد فرمایا، اپنا منہ سیدھا کرو الله كى اطاعت كيليّے ايك اسميلے اس كے ہوكر، الله كى ڈالى ہوئى بناجس پر لوگوں كو پيدا كيا۔ ' ہاں، وہ كہاں ہے؟ جس طرف منه كرو الله ہی اللہ ہے۔ " کس طرح پائیں؟ کہاں تلاش کریں؟ منزل تک کیسے پہنچیں؟ وہ بڑار جیم و کریم ہے، ہم کو وعا بھی سکھادی اور منزل کا اتا پتا بھی بتادیا۔ ہم کو سیدھاراستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تونے احسان کیا۔ " بغیر نشان قدم، منزل کا ملنا مشکل ہے۔ ہادی ور ہبر چلتے گئے۔ پھر چلنے والے پیچھے چیچھے چلتے رہے ، منزل تک چینچیتے رہے۔ یہ نشان قدم نہ ہوتے تو ہم کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے! بڑا کرم فرمایا، نشان قدم عطا فرمائے، راہ پر لگاویا، منزل تک پہنچاویا۔ بیہ عمل ندمعلوم کبسے جاری ہے اور کب تک جاری رہے گا۔ الله تعالیٰ نے انسان کوطبعاً مقلد بنایا ہے۔ انفرادی، اجتماعی، معاشرتی، جغرافیائی ہرسطح پر وہ مقلد نظر آتا ہے۔ ایک فر د دوسرے فر د کی تقلید کر تا ہے، ایک جماعت دوسری جماعت کی تقلید کرتی ہے، ایک قوم دوسری قوم کی تقلید کرتی ہے۔ شعوری اور غیر شعوری طور پر ہم ہر ایک سے پچھے نہ پچھے ہیں۔ ہم زندگی بھر نہ معلوم کتنے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں تب جاکر بنتے یا بگڑتے ہیں۔ اور تو اور ہماری ساری ترقیاں اس تقلید کی مربونِ منت ہیں۔ سائنس کی جبرت ناک ترقیوں میں یہی تقلید جلوہ گر ہے۔ ایک نے دوسرے سے سیکھا ہے۔ تظلید سے مفر نہیں۔انسان کے ہر قول وعمل پر تظلید کی چھاپ ہے، تظلید کے بغیر چارہ نہیں۔

ار قر آن حکیم، سوره کردم، آیت نمبر ۳۰ ۲ قر آن حکیم، سوره کردم، آیت نمبر ۳۰ سله قر آن حکیم، سوره بیقره، آیت نمبر ۱۱۵ ۳ قر آن حکیم، سورهٔ فاتحه، آیت نمبر ۲-۷ دسویں صدی ہجری میں اکبر بادشاہ نے چند شیر خوار پچل کو الگ تھلگ ایک مکان میں رکھ کریے جانا چاہا کہ ایسے بچے جن کو
تقلید کیلئے کوئی انسان نہ ملاجب سن شعور کو پہنچیں گے تو کس طرح ہولیں گے ؟ کس طرح اُشھیں بیٹھیں گے ؟ جب وہ سن شعور کو پہنچ
تو جانوروں کی بولیاں بول رہے ہتے ، انسانوں جبسی خوبی ان میں نظر نہیں آتی تھی کیونکہ وہ انسانی ماحول سے دور رہے ، تقلید نہ کرسکے۔
تقلید کرتے تو بولنا چالنا اور اٹھنا بیٹھنا آتا۔ تقلید نہ کی تو ہر کمال سے محروم رہے۔ تقلید ایک حقیقت ہے ، بہت بڑی حقیقت ،
اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تقریباً ہر گھر میں مقلد موجو د ہیں۔ جس بچے نے ابھی مدرسہ و اسکول نہ د یکھا وہ بچے مال باپ،
بھائی بہنوں کی تقلید کر تا ہے۔ سب کی طرف سے آتھ میں بند کرلے تو کہیں کانہ رہے ۔ اس لئے ہم بچوں کیلئے اچھے سے اچھا استاد
اور اچھے سے اچھا اسکول تلاش کرتے ہیں تا کہ اچھے انسانوں کی صحبت میں اچھا ہے ۔ کوئی ایسامعقول آدمی نظر نہیں آتا جو یہ کہ کہ اور ایکھی پڑھنے کے زعم میں
زندگی کورائیگاں اور مستقبل کر بر بادنہ کیا جائے۔

تقلید قومی ترقی کا لازمی جزو ہے۔ تہذیب و تدن تقلید کے سہارے آگے بڑھے بڑھتے ہیں، معاشرے پر نظر ڈالی جائے تو ہر شعبہ کرندگی میں تقلید کی چارہ سازی ہے۔ بول چال میں تقلید، کھانے پینے میں تقلید، پہنے اوڑھنے میں تقلید، رہن سہن میں تقلید، فکر و نظر میں تقلید، کافر و مشرک اور یہود و نصاری کی تقلید۔ کسی کو سے خیال نہ آیا کہ ہم کیوں تقلید کریں اور وہ بھی کافر و مشرک کی تقلید ایک قومی و معاشرتی ضرورت اور ایک فطری تقاضا ہے۔ بغیر تقلید ہم ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے کافر و مشرک کی تقلید انسان کو اس کے قرآن میں بوں ہدایت کی گئی 'اے ایمان والو! اللہ کی رضا پر چلو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ میکن کی تقلید انسان کو انسان بناتی ہے۔

تقلید سے انسان بہت فی کلفتوں سے نئی جاتا ہے اور جس شعبے ہیں بھی پچوں کی تقلید کی جائے زندگی کا وہ شعبہ سنور تا چلا جاتا ہے، انتشار و بگاڑ ہے نئی جاتا ہے۔ ہم غور نہیں کرتے، غور کریں تو بات سمجھ ہیں آتی چلی جائے۔ ہم حروف کے سیٹ کو لفظ کہتے ہیں، الفاظ کے سیٹ کو جملہ، جملوں کے سیٹ کو عبارت اور عبار توں کے سیٹ کو مقالہ، رسالہ، کتاب کہتے ہیں۔ پھر کتابوں کو پڑھ پڑھ کر زندگی بناتے ہیں۔ کوئی نہیں کہتا کہ ہم حروف جبی سے خود الفاظ بنائیں گے، خود جملے بنائیں گے، خود زبان بنائیں گے، خود بولیس گے اور خود دو سروں کو بلوائیں گے۔ ہم دو سروں کی بنی بنائی چیزوں پر یقین نہیں رکھتے۔ کوئی اگریہ کہتا تو ایک نامعقول بات اور غیر فطری عمل ہوتا۔ فطری عمل کے دھارے کورو کنا ممکن نہیں۔ ہم بہتر سے بہتر معاشر ت و معیشت کی تقلید کی کوشش

.....

' پھر ہم نے حمہیں وحی مجیجی کہ دین ابر اہیم کی پیروی کروجو ہر باطل سے الگ تھااور مشرک نہ تھا'۔'

قرآن علیم میں بار بار اطاعت و اتباع کی تاکید کے اس تاریخی عمل کو جاری رکھنے کیلئے کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تقلید کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ جو تقلید نہیں کرنا چاہتا وہ بھی تقلید پر مجبور ہے کسی کی نہ سہی اپنے ہی مولوی کی تقلید سہی۔ جس طرح ندجب سے انکار کرنے والا بھی اپنے خود سائنۃ فدجب (ضابطہ حیات) پر چاتا ہے۔ بغیر رائے کے چلنا مشکل ہے۔ اس طرح فدج تقلید کے خالف بیں وہ بھی تقلید پر مجبور ہیں۔

يه ايك فطرى اور معاشرتى ضرور ب_الل حديث عالم نواب وحيد الزمال (م-١٣٣٨ه / ١٩٣٩) في بجافرمايا:

'ہمارے الل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ (م-۲۸) ہے /۱۳۲۸ء)، ابن قیم (م ۲۵) ہے / ۱۳۵۰ء)، شوکانی (م-۱۸۳۴ء) اور شاہ ولی اللہ (الحالِ هے / ۱۲۷۶ء) اور مولوی اساعیل صاحب (م- ۱۳۲۶ه هے / ۱۳۸۱ء) کو دین کا تھیکیدار سمجھ رکھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑھ گئے اور برا بھلا کہنے گئے۔ بھائیو! ذراغور توکرہ اور انساف کرہ جب تم نے ابو حنیفہ، شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہتر متاخر جیں ان کی تقلید کی تقلید کی کیاضرورت ہے؟^

نواب وحید الزماں کی بات بالکل صحیح ہے۔ تقلید کے بغیر چارہ نہیں یہ انسان کی فطری مجبوری ہے اور اس کی فطرت کا تقاضا ہے، ایسی باتوں کو ہز ار روکنے کے باوجو د بھی روکا نہیں جاسکتا۔ اور ہز ار ا نکار کے باوجو د بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۲- قرآن حکیم، سورهٔ لحل، آیت نمبر ۱۲۳

۷_ قرآن عکیم، سوره نساه: ۲۵ الطانه ۲۵ اعراف: ۱۵۷ اسام: ۵۹

۸ محر حلیم چشتی، حیات دوحید الزمال ' کراچی، ص۱۰۲

(۲) قرآن و حدیث کی اهمیت

قرآن علیم کتاب ہے مگرائم الکتاب ہے۔ ساری کتابیں اس میں ہیں، سارے علوم اس میں ہیں، سی سب کتابوں کی جان اور سب علوم کی روح ہے۔ اس میں سارے علوم ہیں، ' علوم و فنون کی عجب بہار ہے، اس کی ساخت ہی الگ ہے اس کا مزاج ہی اور

ہے۔ قرآن عکیم کی پیچان بھی ہمیں مدیث کے واسلے سے ہوئی اس لئے قرآن عکیم کی پیچان کیلئے مدیث کا جاننا بھی ضروری ہوا۔

اس کے بغیر قرآن تحکیم کی تفسیر ممکن نہیں۔ احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ ہے۔ ان حدیثوں کو چھان پھٹک کر ان کا جوہر نکالنا'

جوہری ہی کا کام ہے۔ اس ذخیرے کی چھان پھٹک انہیں کا کام ہے۔ جن کو اللہ نے فکر رسااور دل بینا دیا۔ ہر جوہر کیلئے جوہر شاس ضروری ہے۔باں!انہی جوہریوں کانام 'فقہاءو مجتہدین' ہے۔ یہ ملت ِاسلامیہ کے محسنین ہیں۔ قرآن حکیم اگر خود سمجھ میں آجاتا تو

اس کیلیے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسی حامل و عامل شخصیت کی ضرورت نہیں رہتی۔ سنت نام ہے قرآن کی عملی تفسیر کا، اس لئے سنت کو قر آن سے الگ نہیں کر سکتے۔ بقول حافظ ابن قیم (م اے بھے / وہ ۱۴)، سنت بی حکمت ہے جس کا قر آن میں باربار

ذكر كيا كياب-"

احادیث اگر خود سمجھ میں آسکتیں تو اس کیلئے مجتزرین و فقاہء کی ضرورت نہ رہتی۔ بیہ جو پچھ ہوا یہ ایک فطری عمل تھا

جو ہمارے آگے آیا اور تاریخ میں ثبت کر دیا گیا۔ قرآن کی گہرائیاں! اللہ اکبر۔۔۔ حدیث کی پنہائیاں! سمان اللہ۔۔۔ حضورِ انور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں،" کوزوں میں دریا بھر دیتے ہیں۔ ہمیں کیا آئے نظر ، ہم کیاد یکھیں، ہم کیا سمجھیں؟

جدید شختین سے بیہ بات معلوم ہوئی ہے کہ انسان نے اب تک اپنی وماغی قوت کا دس فی صدیجی استعال نہیں کیا۔ پھر قر آن وحدیث سمجھنے کیلئے دماغ کہاں سے لائیں؟ہم انگریزی جانتے ہوئے بھی کسی سائنسدان کی کتاب نہیں سمجھ سکتے۔ہماری سمجھ کا توبہ حال ہے

قر آن تو پھر قر آن جس کے اسرار تہہ در تہہ ہیں۔ پر دے اُٹھاتے جائیے جلوے نظر آتے جائیں گے۔

٩_ قرآن تکيم، سوره فحل: ٨٩_ سورهٔ انعام: ٥٩

• ا۔ ابن قیم ، کماب الروح ، ص ۹۲

اا_البيان والتنبيين ،ج مه ص ٢٩

قر آن تھیم <mark>شفاء کہانی الصدور</mark> ہے۔" دلول کے روگ کاعلاج ہے۔طبیب کے علاون کون اس کتاب تھمت سے استفادہ کر سکتا ہے اور مریضوں کو دوا دے سکتا ہے۔ ہز اروں قتم کی جڑی بوٹیاں ہیں، ان کے خواص دریافت کرنا، مفر دات کی الگ الگ

نشاندی کرنا، مرکتاب تیار کرنا، امر اض کی مشخیص کرنا، مریضول کیلئے دوا تجویز کرنا کیے سارے کام ماہرین اور تھیم وطبیب کے بیں، جو طبیب نہ ہو اور تھیم و ڈاکٹر کو نہ مانے اور خود جڑی ہوٹیول کے خواص دریافت کرنے اور مرکبات تیار کرنے نکل پڑے

اس کومعقول انسان نہیں کہہ سکتے۔اللہ نے ہر کام کیلئے کام کرنے والے بنائے ہیں، اسکے کار خانے میں کون دخل اندازی کر سکتاہے؟ قر آن وحدیث تو گلشن سدا بہارہے، گل چیں گلدستے بناتے ہیں اور سجانے والے اپنے ایوانوں کوسجاتے ہیں۔ کوئی ایسامعقول انسان

قر ان و حدیث تو مسن سدا بہارہے ، مل چیں طلاستے بنانے ہیں ادر سجانے والے اپنے ایوانو نظر نہیں آتا کہ ان گلد ستوں کو جھٹک دے اور گل چیں کی محنت کو خاک میں ملادے۔

قران علیم کے حروف پرنہ نقطے تھے نہ زبرزیر پیش۔ یہ سور توں اور منز لوں بیں تقتیم تھا۔ پھر جب اسلام عجم میں پھیلتا گیا،

ر فتہ رفتہ نقطے بھی لگائے گئے اور زیر زبر پیش بھی ڈالے گئے۔ تیس پاروں میں تقتیم کیا گیااور پاروں کور کوع اور رائع، نصف، ثلث

میں تقسیم کیا گیا۔" اشاعت ِ قرآن عکیم کا یہ ایک فطری تسلسل تھاجو جاری رہا، ہم اس کی رو نہیں کرسکتے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضور ملی اللہ تعالی ملیہ وسلم کے زمانے میں توابیانہ تھا۔ ہم بہتر سے بہتر تلاش میں رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذِ مہ لیا تھا۔"ا

الله اکبر! اس کا ظاہر نبھی محفوظ رہا اور باطن نبھی محفوظ رہا۔ بیہ ایک عظیم معجزہ ہے۔ دنیا کی کوئی کتاب اس طرح محفوظ نہیں۔ اس کا ادب یا بھی معجمہ معرض میں جان از مرحمی اور مرحمی اور ایک اس کھی حضوں انوں صلی ہوڑ تبال دار مسلم نے مدید کر مثالہ

اس کا یاد رہنا بھی مجمزہ ہے۔ وحی نازل ہوگئ، یاد ہوگئ۔ اللہ اکبر! پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھ کر سنایا، صحابہ کرام علیم الرضوان کو یاد ہوگیا۔ اللہ اکبر! یادول کا یہ سلسلہ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود قائم ہے اور قائم رہے گا۔

كونى كتاب ياد نهيس مونى بال قرآن ياد موجاتا ہے۔

۱۲ _ قر آن تحکیم، سوره یونس، آیت نمبر ۵۷

۱۳ ر تفصیل کیلے را قم کی کتاب آخری پیغام (مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء) کامطالعہ کریں

۱۳ قر آن حکیم، سورهٔ جمر، آیت نمبر ۹

یکی نہیں حضورِ انور سل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے قرآن تھیم کے علاوہ جو بات نکلی وہ بھی محفوظ ہوگئی۔
احادیث شریفہ بھی محفوظ ہوگئیں اور یہ جوبات مشہور کر دی گئی ہے کہ احادیث کو دو ڈھائی سوبرس کے بعد جھ کیا گیا' سیح نہیں۔
خود حضورِ انور سل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احکام نبوت کتابت کرائے۔ ۱۵ عمر وہن حزم کواسی شم کی دستاویز یا ہے / ۱۹۲۱ء میں عطافر مائی۔ ۱۱ ایک اور دستاویز کتاب الصدقد کتابت کرائی جس پر حضرت صدیق اکبر (م سابھ / ۱۹۳۲م) اور حضرت عمر فاروق (م سابھ / ۱۳ سر ۱۲ میں م رضی اللہ حنہا کا عمل رہا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مشم ویرس) نے ایک کتاب الوث اثنی السیاسید فی العقد، النبوی والمخلافة الواشدہ اللهی جو مصرے شائع ہوئی۔ اس میں خاص عہد نبوی کی دوسو(۲۰۰) سے زیادہ دستاویز ات بیں پھرنے ایڈیشن میں چالیس مزید معاہدوں کا اضافہ کیا۔

عبد نبوی سے ہی صحابہ کرام نے نجی طور پر احادیث کو جمع کرنا شر وع کر دیا تھا، اُس جان جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اداؤں کو محفوظ کرنے والے اس کی باتوں کو کیسے محفوظ نہ کرتے؟ سوچنے کی بات ہے کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ اس کی ہر چیز کی حفاظت كرتا ہے، يه انسان كى فطرت ہے، پھر جس شان كا محبوب ہو كا حفاظت بھى اسى شان كى ہوگى۔ يد كيسے ممكن ہے كه صحابہ کر ام علیم الرضوان نے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث ِ مبار کہ جمع نہ فرمائیں ہوں؟ عقل اس بات کو قبول نہیں کرتی۔ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فر مووات وار شاوات کی حفاظت کرنا اتنی عجیب بات نہیں جتنا ہیہ کہنا عجیب ہے کہ حفاظت نہیں کی گئی۔ یقیناً حفاظت کی گئے۔احادیث نبویہ ہے اس کی تائید ہوتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ جوعطا فرمائیں لے لوجس ہے منع فرمائیں باز رہو^{2ا}۔ اس سے خود بخود احادیث کی اہمیت واضح ہو گئی۔ کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ بہت سے طلبہ ا ہے استادوں کی تقریریں جمع کرتے ہیں پھر وہ استادوں کے نام سے شاکع کر دی جاتی ہیں۔جب طالب علم' استاد کی ہاتیں جمع کر تا ہے ہم اس کو تاریخ کا ایک حصہ تسلیم کرتے ہیں تو غور فرمائیں وہ صحابہ کرام جنہوں نے اپنامال، اپنی اولاد، اپنی جان سرکارِ دو عالم ملی الله تعالی علیه وسلم پر واردیئے، آپ کی باتنیں کیوں نہ محفوظ کرتے؟ چنانچہ ہم ویکھتے ہیں کہ عہد نبوی ملی الله تعالی علیه وسلم سے احادیث شریفہ کا سرمایہ صحابہ کرام علیم الرضوان کے ذاتی مجموعوں، یاد داشتوں اور سینوں میں مسلسل محفوظ چلا آرہا تھا، اس سرمایہ کو تابعین اور پھر تبع تابعین نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور پوری پوری حفاظت فرمائی۔ یہ کہنا کہ احادیث شریفہ محض یاد داشتوں سے وو تین سوبرس کے بعد جمع کی حمیس تاریخ سے نا واقفیت کی دلیل ہے۔ تمام احادیث تحریری اور تقریری صورت میں محفوظ تھیں۔ شاید آپ کو تعجب ہو کہ یاد داشتوں میں احادیث کیسے محفوظ رہیں۔ ہم صحابہ کی یاد داشت کو اپنی یاد داشت پر قیاس کرتے ہیں۔ ہر گزایبانہیں تھا۔ یہاں صرف ایک داقعہ نقل کروں گاجو آئسیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔

۵ ارمند داری، ص۷۷ جامع البیان والعلم، ص اء ص ای / ۱۲ رالاستیعاب، ج اص ۱۳۳۷ / ۱۱ قر آن تحکیم، سورهٔ حشر، آیت نمبر ۷

ک۔ ۱۷ کیز) کوبلایا اور پر دے کے پیچھے ایک کاتب کو بٹھادیا۔ مروان نے آپ سے احادیث شریفہ دریافت کیں آپ بتاتے چلے گئے۔
پر دے کے پیچھے کاتب لکھتا گیا۔ بہت کی حدیثیں جمع ہو گئیں۔ ایک سال بعد پھر بلایا اور وہی احادیث شریفہ دریافت کیں
جو پچھلے سال دریافت کیں تھی' کاتب کو پر دے کے پیچھے بٹھادیا کہ نقابل کرتا جائے۔ آپ کویہ س کر جرت ہو گی کہ ایک حرف کا
بھی فرق نہ نکلا۔ ہو بہووہ بی متن تھاجو پیچلے سال اطاکر ایا گیا تھا۔ اس سے اندازہ ہو تا ہے کہ صحابہ کرام جبم ار موان نے اس آیہ کریمہ
پر کس شان سے عمل کیا کہ رسول جوعطا فرمائی لے لواور جس سے منع فرمائیں بازر ہو۔ ۱۸

م ورز مكه مروان بن الحكم (م من ه / ۵-۱۸۴م) نے ايك روز صحابي رسول حضرت ابو بريره رضى الله تعالى عند (م عدد م

اب ہم آ مے چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں صحابہ کرام علیم الرضوان نے احادیث شریفہ کے عظیم سرمانیہ کو تحریری طور پر کسے محفوظ فرمایا۔ صحابہ کرام علیم الرضوان نے احادیث کے مختلف مجموعہ جمع کئے۔ تحریری سرمانیہ بیس سے صحائف قابل ذکر ہیں:۔ صحیفہ صدیقی / صحیفہ علوی / صحیفہ سمرہ ۱۹ / صحیفہ صادقہ / صحیفہ صححہ ۲۰ / صحیفہ عدر ضی اللہ تعالی عنہ فرمایا، میرے یاس احادیث کے خزانے ہیں ' میں نے تھوڑاسا لکالاہے۔) صحیفہ عمر دخی اللہ عنہ ' (حضرت عمر دخی اللہ تعالی عنہ فرمایا، میرے یاس احادیث کے خزانے ہیں ' میں نے تھوڑاسا لکالاہے۔)

صحیفہ عبداللہ بن عمر بن العاص قرشی' (بیہ حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اجازت سے ارشادات لکھاکرتے ہے۔)" حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیاضیں / صحیفہ عمر بن حزم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ / صحیفہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ صحیفہ سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ / عمرو بن امیہ الضمری کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث ِ نبویہ کے بہت سے

مجوع د کھائے۔

۱۸۔ قرآن تحکیم، سورہ حشر، آیت نمبر کے ۱۹۔ بیا صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالی عند نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے مجع قرمایا۔ (جامع البیان العلم، ج اص ۷۲)

۲۰۔ معیفہ صبحہ (ما قبل <u>۸۹</u> هه) بیہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شاگر دہام بن منبہ بن کامل بن شیخ اسائی الصنعانی الا بناوی کیلئے مرتب فرمایا جو

صحیفہ جام بن منبہ کے نام سے حیدر آباد دکن سے شائع ہوا،اس کاچو تھاایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۹۱ء) ہمارے سامنے ہے۔ یہ صحیفہ مشہور محقق ڈاکٹر حمیداللہ نے مرتب فرمایااور پہلی بار مکتبہ نشاۃ ثانبی، معظم شاہی مارکیٹ، حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔اس پر ڈاکٹر صاحب نے بہت ہی معلومات افزا اور مفید

مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ بعض مرتبین نے صحیفہ ہمام کواپنے مجموعوں ہیں محفوظ کیا مثلاً امام احمد بن حنبل نے بجنسہ محفوظ کیا۔ دوسرے محدثین نے اس کی حدیثیں مختلف ابواب میں شامل کیں۔امام بخاری نے یہ احادیث ۱۳۸مقامات پر مختلف ابواب میں شامل فرمائیں۔

٢١ ـ جامع البيان العلم، ج اص ٢٢

۲۲_طبقات حنابله، ص۲۲

ح كتاب السنن و كميع بن الجراح (م عواه / ۱۳ استانه م) ◄ ستاب السنن سعيد بن الي عروبه (م٢٥إه / ٢٨٤) ◄ كتاب التغيربيم بن بشير (م ١٨٠١ه/ ٩٩٤) (تلبيد امام ابوحنيفه) ان محدثین نے سیرت، تاریخ، فقہ ،ادب وشعر وغیر ہ پر بھی کتابیں لکھیں۔ بیہ ایک طویل تاریخ ہے۔ ۲۳- تاريخ اسلام، السياس، ج اص ۳۹۲

 کتاب السنن عبد المالک بن عبد العزیز بن جریح (م ده إه / ١٢٤) ح كتاب الفرائض ابن مقم (م٢٨إه/٢٠٨٠)

یہ تو تھی احادیث کے مجموعوں کی ہاتیں۔ صحابہ کر ام علیم الرضوان نے صرف احادیث کو جمع ہی نہیں کیا بلکہ اس کے مفاہیم

مجمی ہم کو بتائے۔ رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قرآن کی مر او بتانے والے صحابہ کرام علیم الرضوان ہی تھے۔ بلکہ نہ صرف

غالباً سب سے پہلے امام مالک کے استاد ابن شہاب زہری نے عمر بن عبد العزیز (م ازارہ / 19 ایم) رضی اللہ تعالی عنبم کے ایماء پر سند کے

ساتھ احادیث کو مدون فرمایا تھا۔ مسند انی حنیفہ ، کتاب الآثار ابو حنیفہ ، مؤطا امام مالک احادیث صحیحہ کے مجموعے ہیں جن میں ستر ہ سو

مفاجيم بى بتائ بلكه فيط بهى فرمائد

احادیث مضمون وار درج ہیں۔ پھر بیر انفر ادی مجموع ہیں:۔

ح ستابالسنن یجی بن زکریا (مسماه/ودیم)

تاریخ ہم کوبتاتی ہے کہ صحابہ کرام علیم الرضوان کے پاس انفرادی طور پر احادیث کے کئی مجموعے محفوظ نتھے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیاہے۔ یہ پہلی صدی ہجری کی بات ہے۔ دوسری صدی میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عندنے کتاب الآثار کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا پھر اس صدی میں امام مالک رض اللہ تعالی عنہ (م مے اے موجء) نے مؤطا کے نام سے احادیث کا مجموعہ مرتب کیااس کا بھی اوپر ذکر کیا گیاہے پھر امام بخاری (م ۲۵٪ھ/وی، امام مسلم (م ۲۲٪ھ/۵۔ ۱۲٪م)، ابن ماجہ (م ۲۷٪ھ/ ے۔ ۱۸۸۱ء)، امام نسائی (م سوسیے / ۱ ۔ 190ء)، امام احربن حنبل (م ۱۹۳۰ء / ۲۰۰وء)، امام ترمذی (م ۱۲۹۵ء/۱۹۹۰ء) وغیرہ نے احادیث کے مجموعے مرتب کئے۔ تو تدوین و جمع احادیث کا سلسلہ عہد نبوی سے ہی شروع ہو چکا تھا اور دو صدیوں کے اندر اندر یہ سلسلہ کمال تک پہنچ چکا تھا۔ بقول ابنِ قیم حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے دو طرح کی تبلیغ کی گئی۔ الفاظ نبوت کی تبلیغ اور معانی کی تنکیخے۔ ۲۳ حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے احکام نبوت کتابت کرائے۔ ۲۵ عمر وین حزم رضی اللہ تعالی عنہ صحابی کو 🐪 ھ میں ای قشم کی دستاویز عطا فرمائی۔ ۲۰ بید دستاویز چڑے پر تحریر تھی اس کو امام زہری نے بھی دیکھا تھا۔ اس کو چاروں اماموں نے لتعليم كيا_ايك اور دستاويز "كتاب الصدقه" كتابت كرائي جس پر حضرت صديق اكبر اور حضرت عمر فاروق رسي الله تعالى عنها كاعمل رہا_ ابوداؤد، ترمذى نے اس نوشتے كى حديثيں نقل كى بيں۔ قر آن كريم كى شان يہ ہے كه لا ريب فتك كى جكد نہيں۔ احاديث كے مجموعوں كى شان بھى يہ ہے كه دفتك اور يقين 'كو

الگ الگ کر دیا گیا۔ یہ خوبی دنیا کی کسی کتاب میں خمیں پائی جاتی۔ ہماری حالت سے ہے کہ ہم جھوٹ بولنے، جھوٹ لکھنے، جھوٹ سننے کے عادی ہو پچکے ہیں اسی لئے احادیث کی سب سے بڑی خوبی کو سب سے بڑی خامی بناکر پٹیش کرتے ہیں۔ عقل یہ کہتی ہے کہ جب فٹک ویقین الگ الگ کر دیا گیا تو یقین کو اپنا لیا جائے یہ خمیں کہ فٹک کی بنیاد پر یقین کو چھوڑ دیا جائے، یہ نادانی اور بے عقلی کہی

جاسکتی ہے۔ ہم اخبار پڑھتے ہیں، ہم کو معلوم ہے کہ جھوٹ اس کے خمیر ہیں ہے گر پھر بھی چھوڑتے نہیں، پڑھے بغیر چین نہیں آتا جو دلیل احادیث کیلئے دیتے ہیں یہاں بھول جاتے ہیں۔ کہیں ہمارے دلوں میں روگ تو نہیں! کہیں ہم دشمنوں کی سازشوں کا شکار تو نہیں! جو حیلے بہانوں سے ہم سے ہماری دولت چھین رہے ہیں۔ احادیث کے بارے میں مشہور عالمی محقق ڈاکٹر حمید اللہ

(مقیم پیرس) کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں:۔

' یہ امر بڑا تاثر انگیز ہے کہ باوجود صدیوں کے فصل ہونے اور در میان میں راویوں کی نسلیں گزر جانے کے ان حدیثوں کا مفہوم توکیا، کوئی نقطہ، کوئی شوشہ تک نہیں بدلتا۔ اس انسانی احتیار اور دیانت داری کے سامنے اوب سے سر جھکائے بغیر چارہ نہیں '۔**

۲۷ - جامع البیان العلم، خ اص ۲۷ / ۲۵ - مند احمد، ص ۲۷ - جامع البیان والعلم، خ اص اک / ۲۷ - استیعاب، خ۲ص ۲۳س ۲۷ - مجمد علی: امام اعظم اور علم حدیث، سیال کوٹ، ص ۹۱ - ۹۲، بحواله دار قطنی، ص ۲۶ / ۲۸ - محیفه جام بن مذبه، ص ۲۴ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے قضا کاسلیقہ حضورِ انور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سیکھا، اُن سے تابعین نے سیکھا، ان سے تبع تابعین نے سیکھا، اُن سے تباہین نے سیکھا، اُن سے تباہین نے سیکھا، اُن سیکھا، اُن سے تباہین نے سیکھا۔ یہ سیکھا۔ این تیمید نے لکھا ہے کہ اصحابِ رسم دوزن) ایک سو تبیس (۱۳۰۰) سے اوپر نفوس قد سیہ متھے۔"'
این حزم (ممین ہے / ۲۰ سیک ہے) نے لکھا ہے کہ این عباس رہی اللہ تعالی عنہ (ممین ہے / کیلاء) نے صرف فیاویٰ منیم جلدوں میں اسی میں سیکھی میں اسکی سیکھی جلدوں میں اسکی سیکھی ہے۔ اسکی سیکھی ہے۔ اسکی سیکھی ہے۔ اسکی سیکھی ہے۔ ایک میں سیکھی ہے۔ ایک میں سیکھی ہے۔ اسکی سیکھی ہے۔ اسکی سیکھیل ہے کہ ایکن عباس رہی اللہ تعالی میں سیکھیل ہے۔ اسکی سیکھیل ہے۔ اس

ابن حزم (م ۱۹۵۳ه / ۱۳ ـ ۱۳۷۳ء) نے لکھا ہے کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی صدر (م ۱۸۴۵ه / ۱۸۴۶ء) نے صرف فیاوی بھیم جلدوں میں جمع کئے جو ان کے دریائے فقابت کا ایک پچلوتھا۔ ۳۰ یہ میں جلدوں میں مرتب ہوئے۔ ۳۰ بقول شاہ ولی اللہ کثیر الفتاوی بیر چار ہیں ' عمر ، علی ، عبد اللہ بن مسعود ، عائشہ ، زید بن ثابت ، عبد اللہ بن عمر ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم۔ بزرگ ترین عمر ، علی ، عبد اللہ بن مسعود ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم ہیں۔ ۳۳

چاروں خلفاء کے فقبی اور شرعی فیصلوں پر مشتمل الگ الگ کتابیں شائع ہو گئی ہیں۔ ائمہ اربعہ کی کاوشوں پر اہم کام ہوئے ہیں۔ اسلامی حدود کے دائرے کی وسعت کے ساتھ ساتھ تحریری و تبلیغ کا دائرہ بھی وسیع ہو تا گیا۔

حضرت عمرر منی اللہ تعالی عنہ نے تحریری احکام کے ساتھ صحابہ کو مفتوحہ ممالک میں بھیجا۔ مثلاً عبد اللہ ابن مسعو در منی اللہ تعالی عنہ (م ۳۳ھ / ۲۵۲م) کو ایک صحابی کے ساتھ کو فیہ روانہ کیا جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۵۰۴ھ / ۲۴۶ء) کا ماستفر تھا۔ معقل بن

بیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م م 1 ہے / وک ہے)، عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۸۸ ہے / ۲۰۰۶ء)، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۸۸ ہے / ۲۰۰۶ء)، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۳۰ ہے سر ۲۰۰۶ء) کو شام کے سر تھے ساتھ ساتھ قسم سے مسائل بھی مید اور سرورہ بھیجا، معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شام روانہ کیا۔ ''' فتوحات کے ساتھ ساتھ قسم سے مسائل بھی مید اور سرورہ فی ایک عشر سر کراند رائد رائد کا تعالیٰ تروی سرورہ کا دیا ہے۔

مسائل بھی پیداہوئے، صرف ایک عشرے کے اندراندر کتنی فتوحات ہوئیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔ ﴿ خالد بن ولید (م ۲۱ هـ / ۲۳۲) اور ابوعبیدہ بن الجراح (م ۸ اِهـ / ۳۳٤ء) رضی الله عنها نے ۲۴هـ / ۳۳۶ء میں دِمثق (شام) هیو

سعدین ابی و قاص رضی الله تعالی عند (م۵۵ه / ۱۲۲۷م) نے نومبر ۱۳۳۷ه مرایر انی نظر کو شکست دے کر ایران فتح کیا۔ معد بن ابی و قاص رضی الله تعالی عند (م۵۵ه مرایع الله می از مرایع الله می می ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ای

﴿ الحسيرَ ومين بيت المقدس كے بطریف نے بیت المقدس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیا۔
 ﴿ ٢ إِه / بحسیرَ وایر انیوں کا ساسانی پایہ تخت مدائن فتح ہوا۔ عراق بھی عربوں کے قبضے میں آگیا۔

عے اے اسلاء میں کوف وبھرہ کی فوجی چھاؤنیاں حضرت عمررضی اللہ تعالیٰ عند کے تعلم سے قائم ہوئیں۔

۲۰ - ۲- واح / ا- ۱۲۰ و میں عمر و بن العاص رضی الله تعالی عند (م ۲۲ هے / ۱۲۲ و) نے مصر فقح کیا۔

ح ۲۵_۲۲ مر ۲۷م سر ۲۲م و تک ایران کی فتح کمل موئی۔

79_اعلام الموقعين، ص ۵ / مسر الوابل الصيب، ص ۷۵ / اسر الاحكام في اصول الاحكام / ٢سر ججة الله البلاف، ج اص ١٣٣٠ ٣٣- ازالة الخفاء، ج٢ص ٢

(۳) حکمت و فقاهت قرآن حکیم کی روشنی میں

قر آن تحکیم میں عالم اور غیر عامل کافرق واضح کیا گیاہے "" اور عالم وعلاء کا بطور خاص ذکر کیا گیاہے۔ " پھر ان کے در جات بلند کرنے کا بھی ذکرہے " اور یہ بھی بتایاہے کہ ہر علم والے پر ایک علم والا ہے۔ " علم کے علاوہ قر آن تحکیم میں حکمت کا بھی ذکر ملتاہے اس کی شان بی پچھے اور ہے۔ فرمایا، اللہ تھم دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی۔ "معلوم ہوا کہ حکمت عنایت خاص ہے اس لئے حضور ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جن کے دلوں میں اللہ نے حکمت رکھی وہ جنتی ہیں۔"" یہ بھی فرمایا، جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ رکھتاہے اس کو دین کی سمجھ عطافر ما تاہے۔ ""

یمی حکمت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آتاری گئ " اور ای حکمت کی آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خاص غلاموں
کو تعلیم دی۔ " یہ حکمت جب اپنی انتہا کو پہنچتی ہے " تو اپنارنگ دکھاتی ہے اور سکّہ جماتی ہے۔ یمی حکمت والے وہ علم والے اور ذکر
والے ہیں جن کیلئے ہدایت کی گئی ہے کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے وہ ذکر کرنے والوں سے پوچھو۔ " ہاں یہی ذکر کرنے والے اللہ کی نعتوں کا شکر اوا کرتے ہیں۔ اللہ کے محبوبوں کو یاد کرنے والے، اللہ کی کتاب پڑھنے والے، اللہ کے دن یاد کرنے والے، اللہ کے انعامت و اصابات ماننے والے ہیں۔ ہاں ہر گز ہر گز ان سے پیٹھ پھیر کر بے نیاز نہ ہونا، ان کے ہمیشہ نیاز مند رہنا۔
اللہ کے انعامت و احسانات ماننے والے ہیں۔ ہاں ہر گز ہر گز ان سے پیٹھ پھیر کر بے نیاز نہ ہونا، ان کے ہمیشہ نیاز مند رہنا۔
کیونکہ عقل و حکمت انہیں کے پاس ہے و ما یعقلها الا العالمون "" لینی عقل اور حکمت و فقاہت علاء رہانیین کے پاس ہے،
سب کے پاس نہیں اس لئے حضور، انور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما یا، رہانیین، علماء، فقہاء بنو۔ ""

۳۳ قرآن محکیم، موره کشف ، آیت نمبر ۸۰ سوره کروم ، آیت نمبر ۵۱ سورهٔ سیا ، آیت نمبر ۴۸ ۱۳ قرآن محکیم ، موره محکبوت ، آیت نمبر ۴۸ سورهٔ شعر او ، آیت نمبر ۱۹۷ سورهٔ فاطر ، آیت نمبر ۴۸ ۱۳ قرآن محکیم ، مورهٔ محکبوت ، آیت نمبر ۱۹ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ محبورهٔ بقره ، آیت نمبر ۵۹ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ بقره ، آیت نمبر ۵۹ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ بقره ، آیت نمبر ۱۹ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ نقره ، آیت نمبر ۱۱ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ تقرآن محکبم ، مورهٔ تقرآن محکیم ، مورهٔ نقره ، آیت نمبر ۱۳ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ قرآن محکیم ، مورهٔ تقرآن محکیم ، مورهٔ تقرآن محکیم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تقرآن محکبم ، مورهٔ تحل ، آیت نمبر ۱۳ ساست قرآن محکبم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ محکبم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تحل ، آیت نمبر ۱۳ ساست قرآن محکیم ، مورهٔ تحکیم ، تحکیم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تحکیم ، مورهٔ تحکیم

قر آن تحکیم میں سوال کیا گیا، کیا جانے والا اور نہ جانے والا برابر ہے' سینی قر آن و حدیث اور علم فقہ جانے والا اور نہ جانے والے۔ مجتمدین و محدثین ہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے ساتھ رہنے کیلئے ہیں مامور ہوں۔ '' بہی پختہ علم والے ہیں۔ '' انہیں کیلئے فرمایا، اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے ہیہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔ '' ہیہ ذی اختیار لوگ،

یہ پختہ علم والے ، یہ عکمت والے وہی ہیں جن کی حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف کی ، جو حکیمانہ فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے۔ ا⁸ حقیقت یہ ہے کہ حکام ، علاء کے تابع ہوتے ہیں اس لئے قر آن حکیم ہیں

دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے۔ ا^ہ حقیقت ہیہ ہے کہ حکام، علاء کے تالع ہوتے ہیں اس لئے قر آن حکیم میں جن اولی الامرکی اطاعت کیلئے کہا گیاہے وہ علائے حق ہیں۔ ام حکام تو حکم نافذ کرتے ہیں، حکم دینے والے علائے حق ہوتے ہیں۔

جن اولی الامرکی اطاعت کیلئے کہا گیاہے وہ علائے حق ہیں۔ او حکم نافذ کرتے ہیں، حکم دینے والے علائے حق ہوتے ہیں۔ ہاں انہیں کی افتداء کا ہمیں تھم دیااور فرمایاوہی راسنےون نی العلم ہیں، انہیں کیلئے فرمایا کہ تاویل و تفسیر آیات اللہ راسنےون نی

العلم جانتے ہیں سی اور راسخون فی العلم وہ ہیں جو علم سینہ یعنی علم نافع سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ ہر کس و ناکس راسخون فی العلم نہیں ہاں صرف دماغ کافی نہیں یہاں دل کی بھی ضرورت ہے بلکہ دل ہی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور بسی کی میں میں میں میں جمع نہیں میں نہوں ہوں میں میں استعمال کی ساتھ سے جو میں میں دیکر کر ہیں اس میں نہیں ہو

ہر ایک کی ابتداء وائتہاہے۔ہم تو وہ بھی نہیں جانتے جو ہمارے سامنے ہے اور کیا جانیں گے؟ اندر کا جاننا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہر کتاب کا باطن ہے اس کو جانے بغیر کتاب کا جاننا ممکن نہیں اس لئے انہیں کی پیروی کا ہمیں تھم دیا گیا ہے۔ ارشاد ہو تا ہے،

ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم افتداء کرتے ہیں اور بعد والے ہماری افتداء کریں گے۔ میں اس حدیث کی رو سے فقنہاء امام کہلائے اور ان کے پیچھے چلنے والے ان کے مقلد کہلائے۔ بیر ایک فطری عمل ہے جس کی طرف حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا، قر آن تحکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی سمجھ رکھنے والے اور قر آن و حدیث سے مسائل ٹکالنے والے اور بی ہیں۔ ** ہر کس وناکس کانہ بیہ فریعنہ ہے اور نہ ریہ کام قر آن وحدیث سے فقہی احکام تلاش کرتا کھرے۔ تلاش کرنے والے

ہی اور ہیں۔ تائید البی جن کے شامل حال ہے۔'' جو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے '' وہی کہتے ہیں جو حق ہے۔ جو گفتار و کر دار میں اللہ کی بربان ہیں۔ ہم کیا اور ہماراعلم کیا؟ ہم تو عربی مجھی نہیں جانتے۔ ہم توعلوم قر آن وحدیث سے بھی واقف

۳۷ قرآن تکیم، سورهٔ زمر، آیت نمبر ۹ / ۱۳۸ مندامام اعظم، لاجور، ص ۳۷ / ۱۳۹ قرآن تکیم، سورهٔ نساه، آیت نمبر ۹۲

۵۰ قر آن حکیم، سوره نساه، آیت نمبر ۸۳ / ۵۱ بخاری شریف، جسه لا بور، باب نمبر ۱۲۱۷، ص ۸۶۷

۵۲_ قرآن عکیم، سورهٔ آل عمران، آیت نمبر کـ سورهٔ نساء، آیت نمبر ۱۲۲ / ۱۵۰ قرآن حکیم، سورهٔ نساء، آیت نمبر ۵۹

۵۳ ـ بخاری شریف، ج۳۰ لابور، باب نمبر ۱۲۰۵، ص ۸۳۸ / ۵۵ ـ قر آن تحکیم، سورهٔ توبه، آیت نمبر ۱۲۳ ـ سورهٔ نساء، آیت نمبر ۸۳۸ ۵۲ ـ قر آن تحکیم، سورهٔ محکبوت، آیت نمبر ۲۹ / ۵۵ ـ قر آن تحکیم، سورهٔ انده، آیت نمبر ۵۳

م کی ہے جس نے	. کانہ گھاس اُ گایا۔ یہی مثال اس مخ	عمد جوچٹیل تفااس نے ندیانی رو	پیا دو سرول کو پلایالیکن زمین کاایک <	خودپانی
			نه'کے دین میں تفقہ کیا اور اللہ سجانہ'۔	

۵۸- بخاری شریف، ج اص ۵۰ (محر علی ۵۰)

حضورِ انور سلی الله تعالی علیه وسلم نے احادیث سے مسائل تکالنے والے مجتمدین فقهاء کو ایک لطیف تمثیل سے سمجھایا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی الله تعالی عنه (مسمم الر ١٦٣٥م) فرماتے ہیں که حضورِ انور صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا، جو بدایت اور وین

الله سجانه 'نے مجھ دے کر بھیجاہے اس کی مثال بارش کی سی ہے جو زمین پر پڑی۔ زمین کے جھے نے جو بہت عمرہ تفاخوب یانی پیا

گھاس اور سبز ہ اچھا اُ گایا اور ایک حصہ جو بنجر تھا اس نے یانی کو سمیٹ لیا، اس کے ذریعے اللہ سجانہ 'نے دوسروں کو فائدہ پہنچایا۔

(4) تقلید قرآن و حدیث کی روشنی میں

الله تعالی ارشاد فرماتا ہے، پھر ہم نے تم پر وحی بھیجی کہ دین ابراہیمی کی پیروی کروجو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا۔ 🖴 دین ابر اجیمی ہی دین اسلام ہے جوروزِ اوّل سے چلا آر ہاہے جس کیلئے اللہ تعالی فرما تاہے بیٹک اللہ کے نزدیک دین تواسلام ہی ہے۔ " یہود و نساریٰ نے الگ الگ راہیں تکالیں اور لوگوں کو دعوت دی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور کتابی بولے یہودی و نصاریٰ ہو جاؤ، راہ پاؤگے۔ تم فرماؤ ہم تو ابر اجیم کا دین لیتے ہیں اور وہ ہر باطل سے جدا تھے اور مشر کول سے نہ تھے۔" اللہ کے نزدیک یہودیت اور نصرانیت کی کوئی حقیقت نہیں، صرف مسلمان ایک حقیقت ہے یہی وہ نام ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھا ہے۔ "ان آیات سے ایک طرف توبیہ معلوم ہو تاہے کہ تقلید شخصی فرض ہے، ایسانہ ہو تا تو حضور صلی اللہ تعانی علیہ وسلم سے یہ نہ کہا جاتا۔ دوسری بات بیہ معلوم ہوئی کہ صراطِ منتقیم پر چلنے والوں کے قولی یاعلمی و عملی آثار کو مثانا نہیں چاہیے کیونکہ وہ ایک تاریخی عمل کا حصہ ہیں۔ دین اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے چلا آرہاہے۔ جو امین نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنے۔ ہر نبی اور ر سول نے یہی چیش کیا، پھر میہ دین برسہابرس ار نفائی منزلیں طے کر تا ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مکمل ہوا اور اعلان کر دیا گیا: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارادین مکمل کر دیااور تم پر اپنی تعتیں پوری کر دیں۔

حضورِ اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم تخليق كائنات كانقطه آغاز بير- " آپ خلقت ميس اوّل بين بعثت ميس آخر۔ اسلام ك نقطه

آغاز بھی نقطہ انجام بھی۔اسلام کے سفر کی ابتداء بھی اور اسلام کے سفر کی انتہا بھی۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

قر آن تحکیم میں حضورِ انور صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ہے دین ابر اجیمی کی پیروی کیلئے کہا گیا ہے۔ 10 حضورِ انور صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کو پیروی کی کیاضر ورت تھی مگر بتایا یہ جارہاہے کہ تاریخی عمل کو جاری رہنا چاہئے۔ صحابہ کرام میبم ارضوان نے حضورِ انور سلی اللہ تعالی ملیہ وسلم کی تقلید کی، جومسئلہ سامنے آتا' آپ ہی سے دریافت کرتے جس کا ذکر قر آن حکیم میں موجو د ہے۔ ۲۰ حضورِ اکرم ملی الله تعالیٰ علیہ وسلم

کے تمام صحابہ نے کہار صحابہ سے بوچھا، اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کہار صحابہ کے مقلد ہوئے حالانکہ سب ہی نے حضورِ اکرم صلی الله تعالی علیه وسلم کو دیکھاتھا اور سب ہی نے یا تیں سی تھیں، ممر دین کی سمجھ کچھ اور ہی چیز ہے جس نے کہار صحابہ کو متاز کر دیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی تقلید اُن حضرات نے کی جنہوں نے حضورِ اکرم سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی زیارت نہیں کی اور

۵۹ قرآن عليم، موره لحل، آيت نمبر ۲۳ / ۲۰ قرآن عليم، موره آل عمران، آيت نمبر ۱۹ / ۲۱ قرآن عليم، موره بقره، آيت نمبر ۱۵ ٣٢ قرآن ڪيم، سورهُ جج، آيت نمبر ٢٨ / ٩٣ قرآن ڪيم، سوره مائده، آيت نمبر٣

٣٢_ قاوي حديثيه، ص٢٨٩_ مواهب اللدنيه، ج اص٥٥_ زر قاني، ج اص٢٨ (بحواله مصنف عبد الرزاق) ۲۵ قرآن حکیم، سوره نساه، آیت نمبر ۱۲۵ / ۲۲ قرآن حکیم، سوره نساه، آیت نمبر ۲۵۱،۵۲۱ جن کو ہم تابعین کہتے ہیں، پھر تابعین کی تقلیدان حضرات نے کی جنہوں نے محابہ کرام کی زیارت نہیں کی جنہیں ہم تی تابعین کہتے ہیں
پھر تابعین کی تقلیدان حضرات نے کی جنہوں نے محابہ کرام کی زیارت نہیں کی جنہیں ہم تی تابعین کہتے ہیں۔ معدیوں کانوں اور
زبانوں کے ذریعے علم پھیلا۔ کاغذ و قلم کمیاب ہے۔ لکھنے والے بہت قلیل۔ عام طور پر کتابیں میسر نہ تھیں۔ جو کتاب لیہا چاہتا
کتاب نقل کرنے کیلئے کا جوں کو کتب خانوں میں مہینوں بٹھا تا جب کہیں جاکر ایک کتاب میسر آئی۔ کتابوں کی فراوانی کے اس دور
میں ہم ماضی کی ان مشکلات کا تصور تک نہیں کر سکتے۔ جب صورت ایسی جا نگسل تھی تو مسلمانان عالم، محد ثین و فقاء سے بے نیازی کا
میس ہم ماضی کی ان مشکلات کا تصور تک نہیں کر سکتے۔ جب صورت ایسی جا نگسل تھی تو مسلمانان عالم، محد ثین و فقاء سے بے نیازی کا
تصور تک نہیں کر سکتے تھے۔ چو دہ صدیوں تک تقلید سے چھڑکارا پانے کی بات نہ ہوئی۔ آزادی کا زمانہ بیت گیا۔ غلامی کا زمانہ آگیا۔
ہم گوشے سے با تیس بنانے والے نگل پڑے۔ جو ان جو پہلے ہی جیران و پریشان تھے، وہ ایسی با تیس س س کر اور جیران ہو رہے ہیں
جو بھی نہ سنی تھیں۔ اقبال نے تھی کہا ۔

كه غلامي ميں بدل جاتا ہے قوموں كالتمير

بلاشبہ تقلید ایک تاریخی عمل تھاجو جاری رہااور اسی تسلسل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضورِ انور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاء سب سے بہتر زمانہ میر ازمانہ ہے، پھر اس کے بعد کازمانہ، پھر اس کے بعد کازمانہ 🍟 جن کا پورا ذکر کیا گیا جن کو ہم ائمہ اربعہ کہتے ہیں وہ انہیں مبارک زمانوں میں ہوئے اکثر لوگوں کو اس کا علم تک نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 🗥 زمانہ تابعین میں پیدا ہوئے اور اس زمانے میں انتقال فرمایا گویا' خیر القرون' میں پیدا ہوئے اور خیر القرون میں انتقال فرمایا جس مبارک زمانے کی ووسرے زمانوں سے برتری کی حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بشارت وی۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عدد 19 زمانہ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانیہ تابعین میں انتقال فرمایا۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ 🐣 اورامام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ 🏲 زمانیہ تابعین میں پہیراہوئے اور زمانہ تنج تابعین میں انقال فرمایا۔ غور کرینگے تو معلوم ہو گا کہ چاروں کے چاروں امام جن کے مقلدین سارے عالم میں ہوئے ہیں اور سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت کہلاتے ہیں 'خیر القرون میں پیدا ہوئے اور خیر القرون میں زندگی بسر کی جس کی بہتری اور برتری کی حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عنمانت دی، ان چاروں مذاہب ۲۲ (سلاسل فکر اسلامی) کا مآخذ وہی ہے جو عبد رسالت مآب سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عہد صحابہ رمنی اللہ تعالی عنبم میں تھا۔ یعنی قر آن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ انسان خود سوچ سکتاہے کہ خیر القرون کی شخصیات واجب الاطاعت ہیں یا مشر القرون کی شخصیات؟ محابہ کر ام عیبم الرضوان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی آتھھوں سے دیکھا اور ا پنے کانوں سے سنا، وہ رہ کہ سکتے تھے کہ ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوخو د دیکھا اور سناہ ہم کو کسی تقلید کی ضرورت نہیں تھر اُن میں سے کسی نے یہ نہیں کہا بلکہ فقہاءاور کبار صحابہ کی تقلید کی کیوں کہ قر آن کا یہی تھم تھا ^{سے} تو تقلید سنت ِرسول بھی ہے اور سنت ِ صحابه بھی، سنت ِ تابعین بھی، تبع تابعین بھی، سنت ِ صلحاء امت بھی۔

(حواله جات اگلے صفحات پر ملاحظه فرمامیں)

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہ تقلید کوئی نئی چیز نہیں بلکہ تقلید نہ کرنانٹی چیز ہے اور سنت ِ رسول اور سنت ِ صحابہ کے خلاف ہے۔ جو تقلیدے دور کرتا ہے، جو ہم کو جارے ماضی سے دور کرتا ہے اور جو ماضی سے دور کرکے حال کے اند جریوں میں

تعم کر تاہے وہ محسن نہیں ہو سکتا۔ ذراغور فرمائی! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیم الرضوان کو قر آن پڑھ کرسنایا، قر آن پڑھنا سکھایا، ان کے دل یاک کئے اور ان کو حکمت سکھائی۔ ²⁷ بعد میں آنے والوں نے بیہ ذمہ داریاں ایک ایک کرے سنجالیں۔ حفاظ و قراءنے قرآن پڑھناسکھایا، اولیاء وصلحاءنے دلوں کو پاک کیا، علاء و فقہاءنے علم و تحکمت سکھائی اور اس عملی تسلسل کو ہاقی

ر کھا جس کا آغاز حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ ہم ان کو چھوڑ کر ان کا دامن کیوں پکڑیں جو یقین تک چینجنے کے بعد پھر شک ک راہ پر چلانا چاہتے ہیں، جو عہد نبوی سے شروع ہونے والے نظری و عملی تسلسل کو مثانے پر آمادہ ہیں۔

(بقيه حواله جات)

٧٤ - مشكوة شريف، كتاب المناقب، باب مناقب محابه، حديث نمبر

٨٨- كتاب كا پانچوں باب امام ابو حنيفه عليه الرحمة كے حالات اور ويني خدمات كيليج مخصوص كر ديا كياہے۔ تفصيلي حالات وہاں ملاحظه فرمائيں۔ مسعود

79۔ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ کے پر داوا ابو عامر مشرف با اسلام ہو کر حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔

غزوة بدر کے سواتمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ کے داداابوانس مالک بن ابی عامر کبار تابعین میں شار ہوتے ہیں۔مشہور تول کے مطابق آپ کی ولادت (م عود مراایء) میں مدینه طیبہ میں ہوئی۔ ابن شہاب زہری، امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنها وغیرہ آپ کے اساتذہ میں تھے۔ ساری زندگی

یدینه طبیبه میں گزاری، آپ نے اپنی سال کی عمر میں وہ اور میں وفات پائی اور جنت القیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے عہای خلیفہ منصور (م اسلام ھاتا ۱۵۸ها) کی فرمائش پر دس ہزار احادیث کا بہترین انتخاب الموطا مدون فرمائی جو خلیفہ المہدی (م ۵۸ مه (۲۹م) کے زمانے میں متداول تھی۔ آپ

حدیث کے امام تھے اور رجال میں سند تھے۔ آپ کی فقہ مندرجہ ذیل علاقوں میں پھیکی: مدینہ طبیبر، مشرق اولی،بھرہ،مشرق اقصیٰ،مصر،شالی افریزہ اور اندلس میں مغرب اقصیٰ، سوڈان، بحرین، کویت، مراکش وغیرہ۔ مخلف ممالک میں مالکیہ کی تعداد چار کروڑ ہے۔ (دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب

يونيورسى الامور،ج ١٨ص ٢٢ ١ وطفها)

جاری ہے ۔۔۔

۵۰۔امام شافعی علیہ الرحمة (م سوم ہے / ۱۹۸۵م) کی ولادت (م ۱۵۰ھ / ۱۲۶ء) بیس غزہ (فلسطین) بیس عقلان بیس ہو گی، بھین میں بیتیم ہو گئے۔ دس سال کی عمر میں امام مالک رمنی اللہ تعالیٰ عنہ کی الموکطا یاو کر لی تھی۔ پیند رہ برس کی عمر میں فتوے کی اجازت مل مینے۔ تیمر ہیں حصولِ علم کیلئے

امام الک رضی اللہ نغائی عنہ کی خدمت میں مدینہ طبیبہ حاضر ہوئے ، ان سے مؤطا پڑھتے رہے۔ امام مالک کے انتقال کے بعد مسلم بن خالد الزنجی (م <u>۸۰</u>۱ھ / 1937ء)، سفیان بن عینیہ (م 191ھ/ سالہ م) اور علائے حدیث سے حدیث و فقہ کی محصیل کی۔ بعد میں امام محمد بن حسن الشیبانی (م 109ھ/ سندہ م)

جیے نامور فقیہ اور محدث کے گہرے مراسم ہو گئے جن کی کتابیں انہوں نے اپنے لئے نقل کیں۔ آپ نے مکہ مکر مہ، بغداد، مصروغیرہ میں اپنے علم کی اشاعت کی۔ آپ کی علمی سر گرمیوں کے بڑے مر اکز بغداد اور قاہرہ تھے۔ آپ نے (م سوم ہے / ۸۲۰ء) میں وفات یا گی۔ آپ نے اپٹی کتاب الرسالہ

میں اصول وطریقہ استدلال فقہ کی متحقیق کی۔ آپ کو اصول فقہ کا بانی سمجھا جا تاہے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کیلئے فرمایا، اس قرشی نوجوان سے زیادہ کتاب اللہ کافقیہ میری نظر میں آج تک کوئی نہیں گزرا۔

آپ کے بیشتر رسائل 'کتاب الام' میں جمع کرویئے گئے ہیں جو سات جلدول میں (م اسمالے ماہم مسالے) قاہرہ سے شائع ہوئی۔ ووسری کتاب 'الرسالہ' کا ولندیزی ترجمہ ۱۹۳۷ء میں مخضر آپیش کیا گیا پھر ۱<u>۹۲۱ء میں مجید المزوری نے مقدمہ کے ساتھ انگریزی زبان میں</u> ترجمہ شالک^و کیا۔<u>۱۹۲۸</u>ء

میں محراحہ علی نے اس کا اُردو ترجمہ کراچی سے شاکع کیا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعانی عنہ کو آپ کے تلانہ ہیں شامل کیا جا تاہے۔ (دائرۃ المعارف اسلاميه ، پنجاب يونيورشي ، لاجور ، ج ١١ص ٥٤٦ مخضا) ا کے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۲۴ ہے / ۸۰۰ء) میں بغداد میں پہیرا ہوئے۔ یہاں حدیث، فقد اور علم لفت کی مخصیل کی سمجر (م وکامے /

۱۹۵۵) علم حدیث کیلئے وقف کر دیااور اس کیلئے حجاز ، عراق ، بین ، شام وغیر ہ کاسفر کیا۔ (م۱۸۸ هـ / <u>۹۸</u>۸ میں کوفیہ میں گئے سمر زیادہ تربھر ہیں رہے۔ کئی جج کئے۔ مدینہ طبیبہ کی محاورہ سے مشرف ہوئے۔ بغداد ہیں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگر د قاضی ابو یوسف (م ۸۲ اِھ / ۹۸ مے) کے

درس میں شریک ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں محدث کبیر سفیان بن عینیہ (م<u>۹۹</u>۱ه /۱۹۱۸ء) بھی شامل ہیں۔ آپ درس و تدریس میں مشغول رہے۔ (م <u>۴۹۱</u> هـ / ۸<u>۸۵</u> م) میں 24 سال کی عمر میں وفات یا گی، بغداد میں مدفون ہوئے۔ امام احمد بن حنبل مجتبدِ ونت نتھے۔ نہ آپ صرف محدث ہیں

اورند صرف فقید، ایسے محدث بیں جس نے اسے فقد کی بنیاد احادیث پرر کی۔

ا یک خاص بات قابل توبہ ہے جس پر سعودی عرب کے حنبلی عقیدہ رکھنے والے عمل پیرانہیں۔ تلفظ قرآن کے بارے میں حنبلی عقیدہ سے ہ جب لوگ قر آنِ پاک کی تلاوت یااوراق کی کتابت کرتے ہیں تو قر آن ہر حالت میں حقیقت میں کلام البی رہتاہے کیو نکد کلام اور حقیقت اسی ذات کی

طرف منسوب ہوسکتاہے جس نے اسے وضع کیاہے نداس مخص کی طرف جس نے اسے محص پہنچایا ہو یا ادا کیا ہو۔ فأن الكلام نضاف الى من قاله مبتدها لا من قاله مبلغا موديا (الواسطير، قابره،٢٣٣١ هـ، ص ٢١-٢٢، طخماً)

(دائره معارف اسلامیه ، پنجاب یونیور شی، لا بهور ، ج ۲ ص ۲۱ طخشا)

آل سعود کا ند ہب حنبلی ہے پھر نہ جانے وہ کیوں قر آن کے معنی کو سمجھتے ہیں، الفاظ کو قر آن نہیں سمجھتے اور اس کی تعظیم و بھریم نہیں کرتے جبکہ ابتداء اسلام ہے اس کی تعظیم و تھریم ہوتی چلی آئی ہے۔ قر آن تھیم کی تعظیم و تھریم نہ کرنا ہر مسلمان کیلئے نہایت افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ مسعود

> ۲۷۔ یہاں' نذاہب' سے مراد طرز شخفیق وطرز فکر ہے۔ دین نہیں، دین تواسلام ہی ہے۔ ساک قر آن حکیم ، سورهٔ نساء ، آیت نمبر ۱۲۵ / ساک قر آن حکیم ، سورهٔ آل عمران ، آیت نمبر ۱۶۴ ـ سورهٔ جعه ، آیت نمبر ۲

(5) امام ابو حنيفه رض الله تعالى عنه (حيات و خدمات)

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان (یازوطی) 40 فارس سے تعلق رکھتے تھے اور ایک روایت کے مطابق شاہان فارس کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پر دادافارس سے ہجرت کرکے کوفہ میں آباد ہوئے جو دریائے فر اُت کے کنارے آباد ہے اور جو کیا ہے / ۱۳۳۸ و میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ 21 کھم پر حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالی عنہ نے آباد کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی نگاہ دور بین نے وہ کچھ دیکھ لیا تھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے۔ آپ و قاص رضی اللہ تعالی عنہ نے ازازانہ۔

كنزالا يمان (ايمان كاخزانه) 24 / رأس الاسلام (اسلام كاسرتاج) / رأس العرب (عرب كاتاج)

حضرت عمررض الله تعالی عدنے دیچہ لیا تھا کہ بیہ شہر مستقبل میں صحابہ و تابعین، تیج تابعین، جمجندین و محدثین کاایک عظیم مرکز جنے گا۔ کیا ہے / ۱۳۸۴ء میں سعد بن ابی و قاص رض الله تعالی عد چالیس ہر ار نفوس کے ساتھ مدائن جھوڑ کر کوفہ میں آباد ہوئے۔
اس طرح کوفہ کی پہلی آبادی صحابہ و تابعین پر مشتل تھی۔ حضرت علی، حضرت عبد الله بن مسعود، حضرت عماریاسر رضی الله تعالی عنم جیسے جلیل القدر صحابہ یہاں رہے۔ ۲۳ بقول ابن سعد ایک ہز ارپیاس صحابہ، ۲۴ بدری صحابہ کوفہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ۲۹ منم جیسے جلیل القدر صحابہ یہاں رہے۔ ۲۸ بقول ابن سعد ایک ہز ارپیاس صحابہ، ۲۴ بدری صحابہ کوفہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ۲۹ منم حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ نے حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ نے حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ نے جمراہ ہوا پر تن ہے ۱۳۰۰ ان کے دم سے کوفہ علم و حدیث کا مرکز تھا۔ ابن تیمیہ نے کہا، مکہ ، مدینہ ، کوفہ ، بھر ہ اور شام یا کی شہر ایسے ہیں جن سے علوم نبوی یعنی ایمانی، قرآنی، شرعی علوم نکلے۔ ۲۱

یا توت حموی نے سفیان بن عینیہ (م<u>۱۹۸</u>ه / ۱۳۸۸ء) سے نقل کیا کہ قر آت مدینہ والوں سے ، حرام و حلال کی باتیں کو فہ والوں سے ، حرام و حلال کی باتیں کو فہ والوں سے الم (سیعی جائیں)۔ الغرض کو فہ اپنی جلالت و عظمت کے لحاظ سے تاریخ اسلام پیل نہایت ممتاز ہے۔ بیبین میں الم الوصنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے۔ یہی حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا دارالخلافہ بنا، عجم و عرب کا سنگم تھا اور علم و دانش کا عظیم مرکز۔

²²_ تغصیلی حالات کیلیے مطالعہ کریں: الطبقات الکبریٰ، ۲ ص ۱۳۸۸ تاریخ بغداد، جسم س۳۳۸ المیزان ، جسم ص۳۹۵ التبذیب، ج۰۱ ص ۲۸۵ میلات کیلیے مطالعہ کریں: الطبقات الکبریٰ، ۲ ص ۱۳۸۸ ۱۸۵۰ سیر اعلام النباء، ج۲ ص ۲۰۹۳ ۱۳۹۰ میں ۱۳۹۰ میں ۱۳۹۰ سیر اعلام النباء، ج۲ ص ۲۰۹۳ ۱۳۹۰ میں ۱۳۹۰ سیر اعلام النباء، ج۲ ص ۲۰۹۳ ۲۵ میں ۱۳۵۰ میں اساس اسلام اسل

اہل فارس سے تھے۔ ^{۸۳} آپ کے داوا کا نام نعمان تھاغالباً لقب زوطی تھاشا ید اس کئے کہ آپ کے خاندان کا تعلق ہندوستان کے ایک قبیلے جانے سے تھا۔ امام ابو حنیفہ کا نام بھی دادا پر نعمان رکھا جو گل لالہ پھول کی ایک قشم ہے جس کا رنگ سرخ ہو تا ہے، خوشبونہایت روح پرور و دل آویز، آغازِ بہار میں پہاڑ کے دامن میں این بہار د کھا تاہے۔ ^{۸۸} امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے بہارِ اوّل میں پیدا ہوئے اور اپنی خوشبوے سارے علم کو معطر کر دیا۔ اگر نعمان نعمت سے بناہے تو آپ کی ذات مسلمانوں کیلئے الله كى برى تعت ہے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پوتے اساعیل بن حماد (م<u>۲۱۲</u> ھ/ ۸۲<u>۶ء</u>) کے مطابق آپ کے واوا نعمان بن مر زبان

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما یا، سب سے اچھے لوگ میر سے زمانے کے بھر دوسر سے بھر تنیسر سے زمانے کے۔^^ دورِ اوّل والصحك رباس دور مين امام ابو حنيفه پيداموئ- آخرى محاني كے وصال كے وقت ايك روايت كے مطابق آپ کی عمر ۳۰ سال تھی دوسری روایت کے مطابق ۵۱ سال مینی آپ کی ولادت دورِ اوّل میں ہوئی اور وصال دورِ ثانی میں۔ خیر القرون آپ کی زندگی کازمانہ ہے۔

حضور صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا، ایسے مسلمان کو آگ نہ لگے گی جس نے مجھے و یکھایامیرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ 🕰 ایک حدیث میں اس طرح فرمایا کہ صحابہ و تابعین کی برکت سے نشکروں کو فتح ہوگی۔^^

کو فیہ میں امام ابو حنیفہ رسی اللہ تعالی عند کے واوا آپ کے والد ثابت کو بچپین میں حضرت علی کرم اللہ وجد کی خدمت میں لے

گئے۔ حضرت علی کرم ہشہ وجہ نے فروطی کے خاندان اور ثابت کو دعاؤں سے نوازا۔ <mark>^^</mark> انہیں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو امام ابو حنیفہ جبیبا جلیل القدر فرزند عطا فرمایا۔ امام ابو حنیفہ کے دادا زوطی کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے خوشگوار تعلقات تنصے ا یک مرتبہ جشن نوروز کے موقع پر آپ نے حضرت علی کرم اللہ جہہ کی خدمت میں فالو دہ پیش کیاتو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا:

ئو رُوْزُنَا كُلُّ يَوم "

ہمارانوروز یعنی عید توہر دن ہے۔

٨٣٠ عقود الجمان في المنا قب الامام اعظم ابو حنيفه النعمان،ج ١٣٣ ص ٣٣٦

٨٨-زيد ابوالحن فاردتی، سواخ بے بہائے امام اعظم، لاہور <u>١٩٩٢</u>ء، ص ٥٧

۸۵ اوجزالسالک، جام ۱۰ / ۸۲ مسلم شریف، ج۲ص ۱۱۰ / ۸۷ رتدی شریف، ص۲۳۸

۸۸ مسلم شریف، چ ۲ ص ۳۲۴ / ۸۹ - تاریخ بغداد، معراساوا، جساص ۳۲۷

• 9- محمد على: امام اعظم اور علم حديث، سيالكوث، ص ١٣٦، بحواله الخير الحسان والجواهر رعضيه، ج٢ص ٣٥٣

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عند ۱۸ هر میں کو فہ میں پیدا ہوئے جبکہ عبد الملک بن مروان (م ۸۲ هر مرکوء) کی حکومت تھی جس کی حکومت کا دائرہ مشرق و مغرب میں اور جنوب و شال میں حجاز، عراق سے لے کر شام، ایشیاء کو چک، ترکستان، ایران، افغانستان، پاکستان میں شہر ملتان تک پھیلا ہوا تھا۔ ولید کا دور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی نو عمری یا جوانی کا دور تھا اور حجاجی بن بوسف (م <u>90 ه</u> مرکم ملتان تک بھیلا ہوا تھا۔ ولید کا دور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی نو عمری یا جوانی کا دور تھا اور حجاجی بن بوسف (م <u>90 هر سم ۱۳ میں آپ نے کو فہ</u> بنی میں وفات پائی جباح میں اور میں آپ نے کو فہ بنی میں وفات پائی جبکہ خلیفہ منصور کی حکومت تھی۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے آن حکیم قرائت عاصم کے مطابق حفظ کیا۔ ۲۸ ھر میں اللہ میں اللہ عنہ میں آپ کی دور اللہ سے موجوع میں جباح میں اللہ میں تعالیمیں اگر اس اللہ تھی گئیں اللہ میں تعالیمیں اگر اس تعالیمیں اگر اس اللہ تھی گئیں اللہ میں اللہ میں اللہ تھی کہ دور اللہ میں اللہ تو کہ میں اللہ اللہ میں اللہ اللہ تھی کہ اللہ اللہ میں آگر اس کے مطابق حفظ کیا۔ ۲۸ ھونے لگیں اللہ میں اللہ میں اللہ تعالیمیں اگر اللہ تھی کہ دور اللہ میں اللہ میں اللہ تھی کہ دور اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ تعالیمیں اللہ اللہ تو کہ دور اللہ تو میں اللہ تھی کو کہ دور اللہ میں اللہ تعالیمیں اللہ اللہ تو کہ دور اللہ تک کی دور اللہ تو کہ کا دور اللہ تو حقیق کی دور اللہ تعالیمیں اگر اللہ تو کہ دور اللہ تو کہ تو کہ دور اللہ تو کہ ت

اور ۸۸٪ ھے۔ ۸۹ھ میں نحو دادب وشاعری میں مہارت پیدائ۔علوم عقلیہ میں اتنانام پیدا کرلیا کہ آپ کی انگلیاں اٹھنے لگیں۔'' مجوھ ۔ ۹۸ھ میں مناظرے میں مجی مہارت پیدا کی۔ ۹۹ھ ۔ سن اھ خدا کر دھ دیث کے حلقوں میں شرکت کی۔ معن اِھے۔ ۲۰اِھ میں استنباط واستخراج مسائل کیلئے حماد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

خلیفہ ابو جعفر منصور (م <u>۱۵۸ء ملکہ</u>ء) کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا، میں نے فاروقِ اعظم، علی مرتضلی، عبد اللّد ابن عباس اور عبد اللّد ابن مسعو در منی الله تعالیٰ عنبم کاعلم حاصل کیاہے۔^{۹۲}

طلب علم میں مصروف ہوئے تواتناعلم حاصل کیا کہ جتناان کو حاصل ہواان کے عبد میں کوئی حاصل نہ کر سکا۔ " .

امام ابو حنیفہ کے اساتذہ میں صحابہ اور اکابر تابعین نتھے۔ صحابہ میں حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن حارث، حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ۔ امام ابو حنیفہ نے حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کے

متنفیدین سے ۱۹ دوراس کے بعد فیض حاصل کیا۔ ۴۰ تابعین میں محدث کبیر امام شعبی (م ۲۴ اے ۱۳ کے م) سے فیض حاصل کیا جنب میں میں کے دریہ فرون ۱۹۰۶ علی میں میں جورہ میں تا جمہ میں برور فرون میں سے میں تا ہے فقیل میں میں

جنہوں نے ۵۰۰ صحابہ کی زیارت فرمائی۔ ۱۰ علم حدیث میں حجاز و عراق میں ان کا ثانی نہ تھا۔ ان کے اس قول سے فقیہہ و محدث کا فرق واضح نظر آتا ہے۔ ہم فقہاء نہیں ہیں ہم تواحادیث س کر فقہاء کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ ۱۰

امام ابو حنیفہ کے اساتذہ میں امام حماد بن سلیمان (م<u>۳۱</u>ه / ۱<u>۳۳۶</u>ء) صحابی ُرسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگر دیتھے۔ امام ابو حنیفہ کی ایتی چار ہز ار مر ویات میں صرف دو ہز ار مر ویات امام حماد سے تھیں۔ ابو محمد عبد اللہ بن حسن بن حسن (م<u>۳۵) د</u>ھ / <u>۱۲۶</u>ء) بھی اساتذہ میں سے تھے۔ ⁴⁴ امام کے سارے اساتذہ کا تعلق 'خیر القرون' سے ہے۔ مخصوص اساتذہ کی تعداد

ر ہے ہوں ہوئے ہیں۔ ہی زیادہ ہے بقول ملاعلی قاری (م سے ہے ۔ مراباء) چار ہز ارلگ بھگ ہے۔ ۱۸ سمے ہے، ویسے بہت ہی زیادہ ہے بقول ملاعلی قاری (م سے ہے ۔ ۱۸ میں ہے۔ مراباء)

91_ مناقب کردری، ص۱۲۳ تاریخ بغداد، ج۱۳ س ۲۳۲ / ۹۲_ محد علی صدیقی: امام اعظم ادر علم حدیث، ص ۱۰، بخواله تاریخ بغداد ۹۳_ کتاب الانساب، ص۱۵۷ / ۹۳_ اشارات المرام، ص ۲۰ زبره، ص ۲۷۵ / ۹۹_ تذکرة الحفاظ، ج۱ص ۹۹ ۹۲_ تذکرة الحفاظ، ج۱ص ۷۹ / ۹۷_ ابوزبره، حیات حضرت امام ابو حنیفه، ص ۱۷۰ / ۹۸_ شرح منداحر، ص۲۰ چونکہ امام حماد (م سمے اِھ / 91۔ و24ء) نے امام ابو حنیفہ کے ذہن میں بیات بٹھادی تھی کہ فقیہہ کی مجتمدانہ شخفیق حدیث کی مختل ممکن نہیں اس لئے امام ابو حنیفہ نے سعی و اہتمام کے ساتھ حدیث کی شخیل کی اور ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا۔ خود فرماتے ہیں، میرے پاس حدیث کے صندوق بھرے ہوئے موجود ہیں گر میں نے ان میں سے تھوڑی ہی حدیثیں نکالی ہیں جن سے لوگ نفع اندوز ہوں۔" وہ جو حدیث پیش کرتے ہیں بقول امام بخاری کے استاد علی بن جعد جو ہری کے۔۔۔۔

امام ابو حنیفه رضی الله تعالی عنه جب بھی حدیث پیش کرتے ہیں توموتی کی طرح آبدار ہوتی ہے۔ ''

امام ابو حنیفہ علم حدیث کے ماہر نتھے اور مجتہد وفت تھے۔ بقول شاطبتی (م <u>۴۹۰ھ / ۱۳۸۸</u>ء) اجتہاد صرف اس مخص کو حاصل ہو تاہے جو دوخوبیوں سے متصف ہو:۔

(۱) ایک بیر کد پوری شریعت کے مقاصد کو سمجھتا ہو۔ (۲) دوسرے بید کہ مسائل نکالنے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔ اور

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بیہ قدرت در جہ کمال تک پہنچی ہوئی تھی اور بیہ سلیقہ انہوں نے حدیث ہی سے سیکھا تھا۔ حضورِ انور ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیاس اور رائے کاسلیقہ سکھایا۔

ایک مخض نے عرض کیا کہ بہن نے تج کی نذرمانی تھی وہ مرگئ 'آیااس کی طرف سے جج کرایاجائے یانہیں؟ فرمایااگراس پر قرض ہو تا تواداکر تایانہیں؟عرض کیاہاں۔ فرمایا تواداکر۔خداکاحق زیادہ ہے۔ ''آپ نے فوراً تھم صادر نہ فرمایا، بلکہ قیاس کاسلیقہ بتاکر تھم صادر فرمایا۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار نے کھاہے کہ امام ابو حنیفہ نے نوے ہزار سے زیادہ مسائل بینسیف سے سنا

امام ابو حنیفہ رسی اللہ تعالیٰ عنہ اہل صدق میں سے نتھے اور ان پر مجھی جھوٹ کا الزام نہیں لگایا گیا۔ "'' جب ڈنیوی اُمور میں جھوٹ کا الزام نہیں لگایا گیا تو پٹی اُمور میں جھوٹ کا و قوع عقل سلیم سے بہت بعید ہے۔

99_مناقب الموفق،ج٢ص٩٩ / ١٠٠-جامع المسانيد،ج٢ص٣٠ / ١٠١-شاطبتی،الموفقات،ج اص٣٣ ١٠٢-منصور علی، هنج المتين، گوجرانواله،ص ٢٨، بحواله بخاری دمسلم / ١٠٣- دائره معارف اسلامیه ١٠٣- کتاب الستغنا،ص ٩٤ه امام ابو حنیفہ نے مدینہ منورہ میں حضرت باقررشی اللہ تعالی عنہ (م ۱۱ اله مرح میں اللہ تعالی عنہ (م ۱۳۱۰) کی زیارت کی۔ انہوں نے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا، ایک مدت آپ کی خدمت میں حاضر رہے، آپ کے صاحبز ادے حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ (م ۲۸٪ اله مرح اله میں اللہ عنہ عمر منصے ہیں امام ابو حقیقہ خاند ابن نبوت سے فیض یافتہ ہوئے۔ امام ابو حقیقہ نے ۱۱ یا ۲۰ صحابہ کی مثلاً حضرت انس بن مالک، حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو طفیل عامر بن واشلہ، حضرت عبد اللہ بن اوئی رضی اللہ منم وغیرہ و غیرہ۔

حرم شریف میں صحابی ُرسول حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ (م<u>۲۹ ہے / ۱۳ ہے) کے درسِ حدیث میں</u> شریک ہوئے اور ان کو بیہ کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیہ فرماتے ہوئے سناہے کہ جس شخص نے اللہ کے دین کی سممل سمجھ اور اس کا عمل حاصل کیا تو اللہ تعالی اس کیلئے کا فی ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں کا اس کو گمان مجمی نہ ہوگا۔ ^{۱۰۵}

مشہور حدیث طلب العلم فر<mark>ہیضة علی ڪل مسلم' امام ابو حنیفہ ر</mark>ضیاللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ^{۱۰۲} امام ابو حنیفہ نے حدیث کی طرف توجہ دی۔ اس وقت تک انفراوی مجموعوں کے علاوہ صحابہ اور تابعین کو اسادیہ ہے نہ آئی او تخص

امام ابو حنیفہ نے بکثرت محدثین سے حدیثیں ساعت فرمائیں جن میں بعض صحابی بھی تھے اور اکثر تابعین میں سے تھے۔ کو فہ کے علاوہ بھر ہمیں حضرت قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخصیل حدیث فرمائی۔ جنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث روایت کیں۔ بھر ہ بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آباد کر ایا سیہ شہر بھی وسعت علم اور اشاعت بعدیث کے لحاظ سے کو فہ کا ہم پلا رہا۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے لپنی مر ویات کو کتاب الآثار کے نام سے مد قان فرمایالیکن امام مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے حدیث کا پہلا مرتب و منظم مجموعہ مؤطا کے نام سے مذون فرمایا پھر ان کے شاگر دشہاب زہری نے سند کے ساتھ جمع و نظم کے ساتھ تذوین حدیث کی بنیاو ڈالی۔ اس کے بعد امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، این ماجہ، امام تر مذی وغیرہ نے کتب واحادیث مرتب کیں۔لیکن کتاب و سنت سے مسائل کے استخراج اور علم شریعت کی کتب وابواب کے

۵۰۱_مندامام اعظم ،لا بور،ص۳۷

١٠١ - جلال الدين سيوطي، تبيين الصحيفه، بحواله سعيدي، ص٧-٩

ساتھ با قاعدہ تدوین کی خدمت میں امام ابو حنیفہ پر کوئی سبقت نہیں رکھتا۔ ^{۷۰} امام ابو حنیفہ نے مدینہ منورہ اور مکہ کرمہ جاکر تخصیل حدیث فرمائی۔ مکه معظمہ میں مشہور تابعی عطابن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م <u>19 مرسم ہے</u>) اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م 14 ھ / 144ء) کے شاگر د عکرمہ (م ہوا ھ / ۲۲۴ء) سے مخصیل حدیث فرمائی جنہوں نے حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنباسے احادیث ساعت فرمائی تخییں۔

اموی سلطنت کے آخری دورِ حکومت میں ظلم وستم کی وجہ سے امام ابو حنیفہ مکہ روانہ ہوئے اور وہاں مسااھ / سرم انجوسے م السور مره على على من المار ١٠٨

قیام مکہ کے زمانے میں محدث یاسین زیات نے اعلان فرمایا، امام ابوحنیفہ کے بال آیا جایا کرد کیونکہ ایسا آدمی بتانے کیلئے نہیں ملے گا۔اگر اس مخص کو تم نے کھو دیاتو علم کی بہت بڑی مقد ار کھو دی۔

چنانچہ محدث عبد الله بن مبارک (م ا ۱ ا م ا م ا ع ا ع ع ع ع عب میں لوگوں کے جوم اور محدثین و فقہاء کے در میان

امام ابو حنیفدر منی الله تعالیٰ عنه کو فتوے دیتے دیکھا۔ " کمہ مکرمہ بیس آپ کی قیام گاہ پر اصحابِ صفہ اصحاب حدیث کا ہجوم ہو گیا۔"" امام لیث (م سرم او کرد) مکه مکرمه حاضر جوئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ کی زیارت کیلئے لوگ ٹوٹ پڑ رہے ہیں۔""

ابو حنیفہ تابعین میں سے تھے۔"" ابن سعد (م وسم ہے / ۵۔۱۹۳۴ء) نے آپ کو تابعین کے طبقہ پنجم میں شامل کیا ہے۔""

مدینہ منورہ میں حضرت میموند رضی اللہ تعالی عنها (م ای ھ / اے اے) کے خادم سلیمان اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عند کے پوتے حضرت سالم بن عبد الله (م بن إه / ٢٠٠٧ء) سے احادیث ساعت فرمائیں۔ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار اشخاص سے حدیثیں

روایت کیں۔ابوحنیفہ کے اکثر اساتذہ تابعین میں تنے۔امام ابو حنیفہ نے بیٹار محدثین سے احادیث کا ذخیرہ حاصل کرکے یک جاکیا پھراس پر فقہ کی بنیاد رکھی۔ اس زمانے میں کتاب و کتابت اتنی عام نہ تھی اس لئے اندازہ لگایاجا سکتاہے کہ احادیث کے جمع کرنے

میں آپ نے کتنی مشقت بر داشت کی ہو گی اور کتنی محنت کی ہو گی!

٤٠٠ ـ سيوطى، تبيين الصحيفه على مناقب الإمام اعظم ابوحنيفه، بحواله ابن ماجه، عبد الرشيد نعماني، علم حديث، ١٥٨ ـ ١٢١

۸ • ار ابوز هره، حیات امام ابو حنیفه (ترجمه اردوحریری) فیصل آباد ۱۹۸م، ص ۲۷

9+ا_صدرالائمه،جاص۳۸ / ۱۰ا_صدرالائمه،جاص۵۵ / ۱۱۱_مقدمه اعلاءالسنن،ص۲۲

۱۲ ارمنا قب ابو حنیفه للذهبی، ص ۲۲ / ۱۳ اراین ندیم، ص ۲۰۱ / ۱۱۳ دائره معارف اسلامیه، ص ۸۸۳

المام ابو حنیفہ نے حدیث کی طرف اس لئے توجہ فرمائی کہ قرآن کے تھم کے مطابق حدیث فقہ کی بنیاد ہے، حدیث تالع قر آن اور شارح قر آن ہے، قر آن کاعلم بھی ہمیں حدیث ہی ہے ملتاہے ورنہ قر آن کی معرفت کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔حدیث سے ا نکار حقیقت میں قر آن ہے انکار ہے کسی مسلمان ہے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ ریہ جر اُت کرے۔

حضورِ اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم كى حياتِ ظاہرى ميں صحابہ كرام عيبم الرضوان آپ سے مسائل يوچھ لياكرتے تھے۔ پر دہ فرمانے کے بعد ممتاز صحابہ کرام سے باتی صحابہ مسئلہ پوچھتے۔ جب وہ بھی اُٹھنے لگے تو اللہ نے اپنے کرم سے امام ابو حنیفہ کو بھیجا

جن کے متعلق قرآن وحدیث میں پہلے ہی پیش کوئی کر دی گئی تھی۔ آپ نے بھھری ہوئی احادیث کو جمع کیا منتشر فیصلوں کو مرتب کیا اور خو د قر آن وحدیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں ہز اروں فیصلے کئے۔ان فیصلوں کونہ ماننااور من مانی پر عمل کرناعجائبات عالم میں سے

ا یک عجوبہ ہے۔ ہم تواشخ مجبور ہیں کہ نصاب تعلیم مدوّن ہوتے ہوئے اور بآسانی دستیاب ہونے کے باوجو د استاد وراہبر کی ضر ورت رہتی ہے۔ جب نصاب ہی مذون نہ ہو تو ہماری پریشانی کا کیا عالم ہو گا؟ امام ابو حنیفہ نے خود محنت کی اور ہم کو پریشانی سے نجات

> عطا فرمائی۔اصول اجتہاد واستنباط وضع کئے پھران کی روشن میں مسائل کے حل تلاش کئے۔مثلاً الله على مسلد كاحل كتاب الله على الله على الله على الله على الموالي الموجاتي توفيعله كردياجا تانا كام كي صورت مين

سنت رسول الثداور حدیث رسول (صلی الله تعالی علیه وسلم) سے مسئلہ کاحل تلاش کیا جاتا، حل مل جاتا تو فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

اللہ ہے۔ ناکامی کی صورت میں اہل فتوی صحابہ اور فقہاء تابعین کے فیصلوں اور اقوال کو دیکھا جاتا اگر حل مل جاتاتو فیصلہ کر دیا جاتا

ٹاکامی کی صورت میں عہد نبوی،عہد صحابہ،عہد تابعین کے مختلف فیصلوں کی روشنی میں قیاس کیا جا تا اور اس پر فیصلہ کر دیا جا تا۔

استحسان (قیاس تفی) اس کامر او قلیبانه بصیرت ہے۔

عرف وه دانج طریقه جس کی طرف بند گان خداقدر تا مائل مول ۔

بہر حال مندرجہ بالا اصولوں سے بعد کے تمام مجتبدین نے استادہ کیا مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل۔ امام شافعی نے تو یہاں تک فرمایا کہ سارے فقہاء ابو حنیفہ کی عیال (اولاد معنوی) ہیں۔¹¹

۱۱۵۔حضرت مجد د الف ٹانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، عجب معاملہ ہے کہ امام ابو حنیفہ سنت کی پیروی میں سب سے پیش پیش ہیں حتی کہ احادیث رسول کو

احادیث مند کی طرح متابعت کے لا کق جانتے ہیں اور ان کو اپنی رائے پر مقدم کرتے ہیں اور اس طرح صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر علیہ وعلیم

السلوة والتسليمات كى شرف صحبت كے باعث اپنى رائے پر مقدم ركھتے ہيں اور دوسروں كاحال ايسانيس - (فيخ احمد سر بندى، جلد ٢ مكتوب نمبر٥٥)

۱۷ ا۔ امام ابو حنیفہ خود فرماتے ہیں، جب کوئی مسکلہ نہ کتاب اللہ میں سلے نہ سنت ِرسول اللہ میں تو میں اقوالِ صحابہ کے

سامنے کسی کے قول کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا۔ (این عبد البر، الانتقا، صحبی محصانی، فلف التشریح فی الاسلام، ص ١٣٨) 211-مؤطاامام مالك مقدمه سعيدي، لاجور، ص ١٣٥،٣٣٨ توکیسے فیصلہ فرماؤگے؟ حضرت معاذبن جبل رض اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا، اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ حضرت معاذبن جبل رض اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا، رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنت سے۔ پھر آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں نہ پاؤ؟ حضرت معاذر شی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، میں لیکن رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک چنچنے میں کو تاہی نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے الن کے سینے کو تھیکا اور فرمایا، غداکا شکر کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مختص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ کے

نے حضرت معاذین جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کی طرف حاکم بناکر بھیجنا چاہاتو دریافت فرمایا، جب تمہمارے سامنے مقدمہ پیش ہو گا

ر بہ طریقنہ کار امام ابو حنیفہ کا من مانانہ تھا بلکہ اس حدیث پاک ہے اس کی تائید ہوتی ہے' جب حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ر سول کو نوش کرے۔ ۱۱۸ اس حدیث کو خوب یاد ر کھنا چاہئے اس حدیث کی رو سے فیصلہ کیلئے پہلے قر آن سے رجوع کیا جائے گا پھر احادیث سے

پھر بھی فیصلہ تک رسائی نہ ہوسکے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اجتہاد کیا جائے گا۔ اجتہاد کرنا پچوں کا تھیل نہیں اس کیلئے بڑے تدبر و تفکر اور بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔

مان بردن مع رائد ما السرم الأردا مع الأر

جارے دور میں بہت ہے ایسے مسائل سامنے آ رہے ہیں جن کا قر آن و حدیث میں واضح موجو د نہیں نہ اجماع صحابہ سے ثابت ہے اگر قیاس سے انکار کیا جائے تو پھر جدید مسائل کے حل کی صورت کی ہو گی؟ ہمارے علماء جدید مسائل کے بارے میں غور و فکر کرکے فتوے دے رہے ہیں سب ہی قبول کررہے ہیں کوئی نہیں کہتا کہ جب قر آن وحدیث میں اس کاجواب موجو د نہیں

تو آپِ قیاس کیوں کر رہے ہیں۔ قیاس کے بغیر جدید مسائل کا حل ممکن نہیں اسی لئے امام ابو حنیفہ نے لا پکل مسائل ہیں قر آن وحدیث کی روشن میں فیصلے سنائے جس کی تائید حدیث ہے ہور ہی ہے۔ جیسا کہ متنذ کرہ بالا حدیث پاک ہیں گزرا۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختص واحد کو قیاس کی اجازت مرحمت فرمائی گر امام ابو حنیفہ نے اس مقصد کیلئے ایک بورڈ تفکیل دیا جس ہیں

۱۱۸ ـ سنن ابو داؤد، لاجور، پاره ۲۳، حدیث ۱۹۲، ص ۸۸

الغرض امام ابو حنیفہ نے قیاس کیلئے نہا ہت ہی جزم واحتیاط سے کام لیا پھر قرآن و حدیث بیں پھیلے ہوئے اور اوامر و نواہی کو منظر و مر پوط فرمایا۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا، احکام کی شیر ازہ بندی کرکے ہمارے لئے بے حد آسانیاں پیدا فرمائیں۔ ہم اکثر اسمبلی کے ممبر ان اور عوام کو یہ شکایت کرتے سنتے ہیں کہ قانون سازی نہیں کی جاتی آرڈیننس نافذ کر دیئے جاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے قانون سازی کی 'آرڈیننس نافذ نہیں گئے۔ ہم ان مشکلات کا عملی طور پر تجربہ کر رہے ہیں۔ ہماری قانون ساز وہی ہے جس کا قرآن و حدیث سے کوئی تعلق نہیں، اس کا تعلق صرف خواہشوں سے ہے ایک کی خواہش یا متعدد لوگوں کی خواہشات پر ہونے والی قانون سازی بنتی بگڑتی رہتی ہے گر امام ابو حنیفہ نے تو وہ قانون سازی کی متعدد لوگوں کی خواہشات پر ہونے والی قانون سازی بنتی بگڑتی رہتی ہے گر امام ابو حنیفہ نے تو وہ قانون سازی کی جس کا دارد مدار و جی الی پر تھااور جس کیلئے اقبال نے کہاتھا ۔

خوب وناخوب عمل کی ہو گر واکیوں کر؟ گر حیات آپ نہ ہو شارح اسر ارحیات

امام ابو صنیفہ نے اسر ار حیات کی شرح کی اور فقہ حنفی کی صورت میں ایک عظیم قانون دیا۔ بقول ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، فقہ حنفی کی ہا قاعدہ تدوین کاسپر اامام عظم کے سرہے۔ اللہ

اصطلاح شریعت میں فقہ کی بیہ تعریف کی جاتی ہے ، فقہ شریعت کے ان فروعی احکام کو کہتے ہیں جو احکام مفصل دلا کل سے عاصل کئے جائیں۔ '''

فقہ کے چار مآخذ ہیں: پہلا قرآن ہے، دوسرا مآخذ سنتِ رسول، تیسرا مآخذ اجماع صحابہ، چوتھا مآخذ قیاس لیعنی کسی علت مشتر کہ کی وجہ سے دوسرے اُمور میں وہی تھم جاری کرنا۔ تدوین فقہ کا مقصد وحید بیہ تھا کہ عملی زندگی میں رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شریعت کے متقرق مسائل کو منظم و مرتب کردیا جائے اور اس کی ایسی فیصلہ کن حیثیت متعین کردی جائے جن پر مسلمان سہولت کے ساتھ کماحقہ عمل کر سکیں۔

نہ صرف وہ مسائل جو اس زمانے میں پیش آئے بلکہ ان مسائل کاحل بھی تجویز کر دیاجائے جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔ امام ابو حنیفہ خود فرماتے ہیں، اہل علم کو چاہیے کہ جن باتوں میں لوگوں کے مبتلا ہونے کا امکان ہے ان پر غور و فکر کریں تاکہ اگر وہ کسی وفت و قوع پذیر ہوں تولوگوں کیلیے نئی اور انو تھی بات نہ ہو۔ اللا

١٢١_ الموفق كمي: مناقب الامام ابي حنيفه، حيدر آباد د كن، ج اص ١٧٠

۱۱۹-ما به نامه تور اسلام ، امام ابوحنیفه نمبر ، ص ۱۲۸

١٢٠ ـ علا دَالدين حسك في: الدر المختار شرح تنوير الابصار ، حاشيه رد المختار ، ج اص٢٨٠٢ ، مطبوعه كوسط

امام ابو حنیفہ نے اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک بورڈ تشکیل دیا جن میں چالیس ممتاز حضرات شریک تھے۔ من جملہ ان کے بیہ حضرات بھی تھے: ابو یوسف، زفر، اسد بن عمرو، عافیۃ الوردی، قاسم بن معن، علی بن مسہر، مہر بن علی، مندل بن علی۔ اللہ مندل بن علی۔ ملا علیہ مشورے کیلئے مسائل کواراکین کے سامنے رکھتے، بحث ومباحثہ ہوتا، مجھی اس بحث ومباحثہ میں

مہینہ بھریا اس سے زیادہ عرصہ گزر جاتا جب متفقہ طور پر کوئی تھم معلوم ہوجاتا تو امام ابو یوسف اسے اصول میں لکھ لیتے، یوں اصول مرتب ہوئے۔

یوں اصول مرتب ہوئے۔ امام ابو حنیفہ نے کبھی اینی رائے کو دوسروں پر مسلط نہ کیا، انہوں نے نہایت درجہ احتیاط سے کام لیا^{۱۳۳} اور حدیث کے

امام ابو حنیفہ نے مجھی اپنی رائے کو دوسروں پر مسلط نہ کیا، انہوں نے نہایت درجہ احتیاط سے کام لیا^{۱۳۳} اور حدیث کے مقالبے میں تو نہ اپنی اور نہ کسی اور کی رائے کو ترجیح دی بلکہ اس امکان کے پیش نظر کہ ایک ڈیڑھ صدی میں اسلام دور دور تک

پھیل چکاہے اور ذرائع حمل و نقل محدود ہیں ممکن ہے کہ کسی صحافی نے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد سناہو اوروہ دور دراز چلا گیا ہو اور وہ ارشاد آپ تک نہ پہنچاہو، آپ نے فرمایا کہ اگر بورڈ کے فیصلے کے خلاف کوئی صحح حدیث مل جائے تو پھر اس پر عمل کیا جائے

چلا کیا ہو اور وہ ارساد آپ تک نہ ہیچا ہو، آپ نے حرمایا کہ آخر بورد نے بیسے نے خلاف نوی میں حدیث ک جانے نو پھر آ اور وہی میر امذہب د مسلک ہے۔ '''ا

سب کو معلوم ہے کہ اسلام تدریجا کچیلا۔جوچیز بتدر تئے بڑھتی ہے مخلف مر احل میں اس کی شکل وصورت مخلف ہوتی ہے۔ اس لئے ایک ہی عمل کے متعلق متعد د احادیث ملتی ہیں جن میں ہم کو تعناد نظر آتا ہے۔اس صورت میں امام ابو حنیفہ اس حدیث کو لیتے ہیں جو حضور ملی اللہ تعالی علیہ دسلم کی آخری عمل کی نشائد ہی کرتی ہے اور اسکے مطابق حکم لگاتے ہیں۔فیصلہ کا یہی بہترین طریقہ ہے۔

اس بات کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔

۱۲۲_ تاریخ بغداد، چ۲۲ ص ۱۰۸ (خطیب بغدادی، م ۱۲۳هم/ ای وام)

۱۲۳ ـ موفق بن احر کمی (م ۱۲<u>۵ ه</u> / ۱<u>۲۷ م</u>اقب موفق، ج۲ص ۱۳۳۳ افغزی است نیست نیست می مراه می است.

١٢٣۔ احمد رضاخان: الفضل الموجبي في معانی اذا صح الحديث فهويذ جيء بريلي سلامياء۔ المينز ان الکبريٰ، ص ٧٥٨ مصر

باغبان نے آم کی قلم لگائی۔ یہ قلم ایک صاحب دیکھتے ہوئے گزر گئے۔ پھر وہ قلم پھوٹی، پتاِں شہناِں لگلیں۔
تیسرے صاحب یہ دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ پھر اس درخت میں اور آئے۔ چوشے صاحب یہ دیکھتے ہوئے چلے گئے۔
پھر اس درخت میں کیریاں نمودار ہوکیں۔ پانچویں صاحب یہ دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ پھر یہ کیریاں پک کرشاب و کھانے لگیں۔
چھنے صاحب یہ دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ ان سب لوگوں نے ایک ہی درخت کو مختلف او قات میں دیکھا۔ پہلے صاحب سے پوچھا آم کا درخت کیسا ہوتا ہے؟ جواب ملاء لکڑی کے ایک مکارے جیسا۔ دوسرے سے پوچھا تو جواب ملاء لکڑی کے مکڑے جیسا جس میں یہتیاں شہنیاں نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ تیسرے صاحب سے بوچھا جواب ملاء لکڑی کے مکڑے جیسا جس میں بیتیاں شہنیاں نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ تیسرے صاحب سے بوچھا جواب ملاء ایک تناور درخت۔ چوشتے سے دریافت کیا

س میں چیوں مہیوں موں ہوں ہوں ہیں۔ سرے ساسب سے پر چہ ہوہ ب مندہ بیت سور روست پروسے سے رویوں ہوگئی جھوٹی تو جواب ملاء ایک تناور در خت ہو تاہے جس میں بور ہو تاہے۔ پانچویں سے پوچھاتو جواب ملاء ایک تناور در خت میں جھوٹی جھوٹی کیریاں گئی ہوتی ہیں۔چھٹے سے پوچھاتو جواب ملا تناور در خت جوبڑے بڑے آموں سے لداہواہو تاہے۔

کیریاں می ہوئی ہیں۔ چھٹے سے پوچھاتوجو اب ملاتناور در خت جوبڑے بڑے انموں سے لداہو اہو تاہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا، سب کے بیان الگ الگ۔ گر سب سچے ہیں کوئی جھوٹا نہیں۔ لیکن بات اس کی زیادہ سچی ہے جس نے آموں سے لدے ہوئے در خت کو دیکھا پھر اگر کوئی ہیہ اصر ار کرے کہ نہیں اس کی بات سچی ہے جس نے بتایا تھا کہ

آم کا درخت لکڑی کے محکوے جیسا ہوتا ہے۔ کو بات سے ہے مگر یہ تدریجی منزلیں ہیں، یہ ابتدائی منزل کی بات ہے۔ یہ بات نہیں مانی جائے گی، سنی ضرور جائے گی تاکہ معلوم ہو کہ درخت کہاں سے کہاں تک پہنچا۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ان احادیث پر فیصلے سنائے جن سے بیہ ثابت ہو تا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر میں اس کام کو تمس طرح کیا۔ قول اور عمل بھی پھلتے پھولتے ہیں اس حقیقت کو فراموش نہ کرناچاہئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل ہی حق اور کیج ہے۔

ر بات ایک اور مثال سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ یہ بات ایک اور مثال سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ مثلاً رفع یدین کامسکلہ یعنی نماز میں رکوع میں جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے، سجدے میں جاتے، سجدہ سے اٹھتے، قیام کرتے،

قعدہ کرتے وونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یاکانوں تک لے جانا اور چھوڑ دینا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی حکمت کی وجہ سے کبھی رفع یدین فرمایا، پھر ترک کر دیا اب آخری عمل ترک رفع یدین تھا اسی پر عمل ہونا چاہیے۔ رفع یدین نماز کا اہم حصہ ہوتا تو قرآن میں ضرور ذکر ہوتا اور قرآن میں قیام، رکوع، سجود اور قعدہ کا ذکر ہے، رفع یدین کا کہیں ذکر نہیں اسی سے عقلند انسان شریعت کی منشاء سمجھ سکتا ہے۔

- پس تم کواللہ کی هنم اور اس علم کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس عمل کو مجھی ذکیل نہ کرنا۔
 - قضاکا عہدہ اس وفت تک ڈرست ہے جب تک قاضی کا ظاہر وباطن ایک ہو۔
- 🧇 تم میں جواس عہدے کو قبول کرے وہ اپنے اور عوام کے در میان رکاو ٹیس پیدانہ کرے۔
 - بر حاجت مند کی تم تک رسائی ہونی چاہئے۔
 - امیر وحاکم اگر مخلوقِ خدا کے ساتھ غلط رویہ اختیار کرے تواس سے باز پرس کرے۔

یہ ہدایات بڑی جاندار ہیں، ان کے پیچھے خلوص کا دریا موجزن ہے۔ آپ نے جو کہا' کرکے دکھایا۔ خلیفہ منصور (م <u>۱۵۸ ہے / ۲۷٪</u>ء) نے شریعت کے پردے میں من منانی منوانے کیلئے امام ابو حنیفہ کو قاضی و جج بنانا چاہا، آپ اس کی نیت بھانپ گئے، انکار کردیا، قید ہوئے ۲۳ اے / ۱۲٪ء۔ ۱۳۲ خلیفہ کی نیت کا حال سب پرروشن ہو گیا، اس قیدوبند میں مے اے کہ بے دمیں شہید ہوئے گر شریعت کی آن پر آ کچ نہ آنے دی۔ سجان اللہ!

١٢٥ له طاحظه فرمانين:

ارترندی شریف، جاص ۱۳۵ / ۲ این حزم ظاہری، انجلی، جسم ۱۸۸ / سر ابوداؤد، جاص ۱۲۵ / سرنسائی، جاص ۱۵۸ ۵ ابوداؤد، جاص ۱۰۹ / ۲ ابوداؤد، جاص ۱۲۷ / مرشرح معانی الآثار، جامی ۱۱۱ / ۸ عمدة القاری، ج۵ص ۲۷۲ ۵ مسلم ش مند معاص ۱۸۱

و مسلم شریف، ج اص ۱۸۱ ـ

مسلم شریف کی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کو 'زناب خیل سمس' یعنی پدے ہوئے گھوڑوں کی وموں سے تشبیہ دی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسسےنوانی الصلوٰۃ نماز میں سکون سے رہو۔ یعنی الوجلونہیں گھوڑے کی دموں کی طرح ہاتھوں کونہ ہلاؤ۔

• ا_ نصب الرابية ، ج اص ١٠ • ١٧

عبد الله بن مسعود رضی الله تغالی عند فرماتے ہیں، حضور صلی الله تغالی علیہ وسلم نے رفع یدین کیا تو ہم نے کیا، جب ترک فرمادیا ہم نے کبھی ترک کر دیا۔ (بدائع، جاص۲۰۷) کیساول گلٹااصول ہے!

١٢١_ مجم المصنفين، ج٢ص ٥٥ / ١٢١ - انسائيكوپيڈيا آف اسلام، ص٥٨٧

امام ابو حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے قابلِ رفتک حکمت عطافرمائی، جس کاذ کر حدیث میں بھی ہے۔<mark>'''</mark> سچ فرمایا اور حق فرمایا، رفتک

امام ابو حنیفہ نے زندگی کے ۵۲ سال اُموی خلافت اور ۱۸ سال عباسی دور میں بسر کئے۔ اسلام کی دو عظیم سلطنوں کو بذاتِ خود دیکھا مگر سیاست میں حصہ نہ لیا۔ جس کو حق جانا اس کی تائید فرمائی۔ بسااد قات سیاسی ذہن رکھنے نہ رکھنے والے حکمر ان ایسے عادلانہ فیصلوں کو بھی سیاست کے رنگ میں رنگا ہوا سمجھ کر اہل حق سے بد گمان ہوجاتے ہیں۔ شاید اس بات نے خلیفہ وقت کو ناراض کیااور اس نے آپ کو قید کیا۔

ہزار خوف ہولیکن زباں ہوول کی رفیق کی رہاہے ازل سے قلندروں کاطریق

بقول امام زہری وسال ہے کہ ہے وہیں امام جامعہ کو فہ کے اس مشہور علمی درسگاہ میں جلوہ افر وز ہوئے جو عبد اللہ بن مسعود کے زمانے شریم ہے با قاعدہ چلی آرہی تھی آپ نے فقہ کے ابواب پر مشتمل خصوصی لیکچر دیئے جو تلامذہ نے کتاب الآثار کے نام سے مدوّن کئے۔ بیہ دوسری صدی کے ربع ثانی کی تالیف ہے۔ امام محمد، امام ابو یوسف، امام زفر، امام حسن بن زیاد نے چار الگ الگ

مجموعے کے اسی نام سے مدون کئے میہ چالیس ہز ار حدیثوں کا انتخاب ہے۔ ^{۱۳۰}

کشف الظنون میں ان کتابوں کو امام سے منسوب کیا گیاہے۔

۲ کتاب العلم والمتعلم ا^{۱۳۱}

🚄 كتاب الفقه الأكبر 🚩

🗸 ڪتاب الوصايا

تذکرۃ المحدثین (سعیدی) میں کتاب المقصود اور کتاب الاوسط کو بھی ان کی طرف منسوب کیا گیاہے۔ سیا امام اعظم ابو حنیفہ درس کے وقت جو احادیث بیان فرماتے ان کے شاگر د بالخصوص قاضی ابو بوسف، محمہ بن حسن شیبانی، ز فربن ہندیل، حسن بن زیاد وغیر ہ الن روایات کوصیغہ کے مثن ااور اھیدونا کے ساتھ تحریر میں لاتے۔

۲۸ ا_ بخاری شریف، لابور ۱۹۹۱ء، ۲۵ پاپ۷۳ ا، ص ۷۹۷ / ۱۲۹ - بخاری شریف، ص ۷۹۷ / ۱۳۰۰ زبری، ص ۳۹۳

ا١١- كشف الظنون، ج٢ص ١٣٨ / ١٣١- كشف الظنون، ج٢ص ١٢٨ / ١٣١ علام رسول سعيدى، تذكره المحدثين، ص٢٥

امام اعظم نے احادیث املا کرانے کے بعد مجموعہ کا نام کتاب الآثار رکھا۔ تلافہ ہونکہ کثیر نتھے اس لئے اس نام کے کئی مجموعے ہیں' مشہور چار ہوئے۔

> (۱) كتاب الآثار (بروايت ابويوسف) (۲) كتاب الآثار (بروايت حسن بن زياد) (۳) كتاب الآثار (بروايت محمه) (۴) كتاب الآثار (بروايت زفر بن بذيل)

زیادہ شہرت امام محمد کے نسخے کو ہوئی کتاب الآثار ہیں امام اعظم نے جن جن شیوخ سے احادیث کو روایت کیا بعد میں لوگوں نے ہر ایک شیخ کی مرویات کو الگ الگ کرکے مسانید کو ترتیب دیا اور ہر شیخ کی مرویات الگ الگ ایک کتاب کی صورت میں جمع ہو گئیں۔بعد میں مندامام اعظم کے نام سے مشہور ہو گئیں۔

دائرة معارف اسلاميه بيس ايك رساله الروعلى القدربير كانام ملتاب-

شأكر دان امام ابو حنيفه.:

ا۔ آپ کے ایک ہزار شاگر د ہوئے چالیس بلندیا یہ مجتند۔ ۲۔ امام کے تلامذہ کی تعداد چار ہزار ہے جن میں چالیس مصنفین ہیں۔ ^{۱۳۳}

امام کے تلامدہ جنہوں نے فقد حنفی نقل کیا:۔

ا۔ قاضی ابو پوسف۔۔۔ ابن عدین نے الفہرست میں ابو پوسف کی ۱۳ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ۲۔ امام محمد بن حسن ۔۔۔ امام ابو حنیفہ سے پڑھا، پیکیل ابو پوسف سے فرمائی۔

استاد ابوزہرہ نے امام محمد کی ان کتابوں کاذکر کیاہے ، المبسوط ، الزیادات ، الجامع الصغیر ، الجامع الکبیر ، السیر الصغیر ، السیر الکبیر۔ آپ کے شاگر دوں میں امام ابو یوسف اور امام محمد نہایت ہی ممتاز ہوئے ہیں۔ ان کو شیخین کہا جاتا ہے۔ فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت میں دونوں نے اہم کارنا ہے انجام دیئے ہیں۔

> سے زفر بن ہذیل ۔ ابن ندیم نے ان کی فقہ حنفی میں 9 کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ۴ ۔ داؤد الطائی (م 19 ھے / الانے ء) ۵۔ اسد بن عمر (م ۲۰ اِھ / ۲۰۸۰ء) شاید ان شاگر دول میں تابعین بھی ہول ۔

١٣٧- الجوابر المضيه، ج اص ١٣٠

مندرجہ ذیل حضرات نے فقہ حنفی کی زبان و قلم سے نشرواشاعت کی:۔ ا عیسی بن آیان (م ۲۲۰ م ۱۳۵۸) تعداد تصانیف(۵عدد) ۲- فحرين ساعد (م٢٢٣٥ /٨-٤٣٠٠) تعداد تصانیف (۳عدد) ٣-بلال بن يجي بعرى (م٥٣٦ه/٥٥٩) تعداد تصانيف (سعدو) ٧- احدين عرين مير (م ١٢١٥ /٥-١١٨٠) تعداد تصانیف (۱۳عدو) (-gmy/-my) تعداد تصانیف (۲اعدو) ۵۔اجرین محر ہدیة العار فین میں بیر کتابیں امام محمد بن حسن (تلمیذ ابو حنیف) کی تصانیف میں شار کی گئی ہیں:۔ ا_الاحتجاج على مالك ٢- الاكتباب في الرزق سرعقا كدالشيبانيه مهركتاب الاصل في الفروع ۵_كتاب الأكراه ٧_ کتاب الحيل ۷-كتاب السحيات ٨- كتاب الشروط و-كتاب الكب • ا_كتاب النوادر اا_الكيبانيات ۲ارمناسک الج الارتوادر العيام ۱۳۳ - الهارو نیات ^{۱۳۵}

۳۵ - بدیة العار فین بن اص۸

(6) امام ابو حنیفه ٔ قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآن کریم غیبی خبروں سے مجمرا ہوا ہے، واقعات و حاوثات کی خبریں، شخصیات کی خبریں، ماضی کی خبریں، ماضی کی خبریں، مستقبل کی خبریں، اللہ نے اپنے کرم سے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مجھی علوم غیبیہ سے سر فراز فرمایا، اللہ احادیث شریفہ مجھی غیبی کی خبروں سے معمور ہیں۔ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہونے گئی:۔

> هوالذى بعث في الامنن رسولا منهم يتلوا عليهم الته ويؤكيهم ويعلمهم الكثب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلل مبين واخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم

و بی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کاعلم عطا کرتے ہیں اور بیٹک وہ اس سے پہلے کھلی گمر ابی میں شے اور ان میں سے اور وں کو (پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں) جو ان اگلوں سے نہ ملے اور و ہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیہ آئینیں سنیں عمر ایک بات سمجھ میں نہ آئی اور وہ بیہ کہ مستقل کے وہ کون لوگ ہیں جن کو آپ پاک کرتے اور علم و حکمت عطافر ماتے ہیں، جنہوں نے انجی تک شر فِ زیارت حاصل نہ کیا' بیہ اشارہ کس طرف ہے؟ ول ہی دل میں سوچ رہے تھے، آخر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:۔

بإر سول الله ملى الله تعالى عليه وسلم! وه كون حصر ات بين؟

بات راز کی تھی۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اب عنایت نہ قرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند نے پھر سوال کیا ، بار سول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! وہ کون حضر ات ہیں ؟ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اب عنایت نہ فرما یا ، خاموش رہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر سوال کیا، پار سول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! وہ کون حضرات ہیں؟ 🔫

١٣٧ - قر آن عكيم ، سورة جعد ، آيت نمبر ٣٠٢

٢٣٠١- احدين محد الصديق الغماري الحني، اسلام اور عصري ايجادات (ترجمه اردواحد ميان بركاتي) مطبوعه لا بور- ١٩٨٠م

۱۳۸ قر آن حکیم ، سورهٔ جمعه ، آیت نمبر ۳،۲

۱۳۹ - بخارى شريف، لا بور ١٩٩١م - ٢٥ ص ١٩٤٣ - حديث نمبر ٨٨٩

تبسری مرتبہ سوال کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستغیل سے پر دہ اُٹھا یا اور وہ راز بتادیا۔ حضرت سلمان فارسی ر منی الله تعالی عند (م ۱۹۳۷ه / ۱۵۳ م یا ۱۹۵۳ م ۱ ۱۹۲۶م) بھی بھی جیسے ہوئے تھے۔ حضورِ انور صلی الله تعالی علیه وسلم نے اپناوست مبارک حضرت سلمان فاری رضی اللہ عنہ کے شانے پر ر کھ کر فرمایا، "" اگر ایمان ٹریا کے قریب بھی ہو تو ان میں سے پچھے لوگ یا ایک مختص

اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔ اس

یہ وہی لوگ ہوں گے یاوہی مخض ہو گاجو اگلوں سے نہ ملا مگر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے علم و تحکمت بھی عطا فرمایا

یہ تھلی بشارت ہے، اس میں کوئی راز نہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عند کی طرح حضرت امام ابو حنیفہ اہلِ فارس سے تھے۔ ^{۱۳۲}جن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اہل ہیت سے فرما یا۔ ^{۱۳۳}ان کے اجد او کا تعلق فارس سے تھا، آپ کے پر دادا کا

نام مر زبان تھااور حصرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واوا کا نام شخسان ، ممکن ہے کہ ان کی رشتہ داریاں بھی ہوں مگر اتناضر ور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صاحب محمت آنے والے مخص کیلئے رہے پیش کوئی فرمائی کہ وہ ملک فارس سے ہو گا۔

بخاری شریف کے علاوہ مسلم شریف میں بھی ایک حدیث ملتی ہے، اگر ایمان شریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس میں سے ایک مخص اس مدتک پینی جائے گا اور اس کو حاصل کرلے گا۔

* ۱۳- محمد على الصابوني، صفوت التفامير ، جزء ۱۸ ، بيروت، ص ۵۱

۱۵۱ - بخاری شریف، حدیث نمبر ۸۸۹ - تبییل الصحیفه، ص۵ - خیرات الحسان، ص۱۳ – ۱۵ – الدر المنتور، ۲۵ ص۱۱۵ – تغییر خازن، ۳۶ ص۲۲۳ –

تفسير مظهري، ج9ص ٢٧٥ روح المعاني، ج٠ اص ٨٨، تفسير ابن كثير ،ج٣ ص ١٣٣ تفسير ابن جرير، ج٢ اص ٦٢

۳۲ ارالتعلیقات علی المناقب، ص۸، بحواله زهری، ص ۲۱

۱۳۳۳ - زید ابوالحن، قاروتی، سواخے بے بہائے امام اعظم ابو حنیفہ ، لاہور <u>۹۹۳ ، ص ۵</u>۵، بحوالہ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۳۲ مسلم شريف، ص ۵۹ (موره۱۲۳) حضرت ابوہریرہ رمنی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہار ہار سوال پر حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاموش رہنا اس بات کی طرف اشارہ کر تاہے کہ آپ تھم البی کے منتظر تنصے کہ

و ما ينطق عن الهوى أن هو الا وحى يوحى الله

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی انہیں کی جاتی ہے۔

جب تھم النی ہواار شاد فرمایااور اس آبیہ کریمہ کے رازے پر دہ اُٹھایا۔ بیہ بھی معلوم ہو تاہے کہ امام ابو حنیفہ 'حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض یافتہ بیں ، ان کو آپ نے پاک فرمایا ، ان کو آپ نے علم و حکمت سکھائی۔ قرآن کہہ رہاہے ، بچ کہہ رہاہے۔ ووسری احادیث میں بھی امام ابو حنیفہ کے اشارے ملتے ہیں۔ ایسا

جلال الدين سيوطى في اس حديث ك بارے بيس فرمايا: عام

هذا اصل صحيح يعتبد عليه في البشارة بأب حنيفة رض الله تعالى عنه

شاہ ولی اللہ نے بھی اس حدیث سے ابو حنیفہ ہی مر اد کتے ہیں۔

ب شک امام ابو حنیفہ ہی اس حدیث کے مصداق ہیں اور قر آن تحکیم کے مطابق آپ فیض یافتہ جناب رسالت مآب ملی اللہ تعالی علیہ و سلم ہیں، جو بھی امام ابو حنیفہ کے علم و حکمت سے فیض یاب ہو گاوہ یقینا حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فیض و علم و حکمت سے فیض یاب ہو گاوہ یقینا حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فیض و علم و حکمت سے فیض یاب ہو گا اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علی نبیدنا و علیہ الساؤۃ والسلام تشریف لا تھی گئی گئی سے اور اسی و نبیدن و علیہ ہم کو ملاہے، جس پر حضرت ابرا جیم علیہ السلام اسی و نبید و علم سلی اللہ تعالی علیہ و مسلم چلے احد السلام اللہ تعالی علیہ و مسلم اللہ تعالی علیہ و مسلم چلے اور اب ہم اور آپ چل رہے اور اس اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتارہے گا۔ (اِن شاء اللہ تعالی عد چلے، جس پر اکابر اُمت چلے اور اب ہم اور آپ چل رہے جی اور دے جی اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتارہے گا۔ (اِن شاء اللہ تعالی)

۱۳۵ قر آن حکیم، سوره جم، آیت نمبر ۱۳۸

۱۳۷۱ ـ (الف) مشكلوة شريف، لا بهور، كتاب المناقب، باب جامع المناقب، حديث نمبر ١٥ ص ٢٧١ (ب) الخيرات الحسان، مقدمه ثالثه، ص١٥ ١٣٧ ـ الخيرات الحسان، ص١٣ ـ ١٥

۱۳۸_شاه ولی الله ، مکتوبات شریف، ص۲۱

۱۳۹ - فیخ احمد سر چندی، مکتوبات شریف، ج۲، مکتوب نمبر ۱۷

۱۵۰ قرآن تحکیم، سورهٔ آل عمران، آیت نمبر ۹۰ نساء، آیت نمبر ۱۲۵ و محل، آیت نمبر ۱۲۳ و آل عمران، آیت نمبر ۲۷

ا ۱۵ ـ قر آن حکیم، سورهٔ فحل، آیت نمبر ۱۲۳

اس لئے امام طحطاوی (اسم سے معابق معابق اس کے مطابق امام

ابا حنيفة النعبان من اعظم المعجزات بعد القرآن

ابنِ حجر تھیںتی (<u>249ھ / ۲۔ 104ء) نے</u> اس صدیث پر بحث کرتے ہوئے فرمایا، اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھلا معجزہ ہے آپ نے ہونے والی بات کا پتا دیا۔ ^{سما}

تاریخ اسلام اور تاریخ مذاهب عالم پر نظر رکھنے والے اس کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔امام ابو حنیفہ کو بیہ بھی فخر حاصل ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ سے بھی براوراست حدیث کی ساعت کی ہے چنانچہ مشہور حدیث:

> طلب العلم فريضة على كل مسلم علم كاحاصل كرنابر مسلمان پر فرض ہے۔

امام ابو حنیفہ نے صحابی کر سول حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ کی شان کا انداز محدث کمیر حضرت عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ / کے 24ء) کے اس ارشاد سے ہو تاہے: ۱۵۳

لقد زأن البلاد ومن عليها امام البسلبين ابوحنيفة

امام المسلمين ابو حنيفه نے شہر ول کو زينت بخشی اور شهر ول ميں بسنے والوں پر احسان کيا۔ عبد الوہاب شعر انی (م ٣٢٥ع م ١٥٤٥ع) نے ميز ان الشريعہ ميں فرمايا:

وقد من الله تعالى على ببطالعة مسانيد الامام إلى حنيقة الثلاثة الم

۱۵۲_ور مخار، دیلی، ص۳۵

۱۵۳- محمر على صديقى، امام اعظم اور علم الحديث، لا بهور <u>اا 19</u>ء، ص ۱۲۹، يحواله خير ات الحسان، ص ۲ ۱۵۴- جلال الدين سيوطى، يبيض الصحيفه

۵۵ ـ عبد القيوم حقاني، د فاع امام ابو حنيفه ، لا بور ۸ <u>۴ م می ۱</u>۵۰ می ۱۳۹ ، بحواله اخبار ابی خليفه اجميری

١٥٧ - عبد الوباب شعر اني، ميز ان شريعة الكبري، ج اص ٢٨

(7) امام ابو حنیفه متقدمین و متاخرین کی نظر میں

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ان کے معاصرین، ہم سبق، قریب العہد، فضلاء، بعد کے علماء مشاکُخ اور ماہرین نے بہترین آراء کا اظہار فرمایا ہے، ان آراء کی روشن میں بھی امام ابو حنیفہ کے مقام و مرتبہ کا تغین کیا جاسکتا ہے۔

مثلاً حضرت امام مالک رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں ، بخد امیں نے ان جبیبا کوئی نہیں دیکھا۔ <mark>۱۵۵</mark>

حضرت امام شافعی رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں، تمام لوگ فقہ میں حضرت ابو حنیفہ کے مختاج ہیں۔

حضرت امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ابو حنیفہ زہد و تقویٰ اور اختیار آخرت میں ایسے مقام پر فائز تھے جے کوئی دوسراحاصل نہیں کرسکتا۔ ۱۵۹

آپ کے ہم سبق معاصرین کرام فرماتے ہیں، ہم نے ابو حنیفہ کے ساتھ علم حدیث حاصل کیاتو وہ ہم پر غالب رہے۔ زہد اختیار کیاتو پھر بھی وہی سبقت لے گئے اور ان کے ساتھ فقہ حاصل کیاتو ان کا کمال تمہارے سامنے ہے۔ ^{۱۱۰}

امام ابو حنیفہ کے شاگر در شیر امام ابو یوسف نے خلیفہ ہارون الرشید کے استفسار پر امام ابو حنیفہ کے یہ فضائل بیان کئے:۔ نہایت پر بیز گاریتے / منہیات سے بچتے تھے / کسی کے آھے حاجت نہ لے جاتے / اہل و نیاسے احز از کرتے۔ و نیاوی جاہ وعزت کو حقیر سمجھتے / غیبت سے بہت بچتے تھے / مال کی طرح علم صَرف کرنے میں بڑے فیاض تھے۔

اکثرچپ رہتے اور سوچتے رہتے۔ کوئی مسئلہ پوچھتا، معلوم ہو تاتوجواب دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

یہ فضائل و کمالات آج علماء میں کم یاب ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے کمالات ان کی اولا دمیں منتقل ہوگئے تھے، آپ کے پوتے اساعیل بن حماد کو مامون الرشید نے عہد ہ قضا پر مامور فرمایا جب فارغ ہو کر بھرے سے چلے تو مشایعت کیلئے سارا شہر اُنڈ آیا۔ یہ ان کی سیرت و کر دار کی کرامت تھی۔ آج کوئی نج جب ریٹائر ہو کر چلے تولوگ من کی چاہت سے اسطرح مشایعت کیلئے نہیں چلتے۔

۵۵۱-الزر کلی،الاعلام،ج٥ص۵

۱۵۸_اینا،جوس۵

۱۵۹_ایشآن وص۵

١٦٠ - منتس الدين ابوعبد الله ذهبي، منا قب ابي حنيفه، مصر، ص٢٤

الاا۔ ابوالحن زیدفاروتی ، سوائے بے بہائے امام اعظم ، لاہور اوواء، ص ۲۷ (طفعا)

قریب العبد محدثین میں امام و شمیع علیہ الرحمۃ (م <u>۱۹۷</u>ه / ۱۱۸ء) فرماتے ہیں، حدیث میں جیسی احتیاط ابی حنیفہ کے ہاں ویکھی وہ کسی دوسرے میں نہ پائی گئی۔ ۱۲۲ :

انہیں امام و کیجے علیہ الرحمۃ سے کسی نے کہا' ابو حنیفہ سے غلطی ہوگئ۔ آپ نے جو پچھ فرمایا اس سے امام ابو حنیفہ کے کمال تذہر و ذہانت کا اندازہ ہو تا ہے۔ آپ نے فرمایا، ابو ذر ابو یوسف ماہرین قیاس' کیجیٰ بن زائدہ، حفص بن غیاث حبان اور بذل جیسے حفاظِ حدیث' قاسم بن معن جیساماہر لغت اوب عربی' ابو داؤد طائی، فضیل بن عیاض جیسے صاحبان زہد و ورع ان کے ہم مجلس ہوں توکیسے فلطی کر سکتے ہیں؟ ۱۹۳۳

مطلب بیہ تفاکہ امام ابو حنیفہ احادیث کی روشنی میں تن تنہا فیطے نہیں کرلیاکرتے تنے بلکہ انہوں نے احادیث پر غور دعوض اور ان کے احکام اخذ کرنے کیلئے ایسی جماعت مقرر کرر تھی تھی جس میں ماہرین حدیث بھی تنے، ماہرین لغت وادب عربی بھی تنے، ماہرین قیاس بھی تنے اور صاحبان زید دورع بھی تنے۔ آج اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا ان نعتوں سے محروم ہے، اس کے جذبہ اجتہاد سے خود سری کی بو آتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے ہم عصر اور خوشہ چیں عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں، یوں نہ کھو کہ بیہ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے بلکہ یوں کھو کہ بیہ حدیث کی تفسیر ہے۔ ۱۹۳

امام زفر بن ہذیل فرماتے ہیں، اکابرین محدثین زکریابن ابوزائد (م۸۷اھ / ۴۲۵ء)، عبد الملک بن ابوسلیمان (م ۴۵اھ / ۱۹۵۷ء)، لیٹ بن ابی سلیم (م ۱۲۳س)ھ / ۱۲۶ء)، مطرب بن ظریف (م ۱۳۳س)ھ / ۴۵۱ء)، احصین بن عبد الرحمٰن جیسے حضرات ابی حنیفہ کے پاس حاضر ہواکرتے تھے اور جولایکل مسائل پیش آتے تھے پاکسی حدیث بیں اشتباہ ہو تاتواسے ابی حنیفہ کے حضور پیش کرتے ۱۱۵

یزید بن ہارون (م ۲۰۱ه مرف) کا تاکژید تھا، میں نے ہزار محدثین کے سامنے زانوئے تلمذ تہد کیا ہے۔ان سب میں سب سے زیادہ پارسا، سب سے زیادہ عالم صرف پانچ ہیں ان میں اوّلین مقام امام ابو حنیفہ کا ہے۔ ۱۲۲

ہے۔ نتھے امام ابو حنیفہ کے معاصرین کے تاکژات ان کے مقابلے میں ایک محقق وموَرخ کی نظر میں آج کل کے بڑے بڑے وانشور کی رائے بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

۱۹۲ - مناقب الامام اعظم، ج اص ۱۹۷ / ۱۹۳ - تاریخ بغداد، ج ۱۳ اص ۱۳۳ / ۱۹۳ - ملاعلی قاری، ذیل الجوابر، ج ۲ ص ۴۳۰ ۱۹۵ - مناقب موفق، ج ۲ ص ۱۳۸ / ۱۶۷ - جامع البیان والعلم / الانتفاء، ص ۱۹۳

مشہور محدث ابن تجرکی هیتمی (م 24 ه / ۸ م ۱۵ م علی جن کی تیجر علمی کے الل حدیث حضرات بھی معرف ہیں الم ابو حنیفہ کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ہمیشہ سے حاجت مند علاء ان کی قبر کی زیارت کرتے، اپنی حاجق کے پورا ہونے میں (بارگاہِ اللّٰی میں) ان کا وسیلہ پکڑتے ہیں اور اس میں کامیابی دیکھتے آئے ہیں۔ ان میں سے امام شافعی بھی ہیں ہیں جب وہ بغد ادھیں ہے تو وہاں حاضر ہوتے اور فرما یا کہ میں امام ابو حنیفہ سے برکت حاصل کر تا اور ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں۔ ملل محدث کبیر کے ان تاکر ات سے امام ابو حنیفہ کے بلند در جات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علاء کے وفات کے بعد بھی آپ سے محدث کبیر کے ان تاکر ات سے امام ابو حنیفہ کے بلند در جات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علاء کے وفات کے بعد بھی آپ سے رجوع کرنا اس حقیقت کی دلیل ہے کہ آپ فیض یافتہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھے اس لئے آپ کی طرف علاء کے ول تھنچے تھے۔ وسویں صدی کے مشہور عالم و عادف حضرت شیخ احمد سر بندی، مجد د الف ثانی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۳۷ء می ۱۳۲۷ء) جن کیلئے دسویں صدی کے مشہور عالم و عادف حضرت شیخ احمد سر بندی، مجد د الف ثانی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۳۷ء می ۱۳۲۷ء) جن کیلئے دانے مشرق اقبال نے کہا تھا ۔

وه بهند میں سرمار کملت کا نکھبان اللدنے بروقت کیاجس کو خبر دار

ملت اسلامیہ کابیہ محافظ و گلبیان امام ابو حنیفہ کیلئے کہتاہے، حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ تعانی منہ کی مثال حضرت عیسیٰ روح اللہ کی مانند ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی بدولت اجتہاد و استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے کہ دو مرے حضرات کے فہم اس کے سیجھنے سے قاصر ہیں۔ ا¹⁴

.....

ا ۱۱ - شیخ احد سر مندی، مکتوبات شریف، ج۲، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۲۰۰

۱۶۷_ مناقب موفق، ج۲ص۳۷/ ۱۲۸_ علی جویری، کشف المحجوب، لا بهور، ص۱۰۰_۱۰۱ / ۱۹۹_الینیا، ص۱۰۱ ۱۷۷- ابن حجر کلی، الخیرات الحسان فی مناقب النعمان، ص۵۷

حضرت شاہ ولی الله محدث وبلوی رحمة الله تعالی علیه (م الحالے د / ۱۲۲ م) فرماتے ہیں، حضور سیّد عالمیاں صلی الله تعالی علیه وسلم نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی کہ مذہب حنق ایک بہترین طریقہ ہے۔^{14r}

يبي وجهب كه شاه ولى الله مخصوص حالات مين امام ابو حنيفه كي تقليد كو واجب قرار دينة بين اور ترك تقليد كو حرام فرمات بين-

جب ہندوستان (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش وغیرہ) اور ماوراءالنہر (تاجکستان، از بکستان وغیرہ) کے شہروں میں کوئی بے علم مختص ہواور وہاں کوئی شافعی، مالکی، حنیلی عالم نہ ہواور وہاں نداہب کی کوئی کتاب بھی نہ ہو توایسے میں امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے اور اس پر حرام ہے کہ امام کے غرب کو تزک کرے کیونکہ اس طرح وہ شریعت کا قلادہ گلے سے اُتار کر بے کار رو مہمل رہ جائے گا۔ ابن تیمیہ اور ابن تجیم نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابیہ قول نقل کیاہے ، جو فقہ کا ارادہ کرے وہ امام ابو حنیفہ کا مختاج ہے۔ محا برصغیر میں ڈیڑھ صدی قبل اسی فی صدے زیادہ مسلمان سٹی حنفی تنے پھر جب انگریزی عمل داری میں سنیت اور حنفیت کو ہدف بنایا گیا تو مولانا احمد رضاخان بریلوی (۱۳۴۰ه / ۱۹۲۱ء) نے سخت مز احمت کی اور حقیت کا بھرپور دفاع کیا جس پر ان کی مشہور تصنیف فناویٰ رضوبہ کی بارہ جلدیں شامل ہیں جو پاک وہند سے شائع ہو پچکی ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف مسلک ِ دیوبند کے

مشہور عالم مولوی محمد ز کر بیامر حوم نے کیا ہے۔ مرحوم نے شیخ الحدیث علامہ محمد امیر شاہ قادری کو فناوی رضوبہ کی پہلی قدیم مطبوعہ جلد دینے ہوئے فرمایا، اگر احمد رضاخان بریلوی ہندوستان میں فقہ حنفی کی خدمت نہ کر تا توحنفیت شاید اس علاقے میں ختم ہو جاتی۔

(مكتوب علامه محد امير شام بنام را قم الحروف محد مسعود احد - مورند ٢٦ صفر الخير ٣٩٣ إهداز پيثاور)

الغرض قاضی عبد الرحمٰن بن علی حنفی (م اسس هر /۱۳۳۷م) نے اخبار ابی حنیفہ میں خطیب بغداد (م ۱۲۳۶ه ۱ / ۲۰ ۱۹۰۸م) نے تاریخ بغداد میں، ابن خلکان (م الملاھ / ٢٨٢ ء) نے وفیات الاعیان میں، ابن عبد الله (م ساریم ھ / ا-١٠٤٠ م)نے ستاب الاستغنا الكني بيس، الموفق بن احمر كمي (م ٨١٥ه هـ / سر٢٤١٤ ه) نے المناقب بيس، ابن قيم جوزي (م ا@بيره / ا_+٥٣٤ م) نے اعلام الموقعين ميں، جلال الدين سيوطي (م ااوھ / ٥٠٥ء)نے تنبيض الصحيفہ ميں، محربن يوسف سالمي (م ٣٣٠هـ / ٥٣٥ء)نے عقود الجمان ميں، ابن ہجر تھيپتى (م ٤٤٣ ه / ١٩٥٥ء)نے الخيرات الحسان ميں، عبد الوہاب شعر انى (م ٤٤٣ ه / ١٩٥٥ء)نے المیزان الكبری میں، ابن خلدون نے مقدمہ میں، محد بن حسن الدیار بكری نے تاریخ الحمیس میں، بوسف بن تغزی نے النجوم الزواہر ہیں، احمد رضاخان بریلوی (م ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۴۱ء)نے فناوی رضوبیہ ہیں اور ان کے علاوہ بیبیوں فضلاءنے امام ابو حنیفہ

علیہ الرحمة کے بارے میں اپنے بھر بور تأثر ات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس مختصر رسالے میں اس کا بیان ممکن نہیں۔

٣٤ ــ شاه ولى الله ، الا نصاف، استانبول، ص ٢٢ / سهدا ــ زيد ابوالحسن فار و قى ، سواخ بيائه امام اعظم ابو حنيفه ، ص ٢٢ ٣٤ ا ـ ابن فجيم المصرى ، الاشباه والنظائر بحواله شرح الاشباه ، ج ا ص ٢٧

'حنیف' کے معنی سیدها، اسلامی احکام پر عمل پیرا، ۱<mark>۵۵</mark> مائل بہ حق، دین کاسچا، باطل سے امر حق کی طرف آنے والا۔ ۱<mark>۵۹</mark>

قر آن حکیم میں اسلام کو'وین حنیف' بن کہا گیاہے۔ ²² اس دین حنیف کو دین ابراہیمی ^{12۸} فرمایا گیا۔ اور اس نسبت سے

ابراہیم حنیف ^{۱49} اور مسلم حنیف ^{۱۸۰} فرمایا گیا۔ اور جو اس سیدھے راستہ پر چلے وہ حنفاء کہلائے۔ ^{۱۸۱} نعمان بن ثابت کی کنیت

ابو حنیفہ ہونا پھراس کنیت سے مشہور و معروف ہونااور آپ کے پیروؤں کا حنفیہ کہلانا۔ بیرسب اتفا قات نہیں بلکہ اس طرف لطیف اشاره ہے کہ امام ابو حنیفہ کا طریقتہ وہی طریقہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقتہ تھا جو حضورِ انور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا طریقتہ

ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ اللام کا طریقتہ ہو گا جس کیلئے قرآن تھیم نے اشارہ فرمایا ملم اور حضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شرح

فرماکررازے پر دہ اٹھایا س^{۱۸۳} امام ابو حنیفہ نے عام مسلمانوں کو فقہ دے کر احادیث پر غور و فکر اور مسائل کے استنباط واستخراج کی کلفت سے بے نیاز کر دیا۔ ۱<mark>۸۳ کتنابر ااحسان فرمایا۔ ذراسوچیں توسہی!</mark>

24ا_المنجد، كراچي، ص٢٣٣

۲۷ الغات كشوري، لكعنو، ص ۱۲۰

۷۷۱ قرآن عکیم، سورهٔ روم، آیت نمبر ۳۰

۱۷۸_ قر آن حکیم، سوره بقره، آیت نمبر ۱۳۵

24 ـ قر آن حکیم، سورهٔ آل عمران، آیت نمبر ۲۷

۱۸۰ ـ قر آن حکيم، سورهٔ آل عمران، آيت نمبر ۹۵

٨١ ـ قرآن ڪيم، سورهُ بينه، آيت نمبر ٥

۱۸۲_ قرآن حکیم، سوره جمعه

١٨٣ - بخارى شريف، ج٢، حديث نمبر ٨٨٩، ص ٩٤٣ (ترجمه اردو، لا بور ١٩٩١م)

١٨٣ ـ عبد الغني نابلسي، حديقه ، ندبيه ، ج اص ٨٢

(8) دنیائے اسلام میں حنفینت کی مقبولیت

نیکی پھیلائی جائے تو اس میں توفیق البی اور غیبی تائید شاملِ حال ہوتی ہے اور بدی پھیلائی جائے تو اس میں شیاطین کا عمل وخل ہو تاہے۔ مسلمانوں نے امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کو صرف اس لیے اختیار کیا کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری بہ نسبت بہت ہی قریب ہیں۔ انہوں نے صحابہ و تابعین کو دیکھاہے اس لیے وہ بہت بعد میں آنے والے دو سرے علماء و فضلاء سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں، قریب کا مشاہدہ دور والے سے ہمیشہ زیادہ ہو تاہے۔ اس لیے مسلمان برسہابرس سے ان پر اعتاد کرتے آئے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و حدیث کا نچوڑ 'فقہ' کی صورت میں پیش کرکے جو بے مثال نیکی کی، سارے جہاں میں اس کی پذیرائی ہوئی، یقیناً تائیداللی اُن کے شاملِ حال رہی۔

خلیفہ ہارون رشید (م<u>۲۱۸</u> مرسیم) نے امام ابو حنیفہ کے شاگر د ابو یوسف کو جب چیف جسٹس (قاضی القصناۃ) کے عہدے پر فائز کیا تو فقہ حنفی کی قبولیت عامہ کاشر ف حاصل ہو چکا تھا۔ آج سے چچے سو(۲۰۰) برس پہلے ابن خلدون نے لکھا کہ احناف عراق، ہند، چین، ماوراءالنہر، بلاد عجم میں بکثرت تھیلے ہوئے ہیں۔ ۱۸۵

سات آٹھ سوبرس پہلے غیر منقسم ہندوستان کیلئے امیر خسر ورحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک شعر میں یہ خیال ظاہر کیا تھل ملک ہند کے کیا کہنے یہاں تو دریاسے مچھلی بھی سُٹی ہی ٹکلتی ہے ' ۱۸۲

اور چار سوبرس پہلے ایک عظیم مصلح شیخ احمد سر ہندی مجد دالف ٹانی نے لکھا ہے، ہندوستان کے سارے رہنے والے اہلسنت وجماعت کے سیچے عقیدے پر کاربند ہیں، یہاں ہدعتیوں اور گمر اہوں کانام ونشان نہیں، سب پہندیدہ طریقہ حنفیہ رکھتے ہیں۔ ۱۸۲ اور تقریباً ساڑھے تین سوبرس پہلے اور نگ زیب عالمگیر (م ۱۱۱۸ھ / ۷ میااء) نے فقہ حنفی ہی کو اسلامی قانون سازی کیلئے موزوں پایااور اس کو بنیاد بنایا۔

صحبی محمصانی فآویٰ عالمگیری کیلئے لکھتے ہیں، یہ کتاب ہمیشہ فقہ حنفی کا مشہور ماُخذ رہی ہے۔ فآویٰ کا یہ مجموعہ نیم سر کاری حیثیت رکھتاہے۔

١٨٥ ـ مقدمه ابن خلدون، ص ٣٦٩ / ١٨٦ ـ امير خسرو / ١٨٤ - فيخ احد سر بهندى، ردّروافض، لابور ١٩٩٣ء، ص ٩

مقالہ نگار انسائیکلویڈیا آف اسلام نے بھی لکھا ہے کہ مذہب حنفی سابق عثانی ممالک تیونس، مصر، وسط ایشیا، افغانستان، ترکستان، بخارا، سمر قند (پاکستان وبنگلہ دیش)اور ہند میں پھیلا ہوا تھا۔ ۱<mark>۸۹</mark>

دائرہ معارف اسلامیہ میں لکھاہے، ترکی کے خلفاء کی حکومت چھ سو برس تک بر اعظم ایشیاء، افریقہ اور یورپ میں ایک عظیم سلطنت رہی ہے اس طویل عہدِ حکومت میں عملاً حنی مسلک پر عمل کیا گیا۔"

اور الحمد بلداب توسابقه صورتِ حال میں انقلاب آھیااحتاف سارے جہاں کے مسلمان کی اکثریت اور سوادِ اعظم ہیں۔

استاد ابو زہرہ نے لکھا ہے، حنی ند ہب کو فہ سے شروع ہوا، علمائے بغداد نے پڑھا، پڑھایا، اسلامی ممالک مصروشام بلاد روم و عراق مادراء اکنہر تک وسیعے ہوئے پھر عربی ممالک کی صدود سے نکل کر سر زمین مبند و چین تک پہنچا۔ افریقنہ و سسلی، مصرمیں شافعی تنے یامالکی۔ آرمینیہ، آذر بائیجان تبریز، رے، اہواز میں حنی غالب۔ فارس میں احناف کی کثرت تھی پھراشاء عشری کاغلبہ ہونے لگا، پاک وہند میں غالب اکثرت حنی کی ہے شوافع ایک ملین سے زیادہ نہ ہوں گے اکثر حنی ہیں۔ اوا

شیخ احمد سر ہندی مجد د الف ثانی (۱۳۳۰ه / ۱۲۳۴ء) نے کی فرمایا، بلا تکلف و تعصب کہا جا سکتا ہے اس ندہب حنی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح د کھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام نداہب حوضوں اور نبروں کی طرح نظر آتے ہیں اور ظاہری طور پر بھی جب ملاحظہ کیاجا تاہے تواہل اسلام کاسوادِ اعظم (اکثریت) امام ابو حنیفہ کا منع ہے۔ ¹⁹¹

پروفیسر محد ابوزہرہ، لاء کالج فواد یونیورٹی، قاہرہ (مصر) محقق ہیں ' ککھتے ہیں، یہ مذہب مشرق و مغرب تک پھیل گیاہے۔ اس کے متبعین کی بڑی کثرت پائی جاتی ہے۔اگر حفی فقہ میں تخر تج کا دروازہ کھول دیا جائے تواب بھی علاء اس کے تواعدے ایسے احکام استنباط کرسکتے ہیں جو اس کا نتات ارضی پر بسنے والے تمام بن نوع آدم کیلئے یکسال طور پر ساز گار ہوں۔ ۱۹۳

یہ اس فاصل فقیہ کے الفاظ ہیں جس نے امام مالک، احمد بن صنبل، امام شافعی اور ابن تیمید پر محققانہ کتابیں لکھی ہیں۔

١٨٩ ـ شار ترانسا تيكلوپيديا آف اسلام ،ليدن الم إم، ص ١٣١

١٩٠ وارزه معارف اسلاميه، ص ٢٨٦

۱۹۱_ابوزېره معرى، حيات حضرت امام ابو حنيفه (ترجمه اردو)لابهور <u>۱۹۸۰</u>، ص ۲۹۵ طفعا

۱۹۲ - فیخ احد سر مندی، مکتوبات شریف، ج۲، مکبوت نمبر ۵۵

١٩١٠- ابوز مره، حيات امام ابو حنيفه، لا مور ١٩٨٠ء، ص ١٠٠٠- ٢٠٠

امیر تخلیب ارسلان نے اپنی کتاب حسن المساعی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مسلمانوں کی اکثرت امام ابو حنیفہ کی پیرو ہے۔ خود غیر مقلد علاء نواب صدیق حسن خان (م سرسام مرسام مرام)، مولوی ثناء الله امر تسری (م سرسام مرسوم) اور مولوی محمه حسین بٹالوی نے گروہِ غیر مقلدین کو آئے میں نمک کے برابر لکھاہے۔

حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوادِ اعظم کی پیروی کا تھم دیا۔ ۱۹۲ فرمایا، جماعت سے الگ ہونے والے کو بھیٹریا کھاجا تاہے۔ ۱۹۴ نیز فرمایا، جو جماعت سے ٹکلااس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ ۱۹۸

عاجاتا ہے۔ مسیر سرمایا، بوجماعت سے نظام کی سوت جاہیت کی سوت ہے۔ استے واضح ارشادات کے باوجو د سوادِ اعظم کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی مکڑیاں بنانا سر اسر قر آن و حدیث کے خلاف ہے۔

اگر حضورِ انور سلی دللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیہ فرماتے ہیں کہ سب سے حچوٹی جماعت کی پیر دی کرناتو یقنیناً غیر مقلدوں کی پیروی اسلام قراریاتی

گر اس دور میں غیر مقلدین آئے میں نمک کے برابر ہیں۔ نہیں نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوادِ اعظم لیعن جماعت ِکثیر کے ساتھ رہنا اور سواد اعظم سنّی حنفی ہیں۔ ماکمی، شافعی، حنبلی سب ان میں شامل ہیں۔ دعوت دینے کاحق صرف

سواداعظم کوہے کیونکہ بھی صراطِ متنقیم پرہے ان کے علاوہ جو دعوت دیتاہے حقیقت میں سیدھے راہتے سے ہٹا تاہے۔ تھم بھی ہے کہ جس بات میں انتقلاف ہو تو اللہ ورسول سے رجوع کیا جائے۔ ^{۱۹۱} حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے بھی بھی فرمایا، میں نے تم میں دوچیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گر اہنہ ہوگے ، وہ کتابِ الیمی اور میری سنت ہے۔ ۲۰۰

١٩٨٠ ـ وْاكْرُ صحبي محمعهاني، فلسفه شريعت اسلام، ص٨٨

۱۹۵ - نواب صدیق حسن خان ، ترجمان وبابیه ، من ۱۰ - شاه الله امر تسری . همع توحید ، ص ۲۰ - محمه حسین بثالی ، اشاعة السنة ، جے ، شاره ۱۲ ، ص ۲۰۰۰

١٩٢_مشكوة شريف، كتاب الإيمان، باب الاعتصام، فصل نمبر ٢، عديث نمبر ٣٥

١٩٦٠ سنوه حريف، حاب الأيمان، باب الأعصام، " ل عبر مه عديث عبره م ١٩٤ - اليناً، فصل نمبر ٢، عديث ٣٥ / ١٩٨ - اليناً، باب الابارة والقصاء عديث نمبر ٩

اوور قرآن تحکیم، سوره نساه، آیت نمبر ۵۹ / ۲۰۰-مشکلون شریف، ج ۱، لا بور ۱<u>۹۸</u>۱ء

	ا مہل اپنے سے دورر کھو، وہ مہلیں بہکانہ دیں، مہیں وہ مہلیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ "
ى آگاه فرماديا_	الله اكبر! وه توروف ورجيم بين جو بونے والا تفااس سے پہلے اپنے غلاموں كو پہلے
	۲۰_مشکوٰة شریف ۲۸، مطبوعه دبلی، مسلم شرح النودی، ج اص ۳۷

قرآن حکیم بھی ہم کو تقلید کا تھم دے رہاہے۔ حدیث پاک میں بھی سوادِ اعظم کی تقلید کا تھم ہے اور مؤرخین یہ بتارہے ہیں

فرمایا، وہ باتیں تمہارے پاس لائی سے جوتم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادانے۔۔۔اور سے ہدایت فرمائی، ان سے دور بھا گو،

کہ سوادِ اعظم کون ہیں، تلاش و جستجو کی بھی ضر ورت نہیں، ان واضح حقائق کے بعد اگر کوئی سواد اعظم سے الگ جماعت تفکیل دیتا

ہے تواحادیث میں اس کے واضح احکامات موجود ہیں نیز صحیح مسلم کی ایک حدیث میں سواد اعظم کے بالمقابل جماعت قائم کرنے

والول كى اہم نشانياں بھى بتاديں جو قابل توجه بيں۔

(9) غیر مقلدین تاریخ کے آئینے میں

تحمی بھی شخصیت یا تحریک کی کر دار تحشی مؤر خانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ہر انسان اللہ کا بندہ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولا د

اور حضورِ انور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں ہے، ان تین رِشتوں کا خیال رکھنا چاہئے اس کئے راقم کی بیہ کوشش رہتی ہے کہ جس زمانے کی اللہ نے قسم کھائی اس کی تاریخ و بانت دارانہ، غیر جانبدارانه، عادلانہ اور مومنانہ انداز میں تلم بند کی جانی چاہئے تا کہ پڑھنے والا تاریخ کے صحیح پس منظر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کرسکے اور کھر اکھوٹاالگ کرسکے۔

اس وقت ہم اہل حدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں تاریخ کی روشنی میں پچھ عرض کریں گے۔

قرون اولي مين 'الل حديث' يا 'صاحب الحديث' ان تابعين يا تبع تابعين كو كهتے تنے جن كو احاديث زباني ياد ہو تيس اور

احادیث سے مسائل تکالنے کی قدرت رکھتے تھے۔ پوری اسلامی تاریخ میں اہل حدیث کے نام سے کسی فرقد کا وجود خبیں ملتا۔

اگر مسلک کے اعتبارے اہل حدیث لقب اختیار کرنے کی مخباکش ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ کے بسٹتی نہ فرماتے

بلكه عليكم بحديثي فرماتي

حضور سلی الله تعالی علیه وسلم کی حدیث یاک سے الل سنت القب اختیار کرنے کی تائید ہوتی ہے الل حدیث کی تائید نہیں ہوتی جیما کہ عرض کیا گیا ہے پہلے علم حدیث کے ماہرین کو اہل حدیث کہتے تھے تھر ہر کس و ناکس کو کہنے لگے، صاحب طراز ادیوں،

مصنفوں کو اہل قلم کہتے ہیں۔ کیسی عجیب اور نامعقول بات ہو گی اگر ہر جانل وغی خود کو اہل قلم کہلوانے لگے؟

یاک وہند میں لفظ 'اہل حدیث' کی ایک سیاسی تاریخ ہے جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔بر صغیر میں اس فرقے کو پہلے وہانی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب عدم اءے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی افتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدو کی۔انگریزوں نے افتدار حاصل کرنے کے بعد تواہل سنت پر ظلم و

ستم ڈھائے کیکن ان حضرات کو امن وامان کی ضانت دی۔

جو وہائی کہلا یا ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہاہیوں کو ایسی آزادگ مذہب ملنا دُشوار ہے بلکہ نا ممکن ہے سلطان کی عملداری میں وہاہیوں کارہنا مشکل ہے اور مکہ معظمہ میں تواگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہائی کہہ دے تواسی وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے۔ پس وہائی جس آزادگ مذہب ہے انگلش گور ٹمنٹ کے سامیہ عاطفت میں رہتے ہیں ووسری جگہ ان کو میسر ٹہیں۔ ہندوستان ان کیلئے وارالا من ہے۔ ***

سر ستید احمد خان (م ۱۳۱۵هه/ ۸۷۸م) کے بیان ہے جس کی تائید ہوتی ہے ، انگلش گور نمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کیلئے

یہ اس مخص کے تاثرات ہیں جو ہند وستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا۔ ہند وستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت ِعثانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی ایشیاء، یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن نہ ملتا اس حقیقت کی روشن

مہااور مست سلط سے میں بیں اور ہو سمانوں کی سے مست کی ایمیاء بورپ اسریقہ تک میں ہوں کا اس کو معلوم ہے کہ انہیں دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگر بزوں ہے رہا تھا۔ آل سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہیں حضرات نے سلطنت اسلامیہ کے سقوط اور آلِ سعود کے افتدار میں اہم کر دار ادا کیا۔ یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے جو ہمارے معصوم نوجوانوں کو معلوم نہیں ہے۔ اور نہ بتائی جاتی ہے کیونکہ ہماری تاریخ بھی مصلحوں کا شکار رہی ہے۔ جارے معصوم نوجوانوں کو معلوم نہیں ہے۔ اور نہ بتائی جاتی ہے کیونکہ ہماری تاریخ بھی مصلحوں کا شکار رہی ہے۔

اس تحریرے سرسنداحد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے، وہ فرماتے ہیں، اس گر دو الل حدیث کے خیر خواہ وفاداری رعایا برٹش گور نمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن ولیل میہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گور نمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنوں کے ماتخت رہنے سے بہتر سجھتے ہیں۔ ***

آخر کیابات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کوخود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہاہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہاہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتاہے اس کیلئے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

۲۰۲_مقالات سرسید، حصد هم (مرتبه اساعیل پانی پی)لاجور ۲<u>۸ و ۱</u>۹، ص ۲۱۲_۲۱۳ ۲۰۳_اشاعة السنة ، لاجور، شاره ۹، ج۸ ص ۲۲۲ ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوہلی پر مولوی حسین بٹالوی نے جو سپاس نامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے۔ آپ نے فرمایا، اس گروہ کواس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدامیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔ ""

یجی بزرگ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں،جو'اہل صدیث' کہلاتے ہیں وہ بمیشہ سے سر کار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور میہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سر کاری خط و کتابت میں تسلیم کی جاچکی ہے۔"

ہ بہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے جذبہ جہادہے ہمیشہ ڈر گلٹار ہتا ہے۔ ۱۹۵۷ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سر د کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کے خلاف ۱۳۹۲ھ / ۱یک ایک رسالہ 'الا قضاد فی

> مسائل الجبہاد' تحریر فرمایاجس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومت برطانیہ نے مصنف کو انعام ہے نوازا۔''' آب نے باریار لفظ 'اہل حدیث' سناجیسا کہ بہلے عرض کیا جاچکاہے کہ اس فرقہ کو بہلے 'ومانی' کہتے

آپ نے بار بار لفظ 'اہل حدیث' سناجیہا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس فرقہ کو پہلے 'وہابی' کہتے ہتے انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر ہر صغیر کے لوگ جنگ ِ آزادی ۱۸۵ے کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے اس کئے

اور عقائد میں سلف صاحبین سے الحسلاف کی بناہ پر بر صغیر کے لوک جنگ ازادی ہے <u>۱۸۹</u>ء کے وہانی نام بدلواکر'انل حدیث' نام رکھنے کی در خواست کی گئے۔ بیہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

بناء بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ (وہابی) کے استعال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال اوب وانکساری کے ساتھ گور نمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سر کار طور پر اس لفظ 'وہابی 'کو منسوخ' کرکے اس لفظ کے استعال سے ممانعت کا

تھم نافذ کرے اور ان کو'اہل حدیث' کے نام سے مخاطب کیاجائے۔ ۲۰۰

۳۰ ۲ ـ اشاعة النية ، لا جور، شاره ۷ ، ج ۹ ص ۲۰ ۵

۵۰۷_اشاعة النة ، لا بهور، شاره ۲، ج ۱۱، ۱۱ می ۱۸۵۰ م ۲۷ ۲۲ ۲۲

۲۰۷ _ بندوستان کی پہلی اسلامی تحریک، ص۲۹ _ ابوب قادری، جنگ آزادی ۱۵۸ مر اچی ۲ کے 1 مراس ۱۲ _ ۲۷

۷۰۷_اشاعة السنة ،لاجور، شاره ۲۰ ج ۱۱،۷۸۸ إم، ص ۲۹

حکومت برطانیہ کے نام مولوی محمد حسین بٹالوی کی انگریزی درخواست کا اُردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے 'وہائی' ک حکہ 'اہل حدیث' نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ترجمه درخواست برائے الا ٹمنٹ نام اہلحدیث ومنسوخی لفظ وہائی اشاعة السنہ آفس لاہور

ازجناب ابوسعيد محمد حسين لا بورى ، ايذير اشاعة السنه و وكيل الل حديث مند

یخد مت جناب سیکرٹری گور نمنٹ۔۔ بیس آپ کی خد مت بیس سطورِ ذیل پیش کرنے کی اجازت اور محافی کاخواست گار ہوں۔
۱۸۸۹ بیس مُیں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنہ بیس شائع کیا تھا جس بیس اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہائی جس کو عمو ما

با فی ونمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے لہٰڈ ااس لفظ کا استعمال مسلمانا نِ ہند وستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث

کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال و خیر خواہ رہی ہیں، اور سے بات (سرکار کی وفاداری و نمک حلالی)

بارہا ثابت ہو چک ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چک ہے، مناسب نہیں (خط کشیدہ جلے خاص طور پر قابل خور ہیں)۔

بارہا ثابت ہو چک ہے اور سرکاری خط و کتابت میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ اور کمال اوب و انگساری کے ساتھ ، گور نمنٹ سے ورخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں ثماری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہ لیل ساتھ ، گور نمنٹ سے ورخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں ثماری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہ لیل صدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون کو منسوخ کرکے اس لفظ کے استعمال سے مماندت کا حکم نافذ کرے ، اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون کو منسوخ کرکے اس لفظ کے استعمال سے مماندت کا حکم نافذ کرے ، اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون

ساتھ، گور نمنٹ سے در خواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جال نثاری ادر نمک حلال کے پیش نظر) سرکاری طور پراس لفظ وہائی کو منسوخ کرکے اس لفظ کے استعال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے، اور ان کو اٹل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون کی ایک کائی بذر اید عر صنداشت ہیں (مجر حسین بٹالوی) نے پنجاب گور نمنٹ ہیں پیش کی اور اس ہیں ہیر در خواست کی کہ گور نمنٹ اس مضمون کی طرف توجہ فرماوے ، اور گور نمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرماوے اور اس فرقہ کے حق ہیں استعال لفظ وہائی سرکاری خط و کتابت ہیں مو قوف کیا جاوے اور اٹل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے ۔ اس در خواست کی تائید کیلئے اور اس امرکی تصدیق کیا ہے کہ بید در خواست کل ممبر ان اٹل حدیث پنجاب وہندوستان کی طرف سے ہے (پنجاب وہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء بید درخواست پیش کرنے ہیں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت النہ ان سب کی طرف سے و کیل ہے۔

مقلد علماء بید درخواست پیش کرنے ہیں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت النہ ان سب کی طرف سے و کیل ہے۔

ہمتلد علماء بید درخواست پیش کرنے ہیں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت النہ ان سب کی طرف سے و کیل ہے۔

ہمتلد علماء بید درخواست پیش کرنے ہیں برابر کے شریک بین) اور ایڈیٹر اشاعت النہ ان سب کی طرف سے و کیل ہے۔

ہمتلد علماء بید درخواست پیش کرنے ہیں برابر کے شریک بین برابر کے شریک براب ہیں ہوں کے ، جن پر فرقہ اٹل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دسین بڑالوی) نے چند قطعات محضر نامہ گور نمنٹ پنجاب ہیں ہوں کی بر فرقہ اٹل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے

دستخط عبت ہیں۔ اور ان میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔

چنانچہ آنریبل ممبر چارکس ایکی سن صاحب بہادر، جو اس وفت پنجاب کے لیفٹینٹ گورنر تھے۔، گور نمنٹ ہند کو اس درخواست کی طرف توجہ دلاکر اس درخواست کو باجازت گور نمنٹ ہند منظور فرمایا، اور اس استعال لفظ وہانی کی مخالفت اور اجراءنام اہل حدیث کا تھم پنجاب میں نافذ فرمایا جائے۔

مي جول آپ كانبايت بى فرمانبر دار خادم

ابو سعيد محمد حسين

ايدْييْرِ 'اشاعت السنه' (اشاعة السنه ص٢٣ تا٢٥_ شاره ٦_ جلد نمبر ١١)

یہ درخواست گورنر پنجاب سرچارلس ایکی سن کو دی گئی اور انہوں نے تائیدی نوٹ کے ساتھ گور نمنٹ آف انڈیا کو بھیجی اور وہاں سے منظوری آگئی اور ۱۸۸۸ء بیں حکومت مدارس، حکومت بنگال، حکومت یوپی، حکومت سی پی، حکومت بمبئی وغیر ہنے مولوی محمد حسین کواس کی اطلاع دی۔

سر سیّد احمد خان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں، جناب مولوی محمد حسین نے گور نمٹ سے درخواست کی تھی کہ فہ تات میں جہت ما مار سے شعب رہ کا دیا ہے کہ میں میں اس کے ساتھ میں میں میں میں میں میں میں میں میٹ

اس فرقے کوجو در حقیقت اہل صدیث ہے، گور خمنٹ اس کو 'وہائی' کے نام سے مخاطب نہ کرے۔ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گور خمنٹ نے منظور کرلیا ہے کہ آئندہ گور خمنٹ کی تحریرات میں اس فرقے کو 'وہائی' کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے

بلکہ اہل صدیث کے نام سے موسوم کیا جادے۔

اب آپ کو تاریخ کی روشن میں فرقہ الل حدیث (جو اصل میں غیر مقلدہ) کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ بیہ فرقہ اہلسنّت کا سخت مخالف ہے اور اجتہاد کا دعویٰ کرتاہے۔

۲۰۸_مقالات سرسید، ج۹، ص ۲۱۰_۲۱۲

فلسطین کے مشہور عالم اور جامعہ از ہر مصر کے استاد علامہ یوسف بن اساعیل نبہانی (م • ۱۹۳۴هم / ۱۹۳۴ء) جو نابلس کے قاضی اور محکمہ انسار کے وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ فرماتے ہیں، وہ مدعی اجتہاد ہیں مگر زمین میں درپے فساد ہیں، اٹل سنت کے ندا ہب میں سے کسی ند ہب پر بھی گامز ن نہیں ہوتے۔ شیطان ان میں سے نئ نئ جماعتیں تیار کر تار ہتا ہے جو اٹل اسلام کیساتھ برسر پرکار ہیں۔ ۲۰۰۱ اس اقبتاس میں محکمہ انصاف کے اس وزیر اور نجے نے تین با تیں فرمائی ہیں:۔

ا۔ اہلسنّت کے مذاہب میں سے یعنی نہ حنی نہ مالکی نہ حنبلی نہ شافعی۔۔۔ یہ سب اہلسنّت ہیں۔

۲۔ شیطان ان میں سے نئ نئ جماعتیں تیار کر تا رہتا ہے۔ یہ بات اگرچہ بہت تلخ ہے گر حقیقت ہے۔ اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے جیرت انگیز انکشاف فرمایا۔

تعجب کی بات ہے فتنہ انکارِ حدیث نے اہل حدیث کی مسجد سے جنم لیاجو بانی مذہب کا ہیڈ کوارٹر بنا۔

آج کل بعض جماعتیں اس فکر کو پروان چڑھار ہی ہیں۔ تاریخ کی روشنی میں آپ پڑھ بچے ہیں اس فرقے کا تعلق وشمنانِ اسلام انگریزوں سے رہا، اہلِ قرآن چو تکہ انہیں میں سے نکلے وہ بھی اس در خت کی شاخ ہیں۔

" سے تیسری بات جو فرمائی، اہل اسلام کے ساتھ برسر پیکار رہے۔ اس کی تصدیق تحریک بالا کوٹ ۲ کے ۱۸ و ۱۸ و ۱۳ اسلام کے ۱۸۵۵ء میں انگریزوں کی اعانت کرنے اور انگریزوں کی مدد سے آلِ سعود کی حکومت قائم کرنے اور مسلمانوں کا بے دریغ خون بہانے سے ہوتی ہے۔ " (تاریخ کا یہ خونی باب چئمپا ہوا ہے، ہمارے جواب بے خبر ہیں)۔ اس وقت عالمی سطح پر اہل سنت کے خلاف محاذ آرائی میں مصروف ہیں اس لئے دزیر انصاف نے جو پچھ فرمایاوہ قابل توجہ ہے۔

الله تعالى نے قر آن كريم ميں شيطاني فتنوں سے آگاہ فرمايا:

اے آدم کی اولاد! خبر دار شیطان مهم میں فتنے میں نہ ڈالے جس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا۔ بے فتک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کہاجو ایمان نہیں لائے۔

٢٠٩_شوابدالحق،لاجور ١٩٨٨م، ص ٢٠٩

• ۲۱ ـ اشاعة السنة ، لا بمور ، شاره ۸ ، ج ۱۹ ، ص ۲۵۲

۱۱۱ ـ وحید احد مسعود، سید احمد شهید کی صحیح تصویر، لامور ۱۹۲۷، زید ابوالحن فارد تی، مولانا اساعیل دبلوی اور تقویة الایمان، دبلی ۱۹۸۳ء ۲۱۲ ـ حسین احمد مدنی، نقش حیات، و ۱۹۷۷ء کراچی، ۲۶، ص ۳۱۹/ دیگر مآخذ

۱۲۳ قر آن حکیم، سورهٔ اعراف، آیت نمبر۲۷

اس ساری گفتگو کا مقعد ہے ہے کہ 'اہل حدیث' کی باتیں سننے اور ان کے ہم نوا ہونے سے پہلے ان کی ابتداء، ماضی کی کارکردگی اور موجودہ طرزِ عمل اور اس کے نتائج کو ضرور سامنے رکھنا چاہئے۔ خود اہل حدیث کے جوان بھی جو ان تلخ حقائق سے پہلی مر تبہ باخبر ہوئے ہوں اپنے فکر و عمل پر سنجیدگی سے ضرور خور فرمائیں۔ اہل حدیث عالم نواب وحید الزماں خان نے اس فرقے کے طرز عمل پر تنقید فرمائی ہے جو خود اہل حدیث کیلئے لیے فکر ہیہ ہے۔ آپ نے فرمایا، ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تبہہ اور ابن قیم اور شوکانی (م ۱۳۵۰ھ / ۱۳۸۰ھ) کو دین کا شمیکہ دار بنار کھا ہے ابن قیم اور شوکانی (م ۱۳۵۰ھ / ۱۳۸۰ھ) کو دین کا شمیکہ دار بنار کھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزر گوں کے خلاف قول کو اختیار کیا ہس اس کے چیچے پڑ گئے اور بر ابھلا کہنے گئے۔ بھائیو! ذراغور توکرو اور انساف کرو جب تم نے ابو حنیفہ، شافعی کی تقلید چھوڑدی تو ابن تیمیہ اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کیوں ضروری ہے؟ ***

اس اقتباس سے دو باتیں معلوم ہوئی: ایک یہ کہ غیر مقلد کو بھی تقلید کے بغیر چارہ نہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ جب مقصد ہی اختلاف و فساد ہو تو چر کوئی معقول بات تسلیم نہیں کی جاتی حالانکہ تسلیم کرنے کی صورت میں فساد و اختلاف ختم ہوجاتے ہیں۔

ہ ۔۔ بہر حال میہ حقائق پڑھ کر ہمارے جو ان اپنے دل ہے میہ ضرور پوچھیں گے کہ وہ حق پر تنھے جنہوں نے یہود و نصاریٰ اور

اییا غبار آلود کر دیا کہ غبار ہٹانے میں بھی برسوں لگ جاتے ہیں پھر جو حقائق معلوم ہوتے ہیں تو عقل جیران ہوجاتی ہے۔ اپنے عقل وشعور پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مشکوۃ شریف میں یہ حدیث ہے، پہلی اُمتوں کی بیاری حسد و بغض تم میں سرایت کر گئی ہیں یہ مونڈنے والی بیاری ہے۔ میں

نہیں کہتا کہ وہ باتوں کو مونڈتی ہے بلکہ وہ زمین کاصفایا کر دیتی ہیں۔ ۱۳۵ حسد و بغض دوبرائیاں ہیں جو انسانی وجو دہیں ہیں۔

فالهبها فجورها وتقوها الم

سازشی انہی خوابیدہ برائیوں کو مختلف حربوں سے اُبھارتے ہیں پھر جس کے خلاف چاہتے ہیں استعال کرتے ہیں۔ امام ابو صنیفہ کے خلاف اُبھارا گیا تاکہ اسلام کی سرسبز وشاداب زمین صاف ہو جائے اور اس میں دوبارہ بودانہ لگ سکے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، 'زمین کاصفا یا کر دیتی ہے'۔ایک بڑی نفسیاتی حقیقت کا اکتشاف فرمایا۔

۲۱۳_ محمد حلیم چشتی، حیات وحید الزمال، کراچی، ص۱۰۲ / ۲۱۵_زید ابوالحن فاروقی، سواغ بے بہائے امام اعظم ابوحنیفه، لاہور ۱۹۹۱، ص۲۲۹ ۲۱۲_ قرآن حکیم، سورهٔ مشس، آیت نمبر۸ تفلیدے فرار کارُ بحان دورِ غلامی کی یاد گارہے۔ جب دشمنانِ اسلام نے عالم اسلام میں قدم رکھا تو غیر منقسم ہندوستان میں بھی انگریزوں کی خیر خواہ ایک جماعت پیدا ہوئی جس کو 'وہابی' کہا جاتا تھا۔ اس جماعت کے عمائدین نے انگریز حاکموں سے ورخواست کی کہ ان کو وہانی کے بچائے اہل حدیث کہا جائے، ورخواست منظور کی۔ چونکہ اس جماعت کے اکابرین نے انگریزوں کی مد د کی تھی اس کے صلے میں انگریز حاکموں نے اس جماعت کا نام اہل حدیث رکھ دیا۔ ۲۱۲ میہ نام نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ خیر القرون میں نظر آتا ہے اور نہ تاریخ میں ہے اس لئے اہل نظر اس نام کو 'بدعت' کہتے ہیں اور وہ بھی بدعت ِسئیہ کیونکہ اس سے ملت ِاسلامیہ کی وحدت میں رخنہ پڑااور وہ ایک کلڑی میں بٹ گئ۔افسوس ہم نے خواہش نفس کو اپناامام بنایااور اس راہ پر چل تکلے جس راہ پر نفس نے ہماری رہنمائی کی۔افسوس ہم نے صاف صاف فرمادیا۔

اور بہتیرے اپنی خواہش سے گمر اہ کرتے ہیں بے جانے۔ بے شک تیر اربّ حدے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ ۲۱۸ قرآن كريم ميں باربار خواہشات پرنہ چلنے كا تھم ويا گيا ہے۔ ايك جگه ارشاد ہو تا ہے:

اور اس کا کہنانہ مانو جس کاول ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیااور وہ اپنی خواہش کے پیچھیے چلااور اس کا کام حد سے گزر گیا۔¹¹⁹ ایک جگه ارشاد مورباب:

توخواہش کے پیچے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو۔

ایک اور جگه ارشاد مو تاہے:

تم فرماؤاے كتاب والو! اپنے دين ميں ناحق زيادتی نه كر واور ايسے لوگوں كی خواہش پر نه چلو جو پہلے گر اہ ہو چکے اور بہتول کو گمر اہ کیا اور سید ھی راہ سے بہک گئے۔

متعدد آیات میں خواہشاتِ نفس پر چلنے والوں کا ذکر کیا اور خواہش پر چلنے سے منع کیا ہے۔ ۲۲۲ ہم نے خواہش پر چلنے کو حدیث پر چلنا قرار دیا، اور اہل حدیث مشہور ہوئے۔

٢١٧- خط حكومت برطانيه، نمبر ٧٨٦م، مورٌ ند ٢٠جولا ئي ٨٨٨ إء بنام حكومت يو بي

۲۱۸_ قر آن محيم، سور کانعام، آيت نمبر ۱۱۹ ۲۱۹ ـ قرآن حکیم ، سورهٔ کہف، آیت نمبر ۲۸

۲۲۰ ـ قر آن حکیم، سورهٔ نساء، آیت نمبر ۱۳۵

۲۲۱ قر آن تحکیم ، سوره کا نکره ، آیت نمبر ۷۷

۳۲۲_ قر آن تحکیم، سورهٔ محمد، آیت نمبر ۱۴_۴_ سورهٔ انعام، آیت نمبر ۵۹_ سورهٔ ما کده، آیت نمبر ۴۹

ہمیں اللہ کے مغضو بوں کے بنائے ہوئے قانون پر اعتراض نہیں۔جارا کیا حال ہو گیا؟ سوچیں توسہی!خوب غور فرمانمیں۔

جارا حال عجیب ہے، جب بات محابہ' تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کی تقلید کی آتی ہے تو ہمارا تنقیدی شعور

بیدار ہوجاتا ہے اور جب بات کفار و مشر کین، یہود و نصاریٰ اور ملحدین کی تقلید کی آتی ہے تو ہمارا تنقیدی شعور سو جاتا ہے۔

عقل بوچھتی ہے یہ تقیدی شعور مسلم ہے یا غیر مسلم! ہارے شعور کا رنگ ڈھنگ اور خو بو تو بچھ غیر مسلموں کی سی ہے۔

ہم یہود ونصاریٰ اور کفار ومشر کین کے توانین ماننے اور اپنی حکومتوں میں نافذ کرنے کیلئے تیار ہیں مگرجب بات امام ابو حنیفہ کے مرتبہ

قانونِ شریعت کی آتی ہے تو اعتراضات ہونے لکتے ہیں۔ جمیں اللہ کے محبوبوں کے بنائے ہوئے قوانین پر اعتراض ہے،

(8) عالسمی سازش اور وقت کا تقاضا

ہم چاروں طرف سے عالمی سازشوں میں گھرے ہوئے ہیں جس کا واحد مقصد ہماری نظروں میں ہم کو گرانا ہے تاکہ حال میں کمتری کا شکار ہوں اور مستفتل میں سرنہ اُٹھا سکییں۔ آپ غور فرمائیں اور خوب غور فرمائیں اور موجو دہ صورتِ حال کا گہری نظر سے جائزہ لیں۔ مجھی قرآن حکیم کے الفاظ و حروف کو کلام الٰہی نہ کہہ کر ہم کو قرآن کی تکریم و تعظیم سے روکا جاتا ہے حالا تکہ خو د قران میں باربار قران کی تکریم و تعظیم کا ذکر کیا گیاہے اور ہدایت کی گئی ہے۔ میم مجھی قران پر زور دے کر تغییری سرمایہ کا اٹکار کیا جاتا ہے تاکہ مجتبدین اور فقہ کاساراسرمایہ بے اعتبار ہو کررہ جائے۔ مجھی محدثین پر اعتراض کیا جاتا ہے تاکہ سارے محدثین اور حدیث کا سارا سرماییہ مشکوک بن کررہ جائے۔ مجھی حضور صلی اللہ تعالیٰ طبیہ وسلم کی شخصیت کے خدو خال اور فضائل کو زیر بحث لا یا جاتا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) عام انسان کی صف میں لا کھڑا جاتا ہے تاکہ سیرت اور متعلقات سیرت کا سارا ذخیرہ نظروں سے گر جائے۔ ۲۲۹ سمجھی نعت پر اعتراض کیاجا تا ہے تا کہ ادب کی اس اہم صنف سخن کا سارااد بی سرمایہ بے وقعت ہو کررہ جائے۔ مجھی اولیاء پر اعتراض کیا جاتا ہے تا کہ ان کی سوانح اور تصانیف کاعظیم سرمایہ بے و قعت ہو کررہ جائے۔ مجھی علائے حق پر اعتراض کیاجاتاہے تاکہ ان کی کوششوں کو خاک میں ملادیاجائے اور ان کی بھاری بھر کم شخصیات نظروں سے گرجائیں۔جامع اور متنوع موضوعات پر ان کی تصانیف کا عظیم سرمایہ بے وزن ہو کر رہ جائے۔ یہ سارا سرمایہ عربی و فارسی میں ہے۔ عربی و فارسی کے پڑھنے والے طلبہ ایک عرصہ جو اکالجوں اور اسکولوں میں نظر نہیں آتے۔عربی، فارسی ہمارے علم و دانش کی تنجیاں ہیں اور ہماری ملی وجود کی دو آ تکھیں ہیں۔اس سے محروم ہو گئے تو کو یابینائی سے محروم ہو گئے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کس دھیمے انداز سے ہمارے اکابر و اسلاف اور ہمارے علمی سرمایہ کو نظروں سے گرایا جارہا ہے۔ ہمارے کتب خانے علم و دانش سے بھرے ہوئے ہیں گر ہماری نظر وں سے گرے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے جب یورپ کے کتب خانوں میں ہمارے ان مشاہیر کی کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ دیکھا توان کی غیرت نے للکارااور بے ساختہ ان کی زبان سے لکلا

مروہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی جود یکھوان کوبورپ میں تودل ہو تاہے ی پارا

جو تحریک ہم کو ماضی سے جدا کر دے جو تحریک ہماری نظر وں میں ہمارے شاندار ماضی اور ہمارے مشاہیر کو بے و قعت کر دے وہ کوئی اسلامی تحریک نہیں ہوسکتی ' سازش ضرور ہوسکتی ہے! عقل سلیم یہی کہتی ہے۔ ۲۲۳ ـ قر آن عکیم، سورهٔ عبس، آیت نمبر ۱۳ ـ سورهٔ حجر، آیت نمبر ۸ ـ سورهٔ داقعه، آیت نمبر ۵۱ ـ سورهٔ بر دج، آیت نمبر ۱۲ ـ سورهٔ بینه، آیت نمبر ۲ ـ (نوٹ) ایک کام ادر کیاجارہاہے،سارے ملک میں تعلیم القر آن کا جال بچھا کر اس کی آڑ میں اپنے مخصوص عقائد پھیلائے جارہے ہیں،جو اس کیلئے تیار نہیں،اس کو قرآن پڑھانے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ ۳۲۵۔معلمات کا جال بھی بچھا یا جارہاہے،ان کو عالمہ فاضلہ ظاہر کیا جاتا ہے جبکہ دین کے بارے میں ان کی معلومات نہایت ہی محدود ہوتی ہیں۔ چونکہ خطاب الیی خواتین سے ہو تاہے جو دین کاعلم نہیں رتھتیں اس لئے چپ چپ سنتی رہتی ہیں۔ ایک خاتون معلمہ نے فرمایا کہ 'قیام' کو حضور صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم نے پہند خبیں فرمایا، حدیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور امام ابو حنیفہ اُٹھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے_(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم <u>نے اا</u>ھ میں پر دہ فرمایا اور امام ابو حنیفہ رہی اللہ تعالیٰ عنہ <u>ہے!</u> ھا / <u>کالبے وہیں۔ اس کھلی حقیقت کے</u> باوجو د خاتون نے اپٹی بات بنانے کیلئے میہ حدیث گھڑلی۔اس خانون کو نہیں معلوم جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے غلط بات منسوب کرے اس کا ٹھکانہ بغمو ائے حدیث شریف جہنم ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کس بے ڈھنگے طریقے سے مومنین کو سلام و قیام سے روکا جاتا ہے حالا نکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا آخری عمل بھی تھا، مر دوزن، بیچے بوڑھے سب نے باری باری حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور صلوٰۃ وسلام پیش کیا پھر آپ کولحدیش اُتار دیا گیا۔

ہمارے دشمنوں نے ہم کولوٹ کر اپنے ایوانوں کو سجایا۔ ہماری فکر و دانش سے اپنے چراغ روشن کئے مگر ہماری آ مجھوں کی

بصارت چھین لی۔ جس شاندار علمی ذخیرے کو دیکھ کر اقبال کا حبگر پارہ پارہ اور دل کلڑے کھڑے ہو رہا تھا اس عظیم ذخیرے کی

عظمت ہمارے دلوں سے نکالی جار ہی ہے۔ اس ذخیرے کے مصنفین، مؤلفین کو کا فرومشرک ثابت کیا جارہاہے۔ ان سازشوں کا

مقصد ایک ہے کہ ہم کو جارے ماضی سے جدا کردیا جائے تاکہ دشمنانِ اسلام اپنے مقاصد کیلئے ہم کو استعال کر سکیں۔

پیش نظر مقالہ آخری مراحل پر تھا کہ کویت کے سابق وزیرِ داخلہ سیّد ہوسف ہاشم رفاعی کاعلاء فجد کے نام ایک درد انگیز
پیغام نظر سے گزراجو ابو عثان قادری نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور صفہ اکیڈی، لاہور نے 1999ء میں شائع کیا ہے۔ اس خط میں
رفاعی صاحب نے بہت سی الیمی با تیں لکھی ہیں جن دشمنانِ اسلام کے عزائم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو مسلمان حکومتوں کے ہاتھوں
بورے کرائے جارہے ہیں۔ رفاعی صاحب نے سعودی حکومت میں رہ کر بچشم خود جو مشاہدات کئے ہیں وہ بڑی دل سوز سے قلم بند
کئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔
توحید پرستوں پر شرک کی تہت لگانا، مسلمانوں کی تکفیر کرنا، ائمہ اربعہ کی تقلید سے روکنا، مخصوص فرہنیت کے حامل
توحید پرستوں پر شرک کی تہت لگانا، مسلمانوں کی تکفیر کرنا، ائمہ اربعہ کی تقلید سے روکنا، مخصوص فرہنیت کے حامل

مولو یوں کو عوام پر مسلط کرنا، حربین شریفین میں عالم اسلام کے مقتقد علماء کو تقریر کی اجازت نہ دینا، سرکاری کار عدوں کا حضوہِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر مواجہ شریف سے پیٹے پھیر کر ہے ادبی سے کھڑا ہونا، مشاہیر اسلام کی قبروں کو شہید کرنا، قوسل ، زیارت اور میلاد کے قائلین کو سزائیں دینا، درودو سلام کی کتابوں پر پابندی لگانا، غیر شر کی مجالس پر پابندی نہ لگانا، اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرنا، مسجد نہوی شریف میں رنگ وروغن کے بہانے نعتیہ اشعار مٹانا، جس مختص نے روضہ اطہر کی تغییر کو بدعت کہا اور اس کو مجد نہوی سے نکالئے کی تجویز کی ، اس کو اعزاز اور ڈگری دینا، اکا بر اہل سنت کی کتابوں میں علمی خیانت اور تحریف کرنا، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کو گر اگر وہاں بیت الخلاء بنانا، ولادتِ نہوی علی ساجہا السلاۃ واللام کی جگہ چو پائے باند ھنا، چھوٹے گوٹوں اور بچو قوٹوں کو اکا بر اہل سنت اور ائمہ اربعہ کے خلاف بولئے کی تحلی چھٹی دینا، مدینہ متورہ میں یونیور شی قائم کرکے طلبہ کے ذہنوں کو منحرف کرنا اور ان کو والدین کے خلاف صف آراء کرنا اور ان کا مدینہ والدین کو خلاف صف آراء کرنا اور ان کا ایک میز والدین کے خلاف صف آراء کرنا اور ان کا این دان کا دینا کو کافر و مشرک سجھنا، اولیاء اللہ کو کافر و مشرک خیال کرنا، پہلے سے مقرر عرب علاء اہل سنت کو حرم شریف میں تقریری سے بازر کھنا حتی کہ ڈاکٹر سیّد محمد، اولیاء اللہ کو کافر و مشرک خیال کرنا، پہلے سے مقرر عرب علاء اہل سنت کو حرم شریف میں تقریری سے بازر کھنا حتی کہ ڈاکٹر سیّد محمد، مالوں کی گور و مشرک خیال کرنا، پہلے سے مقرر عرب علاء اہل سنت کو حرم شریف میں تقریری سے بازر کھنا حتی کہ ڈاکٹر سیّد محمد، مالوں کی گور کو مشرک خیال کرنا کی کرنا کی کرنا کو کافر و مشرک خیروں کی مازش کرنا وغیرہ و غیرہ و غیرہ و

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان ساری باتوں ہیں ملتِ اسلامیہ ، اکابر ملت اسلامیہ اور ملت اسلامیہ کے آثار کی توہین و توقیر کا سامان موجود ہے۔ اس پیغام ہیں ان حقائق کے علاوہ اور بہت سے حقائق ہیں۔ یہ کسی متعصب و غبی عجمی کی تحریر نہیں ، یہ ایک اہم سرکاری عبدے پر فائز رہنے والے عرب عالم کی تحریر ہے اس لئے قابل توجہ ہے۔ اس خطسے اندازہ ہو تا ہے کہ ائمہ اربعہ کے خلاف سیاسی تحریک ہے جس کا مقصد وشمنانِ اسلام کے عزائم کو پوراکر ناہے۔ اس کا فد ہب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تحریک گھر ول کو اُجاڑنے والی اور شہر ول کو ویران کرنے والی ہے۔ یہ بات جذبہ کشمانی سے نہیں کہہ رہا تاریخ کے گہرے مطالعہ نے اس اظہارِ خیال پر مجبور کیا ہے آگر کسی کو برا گئے تو راقم معذرت خواہ ہے۔ مولی تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عقل سلیم اور دشمنانِ اسلام کے عزائم کا ادراک عطافرمائے تاکہ ہم سب صراطِ مستقیم پر چلتے رہیں۔ آ ہین ثم آئین

کاش ہم عالمی حالت پر وہ بصیرت پیدا کریں جو ہم کو نیند سے جگادے! اس وقت ہمیں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جو ہر ایمان کو سنعبالنے کی ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگنے کی ضرورت ہے۔ صدیوں سے ہمارے اکابر جس صراطِ منتقیم پر چلتے رہے اس صراط منتقیم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ ہر ہاتھ حجظک کر دامن مصطفی سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھامنے کی ضرورت ہے۔

روں ہیں ہوئی جار یہ ہے۔ اس الامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فر قول میں بٹی ہوئی اور بٹتی جاریہ ہے۔ اس تقسیم در تقسیم کے عمل کو ختم ہوناچاہئے۔ اس کاحل بہی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کریں، سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ ۲۲۲ ہم تلاش کریں کہ سواد اعظم کہاں ہے، حقائق سے منہ نہ موڑیں، جو نظر آتا ہے وہ دیکھیں اور دوسروں کو بھی دکھائیں، انفرادی واجتماعی انا ختم کر کے سواد اعظم کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیس۔ یہی حق پر ہیں اس کیلئے زبان پکار کے کہدر ہی ہے: اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے بکڑلو اور کلڑے کھڑے نہ ہو۔ ۲۲۲

اللہ بیہ فرمائے ایک ہوجاؤ اور رسول اللہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں کہ سوادِ اعظم کے ساتھ ہوجاؤ، متحد ہوجاؤ اور ہم ایٹی الگ کلڑی بناکر اللہ کی بیہ و عمید سننے کیلئے تیار ہوجائیں۔

اور بہتیرے اپنی خواہش سے گمر اہ کرتے ہیں ہے جانے۔ بے فٹک تیر ارتِ حدسے بڑھنے والوں کوخوب جانتا ہے۔ ۲۲۸ حد سے بڑھنے والا وہی ہے جو اللہ ورسول کے تھم کو نظر انداز کرکے اپنی چھوٹی سی فکٹری الگ بنائے۔ عقل یہی کہتی ہے۔ انہی کے دامن سے وابستہ رہیں جو اہل ہیت وصحابہ ، ائمہ مجتہدین و محدثین ، علاء و فقہاء کے وامن سے صدیوں سے وابستہ رہتے چلے آرہے ہیں اور ہر گز ہر گز اس صراطِ مستقیم سے منہ نہ چھیریں۔ اس سے روگر وانی ناوانی ہے۔ اس لئے قر آن تھیم ہیں فرمایا: اور ابر اہیم کے دین سے کون منہ کچھیرے سوااس کے جو دل کا احمق ہے۔

عقل کااحمق نہ فرمایا، دل کااحمق فرمایا، یعنی جس کی عقل توخوب کام کرتی ہے گر دل ویران ہے۔مولی تعالیٰ ہم کو در شن دل عطافرمائےاور ہم صراطِ منتقیم پر چلتے رہیں۔ آمین

۲۲۷_مشکلوة شریف، کراچی، ص ۳۰سن این ماجه، کتاب الفتن، باب السواد اعظم، ص ۳۰س ۲۲۷ ـ قرآن تحکیم، سورهٔ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۳

۲۲۸_۲۱۸ قرآن حکیم، سورهٔ انعام، آیت نمبر ۱۱۹

۲۲۹_ قرآن محيم ، سوره بقره ، آيت نمبر ۱۳۰

مآخذ و مراجع
 الله ربّ العالمين جل جلاله'

ماعد و مراجع	
الله ربّ العالمين جل جلاله '	قرآن ڪيم
الخيرات الحسان فى منا قب النعمان	ابن حجر کمی

جامع بيان العلم وفضله، مصر

سنن ابوداؤد،لابور،همماء

ردّروافض،لاہور ۱۹۹۲ء

مشكوة شريف، جلداة ل، لا مور ٢ ١٩٨١ء

مناقب الامام ابي حنيفه، حيدرآ بادوكن

جنگ آزادی عهم إم، کراچی سے واء

كتوبات المام رباني، امر تسر، ١٣٣٣ه م/١٩١٠ء

اعلام المو تعين، مصر

الموافقات،مصر

ابن الطلاع الاندلسي

ابن عبدالبرالقرطبي

ابن عبدالبرالقرطبي

اين قيم

ايوزيره

احرسرمندي

احرسرمتدى

الموفوق كلي

ايوب قادري

ابراجيم شاطبى

ابوالحن زيد فاروقي

ابوالحن زيد فاروتي

ابوداؤد سليمان بن اشعث سجستاني

ابوعبدالله محمربن اساعيل بخارى

احربن محربن الصديق الغماري الحسنى

۵

4

4

٨

9

1+

11

11

111

10

10

14

14

مأخذ و مراجع		
 الله ربّ العالمين جل جلاله'	ر ان ڪيم	

اقضية الرسول (مختيق و تحشيه ضياءالر حمن اعظمي)، منصوره ، لا مهور

انقافي الائمة الثلثة الفقهاء، قاهره، • ١٩٣١ه / ١٩٣١ء

سواخ ببائه امام اعظم ابوحنيفه، لا مور 1994ء

مولانااساعيل دبلوى اور تقوية الايمان، دبلي ١٩٨٧ء

حیات حضرت امام ابوحنیفه (ترجمه غلام احد حریری)، ملک سنز، فیصل آباد، م 190ء

اسلام اور عصری ایجادات (ترجمه اردواحد میال برکاتی)، لاجور ۱۹۸۰

تذكره حضرت امام اعظم ابوحنيفه، كراچي ١٩٨٧ء	جميل احمه شرقيوري	1/
تار ت فینداد، جلد نمبر۱۱۳ معرا <u>۹۳ ء</u>	حافظ بن على الخطيب البغدادي	19
نقش حیات، جلد نمبر ۲، کراچی <u>۹ کوا</u> ء	مولوی حسین احمه	**
پنجاب بونیور شی، لا بمور	دائره معارف اسلاميه	۲۱
مقالات مرسيد- نشأة ثانيه	مرسيداحدخان	rr
ليدُن الآواء	شار ٹرانسا ٹیکلوپیڈیا	۲۳
مناقب ابي حنيفه، مصر	مثس الدين ابوعبدالله ذهبي	۲۳
مكتبه نشاة ثانيه، معظم شاي ماركيث، حيدر آباد دكن، ١٩٥١ء	العجفة العجد موسوم به محیفه جام بن منبه (مر وید ڈاکٹر محرحمیداللہ، پیرس)	10
الجواہر المضيه، جلد نمبرا، حيد رآباد	عبدالقادراحمرالقرشى	ry
الاحكام في اصول الاحكام، مصر ١٩١٣ء	على محد الآمري	12
كشف المحجوب، لا بهور	سیّد علی جویری	۲۸
تذكرة المحدثين ، كراچي	غلام رسول سعيدى	r 4
حیات د حید الزمال ، کراچی	مر حلیم چشتی	۳+
صعوّة النّفاسير ، جزء ١٨ ـ بيروت	محمد على الصابو تى	اما